رویت ہلال

فقہ اسلامی کی روشنی میں

IFA PUBLICATIONS

ایفا پبلیکیشنز

Marfat.com

Martat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	رؤیت ہلال اور اختلاف مطالع کا مسئلہ
صفحات	:	۴۷۶
قیمت	:	۱۵۵/روپے
سن طباعت	:	جون ۲۰۱۰ء

ناشر

ایفا پبلیکیشنز

۱۶۱-ایف، بیسمنٹ، جوگابائی، جامعہ نگر، نئی دہلی-۲۵

ای میل: ifapublications@gmail.com

فون: 011 - 26983728, 26981327

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

روایت ہلال ۔۔۔	مولانا مفتی امین قاسمی	۲۶۵
روایت ہلال کا اختلاف اور اس کے ۔۔۔	مولانا شعیب اللہ مفتاحی	۲۶۰
روایت ہلال اور مطلع کی تبدیلی	مفتی نعیم الدین قاسمی	۲۸۰
روایت ہلال کے اصول و ضوابط	مولانا مصطفیٰ عبدالقدوس ندوی	۲۹۴
روایت ہلال کے شرعی اصول و ضوابط	مولانا بدر قاسمی	۳۳۴
روایت ہلال کے بعض اہم نکات	مولانا عبدالرشید قاسمی	۳۶۹
روایت ہلال کمیٹی رپورٹ	مفتی سعید الرحمن قاسمی	۳۸۴
روایت ہلال کمیٹی	مولانا قاضی حسین احمد	۴۱۰

باب دوم: مختصر تحریریں

روایت ہلال اور ریڈیو سے ذریعہ اعلان	مفتی مبین الرحمن	۴۲۳
مسئلہ روایت ہلال	مولانا انیس الرحمن قاسمی	۴۳۰
روایت ہلال اور حساب و آداب	مولانا داؤد احمد	۴۳۶
حساب و مشاہدہ میں روایت ہلال	مولانا محفوظ الرحمن	۴۴۱
روایت ہلال کے اعلان کا شرعی ضابطہ	مولانا عبدالوہاب صاحب	۴۴۴
روایت ہلال سے متعلق سوالات کے جوابات	مولانا نعیم الدین	۴۴۹
رمضان کے چاند کے بارے میں روایت پر	جناب عمر افضل	۴۵۴
روایت ہلال کے بارے میں	جناب کفایت اللہ باقوی	۴۶۳

مناقشہ

	۴۶۷

Marfat.com

Marfat.com

Martat.com

سوالنامہ

اسلام نے متعدد عبادات اور شرعی احکام کو قمری مہینوں سے وابستہ کیا ہے، اور قمری مہ
سے آغاز یا مدار ہلال کی بصری رویت پر رکھا ہے خصوصاً روزہ جیسی اہم ترین اسلامی عبادت کا
آغاز و اختتام، اسی طرح دونوں اسلامی تہواروں عید الفطر اور عید الاضحیٰ (جن کی حیثیت اصل
عبادت کی ہے) کی ادائیگی بھی قمری مہینوں سے وابستہ ہے۔ اس لئے رویت ہلال سے متعلق
تقریباً جدید سماجی کا شرعی حل ایک اصولی فریضہ ہے، جو بالغیب اور دقیق النظر علماء اور
اصحاب افتاء پر عائد ہوتا ہے۔ رویت ہلال کے بارے میں پیچیدہ اور بنیادی مسائل پر علماء کی
صرف سے متفقہ رائے نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوتا ہے، جس
سے روزہ جیسی اہم عبادت اور عید الفطر و عید الاضحیٰ کی پر مسرت تقریبات متاثر ہوتی ہیں۔ ذرائع
ابلاغ کی ترقی نے ان مسائل کو اور بعض علاقوں میں نظام قضاء کے فقدان کی وجہ سے بھی بہت سے نئے
مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں چند بنیادی سوالات اصحاب علم و تحقیق اور علماء و فقہاء کی
خدمت میں ان امید کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں کہ آپ حضرات ان سوالات پر واضح اور
مدلل جواب تحریر فرما کر ہے

۱- (الف) رویت ہلال کے سلسلے میں مطالع کے اختلاف کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

(ب) اگر مطالع کے اختلاف کا اعتبار ہے تو اس کے حدود کیا ہیں؟

(ج) ہندوستان، پاکستان و بنگلہ دیش و نیپال کا مطلع ایک ہے یا مختلف؟ بالخصوص جبکہ
ان علاقوں میں بلندی کی سطح کافی مختلف ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ملک سے چند شہروں یا صوبوں سے رویت ہلال کمیٹی کے ذمہ داران کی طرف سے رویت کی ثبوت کا فیصلہ ہونے پر ان جگہوں کے ریڈیو اسٹیشن ان کی طرف سے رویت کا جو اعلان کرتے ہیں، دوسرے علاقوں کے ذمہ داران کس حد تک ان اعلانات پر اعتماد کر سکتے ہیں؟ یہ ان اعلانات کی بنیاد پر وہ رویت کا ثبوت مان کر اپنے علاقوں میں اعلان کر سکتے ہیں؟ اور اس کے لئے یہ کم از کم تین جگہوں کا اعلان درکار ہوگا؟

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اسلامی سال اور ماہ پر مبنی احکامات

مہینوں کی تعداد کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم مندرجہ ذیل آیت میں ہے:

ترجمہ: ''بے شک اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے'' (توبہ:۳۶)

اس آیت کریمہ کی روشنی میں اسلامی سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، اس میں کمی وبیشی

Marfat.com

[illegible] نبی ﷺ نے [illegible] فرمایا ہے نہ پہلے رمضان سے یقینی ماہ کو سوائے رمضان سے یقین سے ماہ رمضان کا یقین رؤیت سے ہو سکتا ہے یا تیس دن پورے کرنے سے۔ یقیناً اس سے [illegible] یقینی ہو شک و شبہ سے بالاتر ہو۔

"شھد" کا دوسرا معنی علم کے ہیں، ترجمہ یوں ہوگا: جسے ماہ رمضان کا علم ہو وہ روزہ رکھے۔ علم سے مراد رؤیت کا علم یا کسی اور ذریعہ سے بغیر رؤیت بصری کے ماہ کے شروع ہونے کا علم ہے۔

"شھد" کے تیسرے معنی ہیں: پانا۔ حاضر ہونا، موجود ہونا، اور "شھر" کا معنی مہینہ۔ ترجمہ یوں ہوگا: پس تم میں سے جو اس ماہ میں حاضر ہو وہ پورے ماہ کے روزے رکھے۔

"شھد" کے آخری معنی میں اکثر مفسرین کے اپنے قول ہیں۔ بوجہ اختصار متقدمین [illegible] کے دو ہی عبارتیں نقل کی جاتی ہیں۔

علامہ زمخشری کشاف (۱/ ۳۳۶) میں آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"جو شخص رمضان کے مہینہ میں مقیم ہو مسافر نہ ہو اسکو چاہئے کہ روزے رکھے افطار نہ [illegible]

اور لفظ "شھر" ظرف کی بنا پر منصوب ہے، ایسے ہی "فلیصمه" میں ضمیر ھاء "شھادت الجمعة" کی طرح مفعول بہ نہیں، کیونکہ مسافر اور مقیم دونوں ہی مہینہ میں حاضر ہیں۔

حافظ ابن کثیر اپنی معروف تفسیر (۱/ ۲۲۲) میں فرماتے ہیں:

"یہ حتمی لزوم ہے، یعنی جو رمضان میں اپنے وطن میں مقیم اور تندرست ہو اس پر لازم ہے کہ روزے رکھے، اس سے پہلے کی آیت میں وطن میں مقیم تندرست کو رمضان میں فدیہ دے کر افطار کی رخصت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا۔

[illegible]

[illegible] "فاقدروا لہ" [illegible] روایت [illegible] روایت [illegible] "فاقدروا لہ" [illegible] "پورا کرو" [illegible] "تقدیر" [illegible] قرآن کریم میں بھی [illegible] "قدر" [illegible] آیا ہے [illegible] [illegible] "فاقدروا لہ" کا معنی ہے کہ مہینے میں تنگی کرو اور [illegible] "فاقدروا لہ" [illegible] "تقدیر" [illegible] نہ کہ تضیق ہے، اور ابن عمر کا عمل [illegible] روایت اکمال عدۃ (تیس دن) کے خلاف ہے (فتح ۴: ۱۹۰)۔

حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں اکمال عدۃ کو جمہور کا مسلک بتایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"حدیث کے الفاظ "فاقدروا لہ" کے بارے میں جمہور کی مراد یہ ہے کہ ماہ ابتداء [illegible] پر [illegible] تاویل کی ترجیح دوسری ان روایات سے بھی ہوتی ہے جس میں [illegible] اکمال عدۃ ثلاثین" فرمایا گیا ہے، اور بہتر یہی ہے کہ حدیث کی تفسیر حدیث سے [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلامی ماہ کا ثبوت

[illegible] سے مطرف بن عبداللہ شخیر، قاضی ابوطیب، ابن سریج، ابن قتیبہ، ابن [illegible] کی رائے یہ ہے کہ اسلامی ماہ کی ۲۹ تاریخ کو ابر و باد یا کسی بھی خارجی

Marfat.com

[illegible]

[illegible] وجود وقت سبب ہے

وجود وقت پر اس کی دلیل کے ثبوت کے بارے میں یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اسلام کے رکن [illegible] اوقات میں اصل مدار آفتاب کی گردش کی ظاہری علامات طلوع، غروب، زوال، مشرق، [illegible] مغرب شفق ہیں مگر آج کل فقہاء اور عامۃ المسلمین میں سے کوئی بھی اوقات نماز کے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ان علامات کو نہیں دیکھتا، بلکہ حساب فلکی کے مطابق بنا ہوا اوقات نماز کا نقشہ اور تقویم دیکھ کر بلا تکلف نماز ادا کرتا ہے اور افطاری بھی اسی کے مطابق کرتے [illegible] اس پر قیاس کرتے ہوئے اصلی دلائل کے ثبوت میں آبزرویٹری کے حساب کو کیوں نہیں مانا جاتا اور اس کے مطابق اصلی دلائل اور رمضان وعیدین متعین کیوں نہیں کئے جاتے۔ اس سلسلے میں [illegible] مزید تحریر فرماتے ہیں کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کے لئے وجود وقت کو سبب قرار دیا ہے، اور وجود وقت کا علم جس طریقہ سے بھی ہو جائے نماز کا حکم لازم ہو جائے گا، اور اوقات [illegible] (فتح: ۱۰۲)۔

[illegible] بات یہ ہے کہ آفتاب کی گردش سال، ماہ اور تاریخ کے اعتبار سے متعین اور غیر متبدل ہے۔ مثلاً ۲۰ جنوری ۱۹۹۴ء کو برطانیہ اور کرہ ارض کے جس افق پر جتنے بجے طلوع، غروب، زوال، عشاء، سحری اور افطاری وغیرہ کا جو وقت تھا گذشتہ سالوں میں اس تاریخ پر یہی وقت تھا، اور آئندہ سالوں میں مذکورہ تاریخ پر یہی وقت ہوگا، اس میں کسی قسم کا فرق نہ ہوگا، یہ ایک ثابت شدہ بات ہے۔ اس لئے اوقات نماز میں ایک مرتبہ تجربہ کر کے جو بھی حساب متعین کیا جائے گا وہ ہمیشہ کے لئے [illegible] ہو سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ دور میں

Marfat.com

Marfat.com

۲- تہجد نماز میں کسی شخص سے لئے معذور ہونے کی وجہ سے اجتماع جماعت تہجد
سے لئے بعد جب شمس وقمر کا اجتماع ہوگا تو قضا واجب ہوں گی اس پر صحیح وتندرست وقیام کرنے
والے شخص نے یہ قیاس کیا ہے کہ معذور وہ مریض وبیمار نماز پڑھنے کی رخصت ہے،
اس پر قیاس کرتے ہوئے کسی تندرست وبا عذر بیمار نماز پڑھنے کی رخصت دے دی جائے۔

شرعی وفلکی ماہ کی ابتداء وانتہاء

۱- فلکی ماہ کی ابتداء اجتماع شمس وقمر کے فوراً بعد افق پر موجود غیر مرئی ہلال سے ہوگی
جبکہ شرعی ماہ کی ابتداء اجتماع شمس وقمر کے بعد ہلال کی بصری رویت سے ہوگی، نہ ہونے کی
صورت میں شعبان کے تیس دن پورے کرنے سے ہوگی۔

۲- اجتماع شمس وقمر ۲۴ گھنٹے میں کسی بھی وقت ہوتا ہے، جبکہ شرعی ماہ کی ابتداء ہمیشہ
غروب آفتاب سے ہوگی۔

۳- فلکی ماہ کی مقدار ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ ہے، جب کہ شرعی ماہ کی مقدار
یا تو ۲۹ یا ۳۰ دن ہوگی۔

۴- فلکی ماہ شرعی ماہ سے ہمیشہ ایک یا دو دن پہلے شروع ہوگا، اسی طرح ختم بھی پہلے
ہوگا، اس لئے ہر شرعی ماہ ہمیشہ فلکی ماہ سے ایک یا دو دن مؤخر شروع ہوگا اور مؤخر ختم ہوگا۔

افق پر وجود قمر کے فارمولا کی قباحتیں

پہلی قباحت: اس فارمولا کی بنیاد فلکی ماہ ہے جو محاق (یعنی نئے چاند) سے شروع ہوکر
محاق پر ختم ہوتا ہے۔ اور محاق ۲۴ گھنٹے میں کسی بھی وقت ہوتا ہے، اس لئے فلکی ماہ کی مقدار ہمیشہ

Marfat.com

Marfat.com

نے اسے کئی سے تعبیر کیا ہے سے زیادتی اور غلبہ بتایا ہے۔

اسی طرح شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے: "صوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ" فرما کر اسلامی مہینوں کی ابتدا انتہا اور رمضان وعیدین سے تعین کا مدار چاند کی بصری رؤیت کو بتایا ہے۔ ان نصوص شرعیہ سے بعد افق پر چاند کا غیر مرئی وجود نہ تو اسلامی مہینوں کے ثبوت کا سبب ہے نہ ہی شریعت سے کسی حکم کا اس پر مدار ہے، نہ ہی شریعت میں اس کی کوئی حقیقت ہے۔

دین میں نہ تو ہر اتفاق محمود ہے نہ ہی ہر اختلاف مذموم، دین میں وہ اتفاق واتحاد محمود ومطلوب ہے جو دین ومفید ہو اور ہر وہ اتفاق واختلاف مذموم ہے جو دین کو مضر ہو، اگر اتفاق دین کو مضر ہو اور اختلاف دین ومفید ہو اس وقت وہ اختلاف مطلوب دین ہوگا، یعنی ہر حال اور ہر صورت میں اتحاد واتفاق نہ دین ہے نہ دین میں محمود ومطلوب، بلکہ ایسا اتحاد واتفاق جو حق کو باطل کی تائید کرنے سے روکتا ہو، جو کفر کا فرق مٹا دے، حلال وحرام کے فرق کو ختم کر دے، شعبان میں رمضان اور رمضان میں شوال کرا دے ایسے اتحاد کی دین وشریعت میں قطعاً گنجائش نہیں، افق پر چاند دیکھنے کی بنیاد پر ہمارے کسی غیر محقق دعوائے رؤیت کے فیصلہ پر رمضان وعیدین کا تعین شعبان میں رمضان اور رمضان میں عید الفطر منانے اور دو یا تین روزے ضائع کرنے، افق پر چاند دیکھنے کی اسلامی بنیاد کو ختم کر دینے سے بعض اسلامی ممالک کے غیر محقق وغلط دعوائے رؤیت فیصلوں ہی سے پیدا ہوا ہے۔

اگر تحقیق شدہ رؤیت بصری پر اسلامی مہینوں اور رمضان اور عیدین کا تعین کیا جائے تو کروڑوں مسلمانوں سے بہت بڑے خطہ پر بیک وقت پر یکساں ایام میں رمضان وعیدین ہو سکتے ہیں، جس کا گذشتہ سالوں میں رمضان وعیدین کے موقع پر بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ وما توفیقی إلا باللہ علیہ توکلت وإلیہ أنیب۔

ایک مقام کی رؤیت کا اعتبار دوسرے مقامات کے لئے

Marfat.com

[illegible] علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

[illegible] یہ [illegible] بات ہے [illegible] اور مغرب [illegible] ایک [illegible] مشرق [illegible] رویت ہوئی تو مغرب میں [illegible] چاہئے [illegible] مشرق [illegible] مغرب [illegible] آفتاب [illegible] ہوتا [illegible] چاند [illegible] بارے میں [illegible] آنے والے [illegible] رویت [illegible] اور [illegible] مسافت سے زیادہ دور ہیں [illegible] دونوں [illegible] مسافت قصر [illegible] ملک کا اعتبار کریں تو جو شخص مسافت یا ملک کی حد پر ہو اس [illegible] روزہ [illegible] (عید منانا) اور قربانی کرنا لازم ہوگا اور دوسرا شخص جس کے اور [illegible] درمیان اس [illegible] کے بقدر فاصلہ ہوگا وہ ان میں سے کوئی چیز نہیں کرے گا اور یہ ایک بات ہے جو مسلمانوں کے دین سے نہیں ہے (مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۵/ ۱۰۵-۱۰۶)۔

اور شوکانی لکھتے ہیں:

"جس بات پر اعتبار کیا جانا چاہئے وہ وہی ہے جو مالکیہ نے اختیار کی ہے اور قرطبی نے اپنے شیوخ سے نقل کی ہے کہ جب ایک بلد کے لوگ ہلال دیکھ لیں تو تمام اہل بلاد پر اس کا حکم لازم ہو جاتا ہے (نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ۳/ ۳۱۹)۔

اختلافات ختم کرنے کی صورت

قرآن میں اہل ایمان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب کوئی مسئلہ نزاعی صورت اختیار کر جائے تو وہ اس کو ختم کرنے کے لئے کتاب وسنت کی طرف رجوع کریں:

"فان تنازعتم فی شیء فردوہ إلی اللہ والرسول" (سورہ نساء: ۵۹)۔

Marfat.com

Marfat.com

اور کسی مہینہ میں آدھی شب و بھی دوپہر میں تو بھی فجر سے پہلے فرض تھے کہ نیومون کا وقوع آسمان پر شب سے ۰۰ بجے ہوا تو تاریخ کا آغاز اس وقت سے ہوگا ۲ بجے سے پہلے ۲۹ تاریخ قرار دینا ہوں اور ۲ بجے سے بعد آئندہ ماہ کی یکم، گویا عید کی نماز بھی دس بجے سے بعد ادا کرنی ہوں، کیونکہ دس بجے سے پہلے تو یکم شوال ہوئی ہی نہیں تھی، اس کے برخلاف اسلام میں نئی تاریخ کا آغاز غروب آفتاب کے بعد ہوتا ہے۔ ہلال بالعموم مغرب کے بعد یا مغرب سے کچھ پہلے دکھائی دیتا ہے، اس سے تاریخ کے آغاز میں کوئی اشکال پیش نہیں آتا مگر جنتری کے نیومون کو معیار قرار دینے کی صورت میں یہ نظام بالکل بدل جائے گا۔ اس لئے اس کے جواز کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ پھر نیومون کو معیار قرار دیکر دنیا بھر میں عید ایک ہی دن منانے کی تجویز بھی قابل عمل نہیں ہے، کیونکہ دنیا کے ایک حصہ میں اگر دن ہوگا تو دوسرے حصہ میں رات اور اصولی بات یہ کہ شریعت نے عبادات کے اوقات کی تعیین کا ذریعہ آسمان پر ظاہر ہونے والے آثار کو بنایا ہے جس کا انسان بہ آسانی مشاہدہ کر لیتا ہے، رؤیت ہلال بھی ان ہی آثار میں سے ہے، جبکہ نیومون نہ آثار میں سے ہے اور نہ مشاہدہ میں آنے والی چیز کہا جا سکتا ہے کہ پھر نماز کے اوقات کی تعیین کے لئے جنتری کیوں استعمال کی جاتی ہے تو یہ اسلئے کہ آثار میں اور ان حسابات میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ جب تک ہلال دکھائی نہ دے آسمان پر ظاہر ہونے والے وہ کون سے آثار ہیں جو شرعاً معیار قرار پائیں گے اور جس سے جنتری کے اوقات کی مطابقت تلاش کی جائے گی؟ رابطہ عالم اسلامی "مجمع الفقہی الاسلامی" نے بھی اپنی قرارداد میں اثبات ہلال کے لئے رؤیت ہی کو معتبر قرار دیا ہے اور فلکی حساب کو غیر معتبر (ملاحظہ ہو قرارات مجلس المجمع الفقہی الاسلامی، ۶۶)۔

رؤیت کا اعتبار

افراط و تفریط کی ان صورتوں کے درمیان اعتدال کی راہ یہ ہے کہ مہینہ کے آغاز کے لئے جنتری کے نئے چاند New Moon کا نہیں بلکہ ہلال کا جو آسمان پر ظاہر ہوتا ہے اور دکھائی

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] اس باب میں [illegible] ہیں [illegible] مہینے [illegible]
[illegible] اور انتیس تاریخ کو بادل نظر نہ آئے تو مہینہ تیس دن کا شمار کیا جائے۔
حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ چاند کے افق پر موجود ہونے کا شرعاً اعتبار نہیں ہے، بلکہ
[illegible] رویت [illegible] دیکھنے کا ہے اور ابن رشد لکھتے ہیں کہ اس بات پر علماء کا اجماع

ہے۔

[illegible] اس بات پر متفق ہیں کہ عربی مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور تیس دن کا بھی۔
[illegible] اس بات پر کہ عام مسلمانوں کی تحدید کے لئے اعتبار رؤیت کا ہے" (بدایۃ المجتہد ۱/۲۷۴)۔

مطالع کے مسئلہ میں حقیقت پسندی

رؤیت کے اس حکم کی جو حدیث میں دیا گیا ہے مخاطب ملت اسلامیہ ہے اور اس میں مقام کی کوئی قید بیان نہیں ہوئی ہے، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ایک مقام کی رؤیت کو اسی مقام کے لئے محدود مانا جائے، بلکہ یہ حکم دوسرے مقامات کے لئے بھی ہوگا، الا یہ کہ وہ مقام اتنی دوری پر ہو کہ ان دو مقامات کے درمیان تاریخ کا فرق ہمیشہ واقع ہوتا ہو، کیونکہ اس صورت میں دونوں کے درمیان چاند کا زاویہ مختلف ہوگا یا یہ کہ ایک مقام کی رؤیت کی اطلاع دوسرے مقام تک پہنچ نہ سکے۔ ان استثنائی صورتوں کی معقولیت بالکل واضح ہے۔

اگرچہ علماء اور فقہاء کی آرا اختلاف مطالع کے سلسلہ میں مختلف رہی ہیں جس کی تفصیل "العذب الزلال فی مباحث رؤیۃ الھلال" میں دیکھی جاسکتی ہے (عربی میں یہ رؤیت ہلال کے مسئلہ میں ایک مبسوط کتاب ہے اور جسے "قطر" کے "الشئون الدینیہ" نے شائع کیا ہے)، لیکن اس مسئلہ میں توسع اختیار کرنے کے لئے کافی گنجائش موجود ہے، چنانچہ "فقہ السنہ" کے مؤلف لکھتے ہیں:

Marfat.com

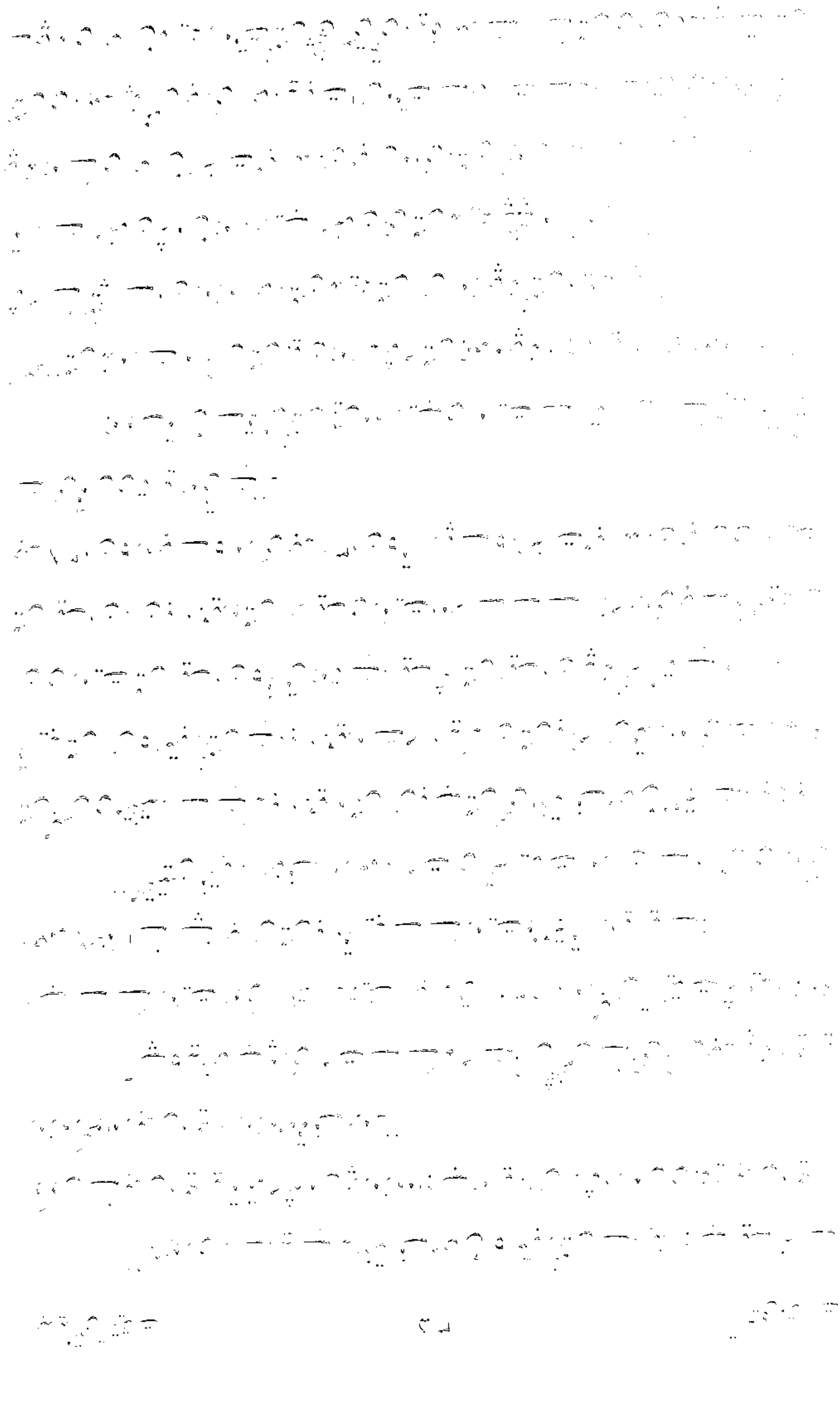

ے تمام اہل شہر پر لازم ہوگا۔"

ہمارے حدیث "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ موقوف کرو" کے عین مطابق ہے، کیونکہ اس حکم میں مقام اور فاصلہ کی کوئی قید نہیں ہے۔

ہم اس بات سے بھی صرف نظر نہیں کر سکتے کہ سعودی عربیہ کے کسی ایک گوشہ میں اگر

Marfat.com

Marfat.com

(یہ مسئلہ ایک عورت کی روایت) سے قابل قبول نہ ہونے کا مسئلہ کبھی پیدا ہو جاتا اور
[illegible] چاند کے مسئلہ میں تو پھر چاند کے مسئلہ شہادت کا مسئلہ کیوں قرار دیا
[illegible] مسئلہ اور اس کی شہادت سے ہونے اور اس سے قائم کیا
[illegible] یہ وجہ ہے کہ روایت کے مسئلہ میں خبر
[illegible] یہ جاتے ہیں جبکہ خبر مشہور کی بنا پر عدالت مجرم کو سزا نہیں دے سکتی
[illegible] عدالت میں گواہ نہ ہوں اور یہ بھی واقعہ ہے کہ کتنے ہی دینی معاملات
[illegible] یہ جاتے ہیں [illegible] تحقیق سے ہی ہوتا ہے اس کی تائید ہوتی ہے مثلاً
[illegible] معلوم کرنے کے لئے ایک مسلمان کے بیان کو کافی سمجھا جاتا ہے اور اس کی بنا پر
[illegible] پر عمل کیا جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ روایت کے مسئلہ میں ہر شخص کی بات کا اعتبار کیا جائے
[illegible] بات کہی جا سکتی ہے جب کہ قرآن کا صریح حکم ہے:

"ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا" (اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر
[illegible] تحقیق کرو)۔

اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ جو شخص یہ خبر دے رہا ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے وہ
[illegible] قابل اعتماد ہے یا نہیں، نیز یہ کہ قرائن اس کے بیان کے خلاف تو نہیں ہیں،
[illegible] بیان کو قبول کرنے کے معاملہ میں احتیاط
[illegible] اس احتیاط کی واقعی ضرورت پیدا ہو گئی ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے
[illegible] صاحب لکھتے ہیں:

"اور اس زمانہ میں جب کہ فسق کی بات کی صورتیں مثلاً داڑھی منڈانا وغیرہ ایسی عام
[illegible] ہو گئی ہیں [illegible] قرائن سے معاملات کا ثبوت کی طرح بھی

Marfat.com

Marfat.com

وغیرھا، یعمل بھا فی نقل ثبوت رؤیۃ الھلال، ولکن بشرط عدد البعد جدا"

(فتاوی ص ۳-۱)۔

(اس سے واضح ہوا کہ ذرائع ابلاغ مثلاً ٹیلیفون ٹیلیگراف ریڈیو وغیرہ رؤیت ہلال کے ثبوت کی خبر کو منتقل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ بہت زیادہ دور کی نہ ہو)۔

ریڈیو کی خبر کے بارے میں مولانا محمد منظور نعمانی صاحب لکھتے ہیں:

"رؤیت ہلال کے بارے میں ریڈیو کی خبر ٹیلی فون سے ملنے والی اطلاع نہ ہر صورت میں قابل قبول ہے اور نہ ہر صورت میں قابل رد اور ناقابل اعتبار ہے، بلکہ اس میں یہ تفصیل ہے کہ جس ریڈیو اسٹیشن کے متعلق تحقیق سے یہ معلوم ہے کہ وہ رؤیت ہلال کے متعلق خبر دوسرے ذرائع کی طرح اپنے عام ذرائع معلومات کی بنا پر نشر نہیں کرتا، بلکہ کسی معتبر دینی مرکزی علماء کی جماعت سے یا کسی قابل اعتماد رؤیت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کی ہوئی اطلاع پر اسی کے حوالہ سے نشر کرتا ہے، جیسے کہ پاکستان کے ریڈیو اسٹیشن اور اسی طرح دہلی کے آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن اور پٹنہ ریڈیو اسٹیشن کے بارے میں معلوم ہوا ہے تو اس کی یہ خبر قابل قبول ہوگی اور اس کی حیثیت ٹیلیفون سے موصول اطلاع کی ہوگی، جیسے کہ مختلف زمانوں میں رؤیت ہلال کے ثبوت کے بعد مختلف شہروں سے اس کا اعلان کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی کیا جاتا ہے اور ان اعلانوں کو عمل کے لئے قابل تسلیم سمجھا جاتا ہے" (ماہنامہ الفرقان شمارہ اپریل ۱۹۸۷ء)۔

"مجلس تحقیقات شرعیہ لکھنؤ" نے اپنے بیان میں واضح کیا ہے:

"ریڈیو سے جس اعلان پر صوم یا افطار صوم کا حکم دیا جائے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ تفصیل نہ ہو اور ذمہ دار علماء کی طرف سے ہو یا کم از کم ان ذمہ دار کے حوالے سے ہو کہ انہوں نے باضابطہ شرعی شہادت لے کر چاند کے ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے، مثلاً کوئی مسلمان ریڈیو اسٹیشن سے یہ اعلان کرے کہ ہمارے شہر کی فلاں ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء یا قاضی شرع نے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

پیش نظر ہو تب نہیں ہوا اور یہاں جن گواہوں نے گواہی دی یہ وہ متضاد باتیں ہیں جن کا جمع ہونا کسی طرح ممکن نہیں ہے جب نیا چاند پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو دیکھا کس طرح دیکھا؟ اگر شاید جھوٹے نہیں ہیں تو رویت میں وہم کا دخل ضرور ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب رویت عام نہ ہو اور ایک یا چند آدمیوں سے بیان پر رویت کا فیصلہ کیا جا رہا ہو تو ان قطعی معلومات کو سامنے رکھا جائے جو علم فلکیات Astronomy کے ذریعہ حاصل ہو رہی ہیں اور اس قدر عام ہو گئی ہیں کہ روزانہ اخبارات میں چاند کے طلوع اور غروب کے اوقات دیکھے جا سکتے ہیں اور جہاں چاند کے دیکھنے کا سرے سے امکان ہی نہ ہو وہاں محض گواہی کی بنیاد پر فیصلہ نہ کیا جائے کیونکہ ایسے فیصلے واقعیت واقعہ کے خلاف ہونے کی بنا پر عقل عام Common sense قبول نہیں کر سکتی نتیجہ یہ کہ اس کا فیصلہ کرنے والوں کی سبکی ہوتی ہے۔

قدیم زمانہ میں جبکہ چاند کے طلوع و غروب کے اوقات منضبط شکل میں لوگوں کے سامنے موجود نہیں تھے گواہی کا کافی خیال کیا جاتا تھا مگر موجودہ دور میں، جبکہ سورج اور چاند کے طلوع و غروب کے اوقات سکنڈ کی حد تک منضبط شکل میں ہر خاص و عام کے سامنے موجود ہیں اس حد تک ان کی رعایت ضروری ہے کہ ایسی شہادت جو خلاف واقعہ ہو تسلیم نہ کی جائے۔

''العذب الزلال'' کے مؤلف لکھتے ہیں:

''یہ ایک معلوم و متعین بات ہے کہ شہادت جب کسی ایسی چیز کی دی گئی ہو جو عقلاً یا عادۃً محال ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا، بلکہ رد کر دیا جائے گا'' (العذب الزلال، ۳۸۰)۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ قمری ماہ کے آغاز کے لئے رؤیت کو نہیں، بلکہ فلکی حساب کو بنیاد بنایا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ فیصلہ تو رؤیت ہی کی بنیاد پر کیا جائے، لیکن جب رؤیت عام نہ ہو اور ایک یا چند شہادتوں کی بنیاد پر رؤیت کا فیصلہ کرنا پڑ رہا ہو تو ان شہادتوں کو قبول کرنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ قرائن اس کے خلاف تو نہیں ہیں یعنی ایسا تو نہیں ہے کہ ابھی نئے چاند

Marfat.com

Martat.com

[illegible]

[illegible] ہوا ہو یا ملدر ہونا۔

[illegible]

[illegible]

۳۔ بیچ والوں کی نگاہوں کا تیز نہ ہونا۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ چاند جب ایک مقام پر دکھائی دیتا ہے [illegible] مغربی ہر جگہ سے تمام مقامات کے لئے وہ قابل رؤیت ہوتا ہے، لیکن دوسرے [illegible] مقامات سے اس کا قابل رؤیت ہونا ضروری نہیں۔

[illegible] کا ظاہر یا پست ہونا

مشرق میں جب چاند دیکھا جائے تو مغرب میں اس کا طلوع لازمی [illegible] ہے لیکن دوسری صورت میں مشرق میں اس کا طلوع ضروری نہیں۔ دہلی اور پٹنہ کے [illegible] میں اس سے اگر دہلی یا پٹنہ میں رؤیت ہوئی تو بمبئی میں اس کا طلوع لازمی ہے یہ اور بات ہے کہ ابر وغیرہ کی وجہ سے بمبئی میں چاند دکھائی نہ دے۔

یہ بھی واضح رہے کہ اہل ہیئت کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ چاند سورج سے کتنے درجہ کی دوری پر ہونے کی صورت میں قابل رؤیت ہوتا ہے، لیکن چار درجہ کم کا فاصلہ ہونے کی صورت میں اس کے قابل رؤیت ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں اس لئے ہم نے چار درجہ یعنی قران

Marfat.com

ے ... ...

Marfat.com

رؤیت ہلال کمیٹی کی خبر دوسرے مقامات کے لئے معتبر

ہندوستان کے مسلمانوں کی عام طور پر یہ عادت ہے کہ وہ رؤیت ہلال کے معاملہ میں حکومت کی طرف دیکھتے ہیں اور اس کے اعلان کا انتظار کرتے ہیں، حالانکہ شرعی نقطۂ نظر سے یہ بات صحیح نہیں ہے، ہر علاقہ کے مسلمانوں کو اپنے علاقہ میں رؤیت ہلال کی ذمہ داری خود اٹھانی چاہئے، اور اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں رؤیت ہلال کا انتظام کریں، اور اس کے لئے ایک مرکزی ادارہ قائم کریں، جو اپنے علاقہ میں رؤیت ہلال کا فیصلہ کرے اور اس کی خبر ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے دوسرے مقامات کے مسلمانوں کو پہنچائے، اور ظاہر ہے کہ اس خبر میں کوئی احتمال نہیں ہے تو دوسرے علاقہ کے لئے اس کو قبول کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے، مثال کے طور پر اگر پٹنہ میں عام رؤیت ہو جائے یا شہادتوں کی بنا پر امارت شرعیہ بہار جو ایک ذمہ دار ادارہ ہے رؤیت کی خبر کو ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعہ نشر کرتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ بمبئی کے مسلمان اس خبر کو قبول نہ کریں۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

اس مجبوری میں جب توپ کی آواز اور روشنی کے مقابلہ میں ریڈیو کی خبر افادیت اور حصول علم کے لحاظ سے بدرجہا آگے ہے۔

ریڈیو کی خبر مخصوص شرائط کے ساتھ حضرت مفتی محمد شفیع نے بھی معتبر قرار دیا ہے چنانچہ وہ احسن الفتاوی میں لکھتے ہیں:

"جس شہر میں باقاعدہ قاضی یا بلال کمیٹی نے کسی شہادت پر اطمینان کرکے عید وغیرہ کا اعلان کردیا ہو اس اعلان کو اگر ریڈیو پر نشر کیا جائے تو جس شہر کے قاضی یا بلال کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے اس شہر اور اس سے مضافات و دیہات کے لوگوں کو اس اعلان پر عید وغیرہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ ریڈیو کو اس کا پابند کیا جائے کہ وہ چاند کے متعلق مختلف خبریں نشر نہ کریں صرف وہ فیصلہ نشر کرے جو اس شہر کے قاضی یا بلال کمیٹی نے اس کو دیا ہے اور اس کو نشر کرنے میں پوری احتیاط سے کام لے جن الفاظ میں فیصلہ کیا گیا ہے وہ الفاظ بعینہ نشر کئے جائیں جس ریڈیو میں ایسی احتیاط کی پابندی نہ ہو اس کے اعلان پر عید وغیرہ کرنا کسی کے لئے درست نہیں (ص ۱۸۱-۱۹۰ ج ۱)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی عبارت سے معلوم ہوا کہ ریڈیو کی خبر معتبر اس صورت میں ہوگی جب کہ کسی جگہ عدول پر مشتمل بلال کمیٹی یا کسی مستند ثقہ عالم نے باقاعدہ شرعی بنیادوں پر رؤیت کا فیصلہ دیا ہے۔ اور اب ان کو اس فیصلہ کو پوری تفصیل و تشریح کے ساتھ بلال کمیٹی یا ثقہ عالم کی جانب منسوب کرکے بحیثیت نمائندہ ریڈیو سے اعلان کے طور پر نشر کرتا ہے تو اس طرح اعلان کو ثقہ سمجھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔

مخصوص شرائط کے ساتھ ریڈیو کا اعلان اس وقت معتبر ہوگا جب کہ اعلان کرنے والا مسلمان ہو غیر مسلم نہ ہو۔ قرآن پاک کی آیت: "لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا" (۔۔۔) کی بنیاد پر فقہائے کرام کی عبارت: "لا یقبل قول الکافر فی الدیانات" ایک اصل کلی کی حیثیت رکھتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] "الخط يشبه الخط" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

Marfat.com

"ولو سمع من وراء حجاب كثيف لا يشف من وراءه لا يجوز له أن يشهد، لأن النغمة تشبه النغمة الا إذا أحاط بعلم ذلك. لأن المسموع هو العلم غير أن رؤيته تكلما بالعقد طريق العلم به. فإذا فرض تحقق طريق آخر جاز"

اس تمام سے کلام سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے کہ اصل بات اطمینان کا حاصل ہو جانا ہے اور اس یقین کا پیدا ہو جانا ہے کہ یہ آواز اسی شخص کی ہے جس کی سمجھی جا رہی ہے۔

گذشتہ متعدد سطحات میں ریڈیو اور ٹیلیفون کی خبروں کو شرع سے نظر و امثال کی روشنی میں اس وقت معتبر صحیح اور درست قرار دیا گیا جبکہ ان خبروں کو سن کر اس کی صحت کا یقین یا کم سے کم غلبہ ظن پیدا ہو جائے ورنہ وہ خبریں غیر معتبر ہوں گی۔ اسی سے فیکس اور ٹیلی گرام کی خبروں کا معیار متعین کیا جا سکتا ہے۔ فیکس اور ٹیلی گرام سے ملنے والی خبر اگر قلبی اطمینان اور غلبہ ظن کی حد تک پہنچ جائے تو اسے قبول کر کے صوم و افطار کا حکم لگا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

ضروری تنبیہ

مذکورہ تحریر میں آلات جدیدہ کی خبروں کو بصورت یقین و غلبہ ظن معتبر مانا گیا، لیکن یہ سب خبریں اس وقت معتبر ہوں گی جبکہ ہلال کی رؤیت شرعی طریقہ پر ہو چکی ہو، اگر ہلال برائے رمضان ہے تو شرعی رؤیت کا ثبوت بطریقۂ شہادت قاضی کی مجلس میں دینا ضروری ہے، اور اگر ہلال برائے افطار ہے تو شرعی رؤیت پہلے ثابت ہو جائے۔

رؤیت ہلال میں محکمہ موسمیات اور فلکیات سے مدد لینا

زیر بحث مسئلہ میں نفیا و ثبوتا حکم لگانے سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ اس باب میں شارع نے رؤیت کا مدار کس چیز پر رکھا ہے، اس باب کی دو حدیث بہت معروف و مشہور ہے:

۱ ... لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته ...

۲ ... فان غبي عليكم فاقدروا له ...

Marfat.com

... حدیث ... اور دوربینوں سے ذریعہ اس کا وجود ثابت ہوا فرمایا: "فإن غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين"۔

اس میں لفظ "غم" جس طور سے قابل نظر ہے، اس لفظ کا مفہوم معنی عربی میں ... ہے ... قول ... قاموس یہ ہے: "غم الهلال على الناس غما إذا حال دون الهلال غيم رقيق او غيره لم ير" (لفظ "غم الهلال على الناس" اس وقت بولا جاتا ہے جب ہلال کے درمیان کوئی بادل یا دوسری چیز حائل ہو جائے اور چاند دیکھا نہ جا سکے) ... قاموس کا قول ...

جس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت ﷺ نے چاند کے وجود و تسلیم کرنے کا حکم دیا ... پر مستقر ہونے کے وجود کا لازمی ہے۔ جو چیز موجود نہیں اس کو معدوم کہا جاتا ہے کہ رات میں اس کا مستقر نہیں ہوتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چاند کے مستقر ہونے کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں، ان میں کوئی بھی سبب پیش آئے بہر حال جب نگاہوں سے مستقر ہو جائے تو دیکھا نہ جا سکے تو حکم شرعی یہ ہے کہ روز دو عید وغیرہ میں اس کا اعتبار نہ کیا جائے۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ کچھ صحابہ ... کو ... راستہ میں چاند پر نظر پڑی تو چاند کا سائز اور روشنی دیکھ کر آپس میں گفتگو کرنے لگے، بعض نے کہا: یہ دو رات کا چاند ہے، اور بعض نے کہا: تین رات کا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم نے اس کو اول کس رات میں دیکھا؟ بتلایا گیا کہ فلاں شب میں رؤیت ہوئی تھی۔ ابن عباس نے فرمایا: "إن رسول الله ﷺ مدّه للرؤية فهو لليلة رأيتموه" (صحیح مسلم ۱/۳۶۱)۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس کو رؤیت کی طرف منسوب فرمایا ہے، اس لئے رات کا چاند سمجھا جائے گا جس میں اس کی رؤیت ہوئی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مستور الحال شخص کی شہادت پر روایت کا اعتبار کرنا صحیح ہے اور مستور الحال شخص کا قول [illegible]

"قول الطحاوی عدلا کان اوغیر عدل الا یکون مستورا" [illegible]

اس مقام پر ہدایہ کے حاشیہ پر یہ عبارت: "وفی روایة الحسن وهی المذکورة [illegible] شهادة المستور وبه اخذ الحلوانی" مستور الحال کی شہادت کے معتبر ہونے [illegible]

شہادت بالمال کی شرطیں

(۱) شاہد کا مسلمان ہونا۔ (۲) عاقل ہونا۔ (۳) بالغ ہونا۔ (۴) بینا ہونا۔ (۵) شاہد کا عادل ہونا۔ (۶) لفظ شہادت کا ہونا۔ (۷) جس واقعہ کی شہادت ہو اسے بچشم خود دیکھنا۔ (۸) مجلس قضا کا ہونا۔

شہادت کے باب میں پانچویں شرط عدالت کے متعلق عینی اور فتح القدیر کے حوالہ سے

Marfat.com

Martat.com

[illegible] ان لوگوں کے حق میں محض ایک خبر ہے، اور یہ اعلان ان لوگوں کے حق میں اعلان سلطان کا درجہ نہیں رکھتا۔

۱۱ یہ کہ ایک صوبہ و علاقہ میں شرعی طور سے رؤیت ہلال ثابت ہو جانے کے بعد دیگر صوبہ و علاقہ جات کے قاضی یا ہلال کمیٹی اس رؤیت ہلال کی تصدیق نہ کردے، ان علاقوں کے قاضی کی تصدیق کے بعد اب یہاں کے لوگوں پر بھی رؤیت کا تحقق ہو جائے گا۔

لیکن یہ حکم اس وقت ہے، جبکہ مطالع ایک ہی ہوں، مطالع کے مختلف ہونے کی صورت میں ایک جگہ کی رؤیت دوسری جگہ کے لئے معتبر نہیں، کیونکہ اختلاف مطالع کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کے مسئلہ میں یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ اگر اختلاف مطالع معتبر نہیں مانا جائے اور ایک جگہ کی رؤیت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے رؤیت ثابت ہو جائے تو ایسی صورت میں ایک اور خرابی کا سامنا کرنا پڑے گا، وہ یہ کہ مہینہ کبھی کبھی ۳۱ اور ۲۸ کا ہونے لگے گا حالانکہ مہینہ ۲۹ اور ۳۰ سے کم اور زائد کا ہوتا ہی نہیں، اسی خرابی کے پیش نظر اکثر فتاوی کی کتاب ''بدائع الصنائع، مجمع الانہر، تبیین الحقائق'' وغیرہ جس کے حوالے گذر چکے ہیں سب میں اختلاف مطالع کو معتبر مانا گیا ہے۔

۱۲ رابعہ سے رؤیت ہلال کے اعلان کے معتبر ہونے کے لئے معلن کا مسلمان ہونا شرط ہے، کیونکہ قرآن کی آیت: ''لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً'' (.....) کے بموجب فقہاء نے لکھا: ''لا یقبل قول الکافر فی الدیانات'' جس کا مقتضا یہی ہے کہ کافر کی خبر ہرگز نہ مانی جائے اگرچہ تجربات خبر صحیح نقل کرنے اور صحیح اعلان کرنے میں تصدیق کرتے ہوں۔

Marfat.com

رؤیت ہلال سے متعلق پیدا ہونے والے مسائل اور ان کا حل

(۱) یہ بات صاف ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے، اس لئے کہ ہر قوم [illegible] اپنے اپنے ملک میں ۲۹ چاند اور چاند کی سورج کی شعاعوں سے انفصال مطالع کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، جیسے کہ وقت نماز کا دخول وخروج مناطق (علاقوں) کے اختلاف کی بنا پر مختلف ہوتا ہے۔

اس مسئلہ میں مجلس تحقیقات شرعیہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اختلاف مطالع پر بحث وتمحیص کے بعد جو تجویز مرتب کی ہے وہ حسب ذیل ہے:

یہ تجویز اس مسئلہ کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کے بعد راجح اصول کو اختیار کرتی ہے اس تجویز [illegible] ۱۹۶۲ء کی تاریخ درج ہے۔

(۱) اس امر میں پوری دنیا کا مطلع ایک نہیں ہے، بلکہ اختلاف مطالع مسلم ہے۔

یہ ایک واقعی چیز ہے اس میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے اور حدیث سے بھی [illegible] تائید ہوتی ہے۔

۲- البتہ فقہاء اس باب میں مختلف ہیں کہ صوم اور افطار صوم کے باب میں یہ اختلاف مطلع معتبر ہے یا نہیں، محققین احناف اور علمائے امت کی تصریحات اور ان کے دلائل کی روشنی میں مجلس کی متفقہ رائے ہے کہ بلاد بعیدہ میں اس باب میں بھی اختلاف مطالع معتبر ہے۔

۳- بلاد بعیدہ سے مراد یہ ہے کہ ان میں باہم اس قدر دوری واقع ہو کہ عادۃً ان کی رؤیت میں ایک دن کا فرق ہوتا ہے، ایک شہر میں ایک دن چاند نظر آتا ہے اور دوسرے میں ایک [illegible] بلاد بعیدہ میں اگر ایک کی رؤیت دوسرے کے لئے لازم کردی جائے تو مہینہ کی [illegible] ۲۹ دن کا ہوجائے گا اور کسی جگہ ۳۰ دن کا قرار پائے گا، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی [illegible] سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۴- بلاد قریبہ وہ شہر ہیں جن کی روایت میں عادۃً ایک دن کا فرق نہیں پڑتا، فقہاء ایک

۴- خراسان و اندلس کے درمیان کا فاصلہ بعید ہے اور اس سے کم قریب (تحفۃ الدرر باب ما جاء فی اول الشہر وآخرہ ص ۱۰۰ ج ۳)۔

۵- مدینہ اور شام کے درمیان کا فاصلہ بعید ہے اور اس سے کم قریب (ترمذی: کتاب الصوم باب ما جاء فی الہلال ص ۸۶ ج ۱ قدیمی)۔

۶- مختلف جہت جس کو قریب سمجھے وہ قریب ہے اور جس کو بعید سمجھے وہ بعید (تحفۃ الدرر باب ما جاء فی اول الشہر وآخرہ ص ۱۰۰ ج ۳)۔

۷- اسلامی حکومت کے تمام شہر ایک شہر کے حکم میں ہیں، یعنی اگر خلیفۃ المسلمین شہادت کی بناء پر چاند تسلیم کرلے تو ملک کے تمام شہروں میں چاند تسلیم کرنا ضروری ہے (تحفۃ الدرر باب ما جاء فی اول الشہر وآخرہ ص ۱۰۰ ج ۳ وفتح الملہم شرح مسلم باب بیان ان لکل بلد رؤیتہم)۔

۸- ایک ملک کے تمام شہر آپس میں قریب ہیں اور دوسرا ملک بعید ہے (تحفۃ الاحوذی ص ۱۰۰ ج ۱)۔

۹- کسی جگہ کی رؤیت دوسری جگہ تسلیم کرنے میں اگر ایک دن کا فرق لازم آئے تو اختلاف مطلع کا اعتبار ہوگا اور اس سے کم میں اختلاف مطلع کا اعتبار نہ ہوگا، کیونکہ اس صورت میں ۲۹ کے بجائے ۲۸ یا اور ۳۰ کے بجائے ۳۱ دن کا مہینہ ہوسکتا ہے، جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے (فتح الملہم شرح مسلم باب بیان ان لکل بلد رؤیتہم)۔

اسی طرح تمام شہروں میں ایک ہی دن رمضان یا عید منانا نہ مسلمانوں پر لازم ہے اور نہ اس کے اہتمام میں پڑنا کوئی اسلامی خدمت ہے اور نہ عادۃً ایسا ہوسکتا ہے۔ حضرت کریب کا واقعہ صحیح مسلم میں مذکور ہے کہ وہ مدینہ سے شام حضرت معاویہؓ کے پاس گئے تھے، وہاں رمضان کا چاند جمعہ کی شب میں دیکھا اور سب نے جمعہ کا پہلا روزہ رکھا۔ کریبؒ جب واپس مدینہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے رمضان کا چاند کس

Marfat.com

Marfat.com

"فلا عبرة بقول الموقتين" (المقاصد الحسنہ، باب ما یتعلق بالاذان، حدیث نمبر ۱۰۷۲)۔

(چاند سے اوقات بتانے والوں کا کوئی اعتبار نہیں ہے)۔

یعنی اس سلسلہ میں تھوڑی سی وسعت اس طرح پیدا کی جاسکتی ہے کہ علم ہیئت کے اعتبار سے جس تاریخ میں چاند کا امکان نہ ہو اور جس تاریخ میں چاند کا امکان ہو دونوں صورت حال کو پیش نظر رکھ کر رؤیت کی یقینی رائے تک پہنچنے کے بعد ہی فیصلہ کیا جائے۔

علم ہیئت کی حقیقت اور علم ہیئت کی بنیاد پر چاند کی رؤیت وعدم رؤیت کے بارے میں ان سے ماہر اور یقین اہل رائے ملاحظہ ہو:

تمام ماہرین علم ہیئت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رؤیت ہلال اور اس کے مشاہدہ کے سلسلہ میں جو مقداریں فرض کی جاتی ہیں ان سب کا تعلق صرف تجربات سے ہے اور مناظر کے جو سب قواعد ہیں جن کے سبب آنکھ کے ذریعہ مشاہدہ میں آنے والی چیزیں چھوٹی بڑی دکھائی دیتی ہیں، احوال فلکیہ پر جو اس طرح کے ہیں کہ کوئی بھی انصاف پسند شخص اگر ان کے بارے میں غور کرے گا تو وہ ہلال کی رؤیت وعدم رؤیت کے بارے میں کسی قطعی نتیجہ تک نہ پہنچ سکے گا (آثار باقیہ من القرون الخالیہ ۱۹۱)۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اختلاف مطالع کے اعتبار سے مقامات قریبہ اور بعیدہ میں رؤیت میں ایک دن یا اس سے کم بیش کا فرق ہوتا ہے، جبکہ علم ہیئت میں طول وعرض کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا ہے، اسی لئے علم ہیئت کے ماہرین کہتے ہیں کہ جب شمس وقمر کی تقویم میں صفر کا فرق ہو تو ہلال (New moon) وجود میں آتا ہے جو پوری دنیا کیلئے ہوتا ہے۔

اس سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریعت نے بصری رؤیت کا اعتبار کیا ہے علم ہیئت وفلکیات کی حسابی رؤیت کا نہیں، ہاں وہ معاملات جن کا تعلق عبادات سے نہ ہو ان میں علم ہیئت کی حسابی رؤیت کا اگر اعتبار کیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

نہیں ہے، الا یہ کہ خلیفہ وقت اسے تسلیم کرے اس صورت میں تمام لوگوں کیلئے اس کی تعمیل لازم ہوگی، اس لئے کہ ملک کے تمام شہر اس کیلئے ایک شہر کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کا حکم پورے شہر پر نافذ ہوگا کیونکہ وہ پورے ملک کیلئے واجب الاتباع ہے۔

خط، ٹیلیفون، ریڈیو، ٹی وی، اور تار کے ذریعہ رؤیت ہلال کی اطلاع اور جہاز وغیرہ کے ذریعہ رؤیت کے سلسلہ میں چند باتیں ذیل میں پیش کی جارہی ہیں (تتائج اجماع ۲۰۰۰ء ۲/ ۱۹۱)۔

۱- ہوائی جہاز کے ذریعہ رؤیت

مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ عہد رسالت، خلافت راشدہ اور خیر القرون کے تعامل کی بنا پر ہمارے نزدیک کسی طرح مستحسن اور پسندیدہ نہیں کہ ہوائی جہازوں میں اڑ کر چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے، لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ اتفاقی طور پر ہوائی جہاز کا کوئی مسافر چاند دیکھ لے اور آکر شہادت دے تو اس کی شہادت قبول نہ کی جائے، کیونکہ اس کی شہادت رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں، بلکہ نیچے کی ہوا میں گرد وغبار اور بخارات کی وجہ سے مستبعد نہیں کہ چاند نظر نہ آئے اور بلند جگہ ہوا صاف ہونے کی وجہ سے نظر آئے: "كما قال الشامي: وقد يرى الهلال من أعلى لأماكن ما لا يرى من الأسفل فلا يكون تفرده بالرؤية خلاف الظاهر"۔

شرط یہ ہے کہ ہوائی جہاز کی پرواز اتنی اونچی نہ ہو جہاں تک زمین والوں کی نظریں پہنچ ہی نہ سکیں، کیونکہ شرعاً رؤیت وہی معتبر ہے کہ زمین پر رہنے والے اپنی آنکھوں سے اس کو دیکھ سکیں اس لئے اگر بیس تیس ہزار فٹ کی بلند پر پرواز کرکے کوئی شخص چاند دیکھ آئے تو اس بستی کیلئے وہ رؤیت معتبر نہیں جس کو عام انسان باوجود مطلع صاف ہونے کے اس کو نہیں دیکھ سکتے۔

Marfat.com

Marfat.com

مفتی انتظام اللہ شہابی عبدالحی فرنگی محلی اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:

"جو شب گذشتہ در آنجا رؤیت ہلال یا بوساطت تار برقی دریافت ہیں ہم شہر
واقعہ شہادت آں نہ شود از تحریرات ثقہ و اخبار جدید و معلوم نہ شود اعتبار آں نہ باید ساخت"
(فتاویٰ علمائے حدیث ۵/۲۵۰)۔

(رؤیت ہلال کے ثبوت کیلئے وہی خبر معتبر ہے جو مشہور ہو جائے، اگر کسی مقام سے خبر پہنچے کہ وہاں گذشتہ شب چاند کی رؤیت ہوئی ہے یا تیلی گرام کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی تو اس خبر پر اس وقت تک اعتبار نہیں کیا جائے گا جب تک کہ متعدد تحریروں اور مختلف خبروں سے اس کی تصدیق نہ ہو جائے)۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ رؤیت کی اطلاع

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ٹیلیفون کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"آواز اول تو ٹیلیفون میں صاف پہچانی جاتی ہو دوسرے اگر پہچانی بھی جائے تب بھی آوازوں میں تشابہ ہوتا ہے اور جو شرط ہے مخبر کے تعیین کی کہ اس کے تکلم کے وقت دو معتبر شخص اس کو دیکھ رہے ہوں اور وہ اس کو دیکھ کر کہیں کہ یہ متکلم فلاں شخص ہے اور یہ مخاطب اسی التعیین اس وقت ان دونوں کو دیکھ رہا ہو یہ یہاں ممکن نہیں، لہذا یہ شہادت ٹیلیفون کے واسطے سے رمضان یا فطر میں معتبر نہیں" (آلات جدیدہ کے شرعی احکام)۔

خلاصہ کلام یہ کہ عام حالات میں ٹیلی فون کی خبر معتبر نہیں ہے، لیکن اگر قرائن قویہ سے اور خصوصی نظم کے ذریعہ ٹیلیفون سے اطلاع آتی ہے اور اس سے ظن غالب پیدا ہو جاتا ہے تو معتبر ہے۔

یہی حال تحریر کا بھی ہے جس طرح ٹیلیفون میں آواز میں مشابہت کا اندیشہ ہوتا ہے اسی

Marfat.com

Marfat.com

ایسا شہر جس میں کوئی مسلمان حاکم نہ ہو وہاں کا ثقہ عام حاکم کا قائم مقام ہوگا، اس لئے اس فیصلہ پر جس کی اطلاع ریڈیو ٹیلی ویژن کے ذریعہ دی جارہی ہو عمل کرنا ان لوگوں کیلئے ضروری ہوگا جو اس رؤیت ہلال کمیٹی یا امارت کے دائرہ میں آتے ہیں ہاں جو لوگ اس دائرہ میں نہیں آتے ہیں، ان کیلئے اس پر عمل کرنا ضروری نہ ہوگا اور ریڈیو ٹیلی ویژن سے خبر نشر کرنے والے کی حیثیت منادی سلطان کی ہوگی اور منادی سلطان کی خبر معتبر ہے اور وہ واجب التعمیل ہے چاہے منادی عادل ہو یا فاسق" فتاوی عالمگیری" میں صراحت موجود ہے:

"خبر منادی السلطان مقبول، عدلا کان أو فاسقا" (فتاوی عالمگیری ۲ ـ ۲)۔

(منادی سلطان کی خبر مقبول ہے چاہے وہ عادل ہو یا فاسق)۔

رؤیت ہلال کے ثبوت کے شرعی ضابطے

شریعت مطہرہ نے ثبوت ہلال کیلئے کچھ ضوابط متعین کئے ہیں۔

ان ضابطوں کی تفصیلات ذیل میں دی جارہی ہیں، اثبات ہلال کے وقت اگر یہ ضابطے پیش نظر رہیں تو شرعی طور پر ثبوت ہلال کے فیصلہ میں غلطی کے امکانات باقی نہیں رہتے، جتنی دفعہ اس شرعی ضابطوں کو نظر انداز کردینے کی وجہ سے یا ان سے ناواقفیت کی وجہ سے اس مسئلہ میں فروگذاشت ہوجایا کرتی ہے۔ وہ ضابطے یہ ہیں۔

۱- رؤیت عامہ

اگر مطلع ابر آلود نہ ہو اور ملک جم غفیر چاند دیکھ لے تو عید الفطر اور رمضان کے چاند کے ثبوت کیلئے یہ رؤیت عامہ کافی اور قطعی ہے اس کے بعد شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

جب آسمان صاف ابر آلود نہ ہو تو ایک یا دو آدمیوں کی شہادت قابل قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ چاند کی خبر اچھی طرح مشہور اور مبرہن ہوجائے، رمضان اور عید کے ہلال کے لئے یہی

Marfat.com

ایسا شہر جس میں کوئی مسلمان حاکم نہ ہو وہاں کا ثقہ عام حاکم کا قائم مقام ہوگا، اس لئے اس فیصلہ پر جس کی اطلاع ریڈیو ٹیلی ویژن کے ذریعہ دی جارہی ہو عمل کرنا ان لوگوں کیلئے ضروری ہوگا جو اس رؤیت ہلال کمیٹی یا امارت کے دائرہ میں آتے ہیں ہاں جو لوگ اس دائرہ میں نہیں آتے ہیں ان کیلئے اس پر عمل کرنا ضروری نہ ہوگا اور ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے جو نشر ہونے والی حیثیت منادی سلطان کی ہوگی اور منادی سلطان کی خبر معتبر ہے اور وہ واجب التعمیل ہے چاہے منادی عادل ہو یا فاسق" فتاوی عالمگیری" میں صراحت موجود ہے:

"خبر منادی السلطان مقبول، عدلا کان أو فاسقا" (فتاوی عالمگیری ۱ ـ ۲)۔

(منادی سلطان کی خبر مقبول ہے چاہے وہ عادل ہو یا فاسق)۔

رؤیت ہلال کے ثبوت کے شرعی ضابطے

شریعت مطہرہ نے ثبوت ہلال کیلئے کچھ ضوابط متعین کئے ہیں۔

ان ضابطوں کی تفصیلات ذیل میں دی جارہی ہیں، اثبات ہلال کے وقت اگر یہ ضابطے پیش نظر رہیں تو شرعی طور پر ثبوت ہلال کے فیصلہ میں غلطی کے امکانات باقی نہیں رہتے، بعض دفعہ اس شرعی ضابطوں کو نظر انداز کردینے کی وجہ سے یا ان سے ناواقفیت کی وجہ سے اس مسئلہ میں فروگذاشت ہوجایا کرتی ہے۔ وہ ضابطے یہ ہیں۔

۱- رؤیت عامہ

اگر مطلع ابر آلود نہ ہو اور ملک جم غفیر چاند دیکھ لے تو عید الفطر اور رمضان کے چاند کے ثبوت کیلئے یہ رؤیت عامہ کافی اور قطعی ہے اس کے بعد شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

جب آسمان صاف ابر آلود نہ ہو تو ایک یا دو آدمیوں کی شہادت قابل قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ چاند کی خبر اچھی طرح مشہور اور مبرہن ہوجائے، رمضان اور عید کے ہلال کے لئے یہی

Marfat.com

Marfat.com

علامہ رحمتی فرماتے ہیں:

استفاضہ کا مطلب یہ ہے کہ جہاں چاند ہوا ہے وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں ہر جماعت یہ خبر دے کہ اس شہر کے مسلمانوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا ہے محض خبر کا پھیل جانا کہ یہ بھی معلوم نہ ہو کس نے یہ بات کہی خبر مستفیض نہیں ہے۔

"قال الرحمتی: معنی الاستفاضة أن تأتی من تلک البلدة جماعات متعدد دون کل منهم یخبر عن أهل تلک البلدة أنهم صاموا عن رؤیة لامجرد الشیوع من غیر علم عن إشاعته" (شامی ۲/ ۱۲۹، المبسوط للسرخسی ۳/ ۱۴۰ کتاب نوادر الصوم)۔

اگر خبر مستفیض اور متحقق ہو جائے دوسرے شہر کے باشندوں کے درمیان تو اس شہر کا حکم ان کیلئے لازم ہوگا۔

جس طرح متعدد آنے والی جماعتوں کی خبر میں مستفیض کا درجہ حاصل کر لیتی ہیں اسی طرح متعدد تحریریں، چاہے تحریر خط کی صورت میں ہو یا ٹیلی گرام کی صورت میں خبر مستفیض کا درجہ حاصل کر لیں گی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ تحریر میں تعداد کثرت ہو۔

مولانا عبدالحی فرنگی محلی فرماتے ہیں:

"در رؤیت ہلال شہرت اخبار معتبر است۔ اگر از شہرے خبرے رسیدہ کہ بہ شب گذشتہ در آنجا رؤیت ہلال شدہ یا بوساطت تار برقی دریافت ایں امر شد تا وقتیکہ شہرت آں نشود از تحریرات کثیرہ وہ اخبار عدیدہ معلوم نشود اعتبار آں نہ باید ساخت" (مجموعۃ الفتاوی ۱/ ۱۲۵)۔

(رؤیت ہلال کے ثبوت کیلئے وہی خبر معتبر ہے جو مشہور ہو جائے، اگر کسی مقام سے خبر پہنچے کہ وہاں گذشتہ شب چاند کی رؤیت ہوئی ہے یا ٹیلی گرام کے ذریعہ یہ بات معلوم ہوئی ہے تو اس خبر کا اس وقت تک اعتبار نہیں کیا جائیگا جب تک کہ متعدد تحریروں اور مختلف خبروں کے ذریعہ اس کی تصدیق نہ ہو جائے)۔

Marfat.com

[illegible]

"وبالا علة جمع عظيم يقع العلم الشرعي وهو علة الظن [illegible]

وعن الامام لا يكتفى بشاهدين [illegible]

[illegible]

[illegible]

"وعلى الظن عامتهم يلحق بالقياس وهو الذي يسمى علة [illegible]

وهذا دليل من تمسك كلامهم في الأبواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"انما اكثر الفرعي وعامة الظني الظني الراجح [illegible]

عند الفقهاء" [illegible]

Marfat.com

(اچھا رائے اور غلبہ ظن کی ایک جانب رجحان کو کہتے ہیں، جبکہ اس کی بنیاد پر عمل کرنے والے کو مفتی بہ یا مفتی معتمد کہتے ہے)۔

امام ابو حنیفہ کی دوسری روایت کو ترجیح دیتے ہوئے ابن نجیم و ابن عابدین نے مطلع صاف ہونے کی صورت میں بھی دو شخصوں کی گواہی کو کافی خیال کیا ہے اور اس کی دلیل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بہت سے احکام زمانہ کی تبدیلی سے بدل جاتے ہیں اگر ہمارے زمانے میں شہادت کیلئے بڑی جماعت کی شرط رکھی جائے تو لوگ دو دن یا تین دن کے بعد ہی روزہ رکھیں گے، کیونکہ اس سلسلہ میں لوگوں کی سستی ایک عام بات ہوگئی ہے)۔

مطلع صاف ہونے کی صورت میں اگر شہر کے رہنے والے ایک شخص نے اونچی جگہ سے چاند دیکھا یا شہر سے باہر رہنے والے ایک شخص نے چاند دیکھا تو اس ایک شخص کی شہادت قبول ہوگی۔

"ذكر الطحاوى أنه تقبل شهادة الواحد اذا جاء من خارج المصر لقلة الموانع وإليه الإشارة فى كتاب الاستحسان وكذا إذا كان على مكان مرتفع فى المصر" (بدیہ تاب الصوم)۔

(امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص کی شہادت قبول ہوگی اگر وہ بیرون شہر سے آیا ہو کیونکہ وہاں رکاوٹیں کم ہوتی ہیں۔ ''کتاب الاستحسان'' میں اس کی طرف اشارہ ہے، اسی طرح

Marfat.com

Marfat.com

سنایا ہے اور ہمارے حوالے کیا ہے کہ ہم آپ تک یہ مکتوب پہنچادیں تو دوسری جگہ کا قاضی یا مفتی اس کو منظور کرکے اعلان کرسکتا ہے یہ بھی ثبوت ہلال کیلئے حجت ہے۔ مگر یہ حجت اسی وقت ہے کہ جب وہ دونوں شخص گواہی دیں کہ فلاں قاضی یا مفتی نے ہمارے سامنے اس خط کو لکھا ہے اور پڑھ کر سنایا ہے اور ہمارے حوالے کیا ہے۔ اگر اس طرح کی شہادت نہ دیں محض ایک خط کی حیثیت سے صرف پہنچادیں تو اس کی حیثیت ایک خط ہوگی (ردالمحتار)۔

Marfat.com

۴- شہادت:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرد اور دو عورتیں رؤیت ہلال میں قاضی، مفتی یا عام کے پاس رؤیت کی شہادت دیں اور ان حضرات کے ذریعہ ان کی شہادت قبول کرلی جائے (درمختار ۲/ ۱۲۴)۔

"وتثبت رؤية الهلال للعيد بشهادة رجلين أو رجل وامرأتين إذا كانت بالسماء علة من غيم أو غبار أو دخان" (الفقہ الحنفی ۱/ ۲۱۶-۲۱۷)۔

(ہلال عید کے ثبوت کے لئے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے اگر مطلع ابر وغبار یا دھوئیں کی وجہ سے صاف نہ ہو)۔

"و برائے شہادت شوال دریں چنیں حال دو مرد حر عادل یا ایک مرد دو زن احرار و عدول با لفظ شہادت شرط است" (مالابد منہ/ ۹۳)۔

(مطلع ابر آلود ہونے کی صورت میں عید کے چاند کے ثبوت کیلئے دو آزاد عادل مرد یا ایک آزاد عادل مرد اور دو آزاد عادل عورتوں کی شہادت شرط ہے)۔

امام قرافی سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ اس صورت میں اگر فاسق کی شہادت کی سچائی کا قوی ظن غالب ہوجائے تو اس کی شہادت قبول کی جاسکتی ہے۔ "وإذا غلب على الظن صدق الفاسق قبلت شهادته وحكم بها" (فتاوی عالمگیری ۱/ ۱۰۱)۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ایک صورت میں خبر مطلوب ہے، دو صورتوں میں خبر مستفیض مطلوب ہے اور ایک صورت میں شہادت مطلوب ہے:

الف- مطلع ابر آلود ہو اور مسئلہ ہلال رمضان کا ہو تو اس صورت میں خبر مطلوب ہے۔

ب- مطلع ابر آلود نہ ہو تو ہلال رمضان عید دونوں کیلئے خبر مستفیض مطلوب ہے۔

ج- مطلع ابر آلود ہو تو ہلال عید کے لئے شہادت مطلوب ہے۔

۴- شہادۃ علی الشہادۃ

اگر اصل شاہد کیلئے دار القضاء یا مفتی یا کمیٹی کے سامنے حاضر ہونا ممکن نہ ہو تو اصل گواہ

Marfat.com

لحديث كما في الانصاف، وكذا هو مذهب المالكية الخ (

(١٢)

هذا اختلاف في ترجيح، والقول المشهور عند الشافعية وظاهر مذهب الحنفية

قوله تعالى: "يسئلونك عن الأهلة قل هي مواقيت للناس

والحج" الآية. قوله تعالى: "وقدره منازل لتعلموا عدد السنين

والحساب" الآية. قوله تعالى: "إن عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله

يوم خلق السموات والأرض منها أربعة حرم ذلك الدين القيم فلا تظلموا فيهن

أنفسكم" الآية. قوله تعالى: "إنما النسيء زيادة في الكفر يضل به الذين كفروا

يحلونه عاما ويحرمونه عاما ليواطئوا عدة ما حرم الله فيحلوا ما حرم الله زين

لهم سوء أعمالهم والله لا يهدي القوم الكافرين" الآية. قوله تعالى: "إن

الله اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله

فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التوراة والإنجيل والقرآن ومن أوفى بعهده من

الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك هو الفوز العظيم" الآية. قوله

تعالى: "التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون الساجدون الآمرون

بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين" الآية.

قوله تعالى: "ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا

أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم" الآية. قوله تعالى: "وما

كان استغفار إبراهيم لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه فلما تبين له أنه عدو لله

تبرأ منه إن إبراهيم لأواه حليم" الآية. قوله تعالى: "لقد تاب الله على النبي

والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب

فريق منهم ثم تاب عليهم إنه بهم رؤوف رحيم" الآية. قوله تعالى: "وعلى الثلاثة

الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا

أن لا ملجأ من الله إلا إليه ثم تاب عليهم ليتوبوا إن الله هو التواب الرحيم"

الآية. قوله تعالى: "ما كان لأهل المدينة ومن حولهم من الأعراب أن يتخلفوا عن

رسول الله ولا يرغبوا بأنفسهم عن نفسه ذلك بأنهم لا يصيبهم ظمأ ولا نصب ولا

مخمصة في سبيل الله ولا يطئون موطئا يغيظ الكفار ولا ينالون من عدو نيلا إلا

كتب لهم به عمل صالح إن الله لا يضيع أجر المحسنين" الآية. قوله تعالى: "ولا

على الذين إذا ما أتوك لتحملهم قلت لا أجد ما أحملكم عليه تولوا وأعينهم

تفيض من الدمع حزنا ألا يجدوا ما ينفقون" الآية. قوله تعالى: "إنما السبيل

على الذين يستأذنونك وهم أغنياء رضوا بأن يكون مع الخوالف وطبع الله على

قلوبهم فهم لا يعلمون" الآية. قوله تعالى: "لكن الرسول والذين آمنوا معه

جاهدوا بأموالهم وأنفسهم وأولئك لهم الخيرات وأولئك هم المفلحون" الآية.

قوله تعالى: "وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا عسى الله أن

يتوب عليهم إن الله غفور رحيم" الآية. قوله تعالى: "وآخرون مرجون لأمر الله

إما يعذبهم وإما يتوب عليهم والله عليم حكيم" الآية. قوله تعالى: "والذين

اتخذوا مسجدا ضرارا وكفرا وتفريقا بين المؤمنين وإرصادا لمن حارب الله ورسوله

من قبل وليحلفن إن أردنا إلا الحسنى والله يشهد إنهم لكاذبون" الآية. قوله

تعالى: "لا تقم فيه أبدا لمسجد أسس على التقوى من أول يوم أحق أن تقوم فيه

فيه رجال يحبون أن يتطهروا والله يحب المطهرين" الآية. قوله تعالى: "أفمن

أسس بنيانه على تقوى من الله ورضوان خير أم من أسس بنيانه على شفا جرف هار

فانهار به في نار جهنم والله لا يهدي القوم الظالمين" الآية. قوله تعالى:

"لا يزال بنيانهم الذي بنوا ريبة في قلوبهم إلا أن تقطع قلوبهم والله عليم

حكيم" الآية. قوله تعالى: "ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين

ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم" الآية. قوله

تعالى: "وما كان استغفار إبراهيم لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه فلما تبين له

أنه عدو لله تبرأ منه إن إبراهيم لأواه حليم" الآية. قوله تعالى: "لقد تاب

الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما

كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم إنه بهم رؤوف رحيم" الآية. قوله تعالى:

"وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما رحبت وضاقت عليهم

أنفسهم وظنوا أن لا ملجأ من الله إلا إليه ثم تاب عليهم ليتوبوا إن الله هو

التواب الرحيم" الآية. قوله تعالى: "ما كان لأهل المدينة ومن حولهم من

الأعراب أن يتخلفوا عن رسول الله ولا يرغبوا بأنفسهم عن نفسه ذلك بأنهم لا

يصيبهم ظمأ ولا نصب ولا مخمصة في سبيل الله ولا يطئون موطئا يغيظ الكفار ولا

ينالون من عدو نيلا إلا كتب لهم به عمل صالح إن الله لا يضيع أجر المحسنين"

الآية. قوله تعالى: "ولا على الذين إذا ما أتوك لتحملهم قلت لا أجد ما

أحملكم عليه تولوا وأعينهم تفيض من الدمع حزنا ألا يجدوا ما ينفقون" الآية.

قوله تعالى: "إنما السبيل على الذين يستأذنونك وهم أغنياء رضوا بأن يكون مع

الخوالف وطبع الله على قلوبهم فهم لا يعلمون" الآية. قوله تعالى: "لكن

الرسول والذين آمنوا معه جاهدوا بأموالهم وأنفسهم وأولئك لهم الخيرات وأولئك

هم المفلحون" الآية. قوله تعالى: "وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا

وآخر سيئا عسى الله أن يتوب عليهم إن الله غفور رحيم" الآية. قوله تعالى:

"وآخرون مرجون لأمر الله إما يعذبهم وإما يتوب عليهم والله عليم حكيم"

الآية. قوله تعالى: "والذين اتخذوا مسجدا ضرارا وكفرا وتفريقا بين المؤمنين

وإرصادا لمن حارب الله ورسوله من قبل وليحلفن إن أردنا إلا الحسنى والله

يشهد إنهم لكاذبون" الآية. قوله تعالى: "لا تقم فيه أبدا لمسجد أسس على

التقوى من أول يوم أحق أن تقوم فيه فيه رجال يحبون أن يتطهروا والله يحب

المطهرين" الآية. قوله تعالى: "أفمن أسس بنيانه على تقوى من الله ورضوان

خير أم من أسس بنيانه على شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم والله لا يهدي

القوم الظالمين" الآية. قوله تعالى: "لا يزال بنيانهم الذي بنوا ريبة في

قلوبهم إلا أن تقطع قلوبهم والله عليم حكيم" الآية. قوله تعالى: "ما كان

للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما

تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم" الآية. قوله تعالى: "وما كان استغفار إبراهيم

لأبيه إلا عن موعدة وعدها إياه فلما تبين له أنه عدو لله تبرأ منه إن إبراهيم

لأواه حليم" الآية. قوله تعالى: "لقد تاب الله على النبي والمهاجرين

والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم

تاب عليهم إنه بهم رؤوف رحيم" الآية. قوله تعالى: "وعلى الثلاثة الذين

خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا

صورت میں ایک شہر میں مرکزی حکومت رؤیت کی بنا پر عید کا فیصلہ کرے اور دوسرے ملحق شہر میں اختلاف مطالع کی بنا پر روزہ کا حکم دے، ایسے فیصلہ کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔

۳- خط اختلاف مطالع کا محل وقوع ہر ماہ مختلف ہوتا ہے، لہذا ہر مہینہ میں اس کی تعیین کے لئے ماہرین فن کی ضرورت پڑے گی جو کالعدم ہیں، نیز اس میں ہر ماہ تبدیلی واقع ہونے کی وجہ سے اجراء احکام میں عسرت اور عوام میں انتشار پیدا ہونا لازمی ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۹۳)۔

ب- جواب سابق میں اختلاف مطالع کے عدم اعتبار کی تصریح وترجیح مذکور ہے، نیز اعتبار کی صورت میں تحدید بھی دشوار ہے، مسیرۃ شہر کی تحدید جس قول میں کی گئی ہے وہ متعدد وجوہ کی بنا پر باطل ہے۔

ج- یہ یاد رہے کہ بلندی کی سطح مختلف ہونے سے مطالع قمر میں اختلاف نہیں ہوتا، بلکہ مطالع ومغارب شمس میں ہوتا ہے۔

د- اگر ہند و پاک و بنگلہ دیش و نیپال کے تمام مسلمان رؤیتِ ہلال کے فیصلہ کے لئے کسی کمیٹی کو اختیار دیدیں اور اس کمیٹی کے سامنے رؤیت ہلال کا شرعی ثبوت مہیا ہونے پر وہ فیصلہ و اعلان کردے تو ان تمام مسلمانوں پر وہ اعلان و فیصلہ واجب العمل ہوگا بشرطیکہ کمیٹی کے ارکان میں ماہرین فقہ کی اکثریت ہو اور ان کی رائے کو قانونی غلبہ حاصل ہو، اور اگر ایسا نہیں ہے تو مقامی قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کا انتظار ضروری ہے۔

ہ- ہلال رمضان کے علاوہ دیگر اسلامی مہینوں کے ہلال کے لئے خبر کافی نہیں، بلکہ شہادت شرط ہے (کماھو مصرح فی کتب الفقه) اس لئے ان میں محض خبر رؤیت پر عمل درست نہیں، چاہے وہ فون یا فیکس یا ٹیلی گرام یا ریڈیو سے ملی ہو، البتہ اگر ہلال رمضان میں خبر اس طرح پہنچی کہ اس میں احتمال تزویر نہ ہو تو اس پر عمل کر سکتے ہیں بشرطیکہ جس جگہ خبر پہنچ رہی ہے مطلع صاف نہ ہو۔

Marfat.com

ثبوت رؤیت ہلال میں علم ہیئت کی حیثیت

[illegible]

جواب (۱)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور مفتی الاعظم حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ نے (کفایت المفتی ۴/ ۲۰۹، ۲۱۱، ۲۱۲) میں اسی پر فتویٰ دیا ہے، حنابلہ اور مالکیہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اس کے برخلاف فقہاء حنفیہ میں سے بعض حضرات نے بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع کو معتبر مانا ہے، حضرت العلامہ انور شاہ کاشمیریؒ نے (العرف الشذی ۱/ ۲۰۳) میں اور حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے (فتح الملہم ۳/ ۱۱۴) میں اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اپنے رسالہ (رؤیت ہلال، ۴۸-۴۹) میں اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ شوافع اسی کے قائل ہیں۔ علامہ شامیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"وإنما الخلاف فی اعتبار اختلاف المطالع بمعنی أنه هل یجب علی کل قوم اعتبار مطلعهم ولا یلزم أحداً العمل بمطلع غیره أم لا یعتبر اختلافها، بل یجب العمل بالأسبق رؤیة حتی لو رؤی فی المشرق لیلة الجمعة وفی المغرب لیلة السبت وجب علی أهل المغرب العمل بما رآه أهل المشرق فقیل بالأول، واعتمده الزیلعی وصاحب الفیض وهو الصحیح عند الشافعیة: لأن کل قوم مخاطبون بما عندهم کما فی أوقات الصلوة وأیده فی الدرر بما مر من عدم وجوب العشاء والوتر علی فاقد وقتها وظاهر الروایة الثانی وهو المعتمد عندنا وعند المالکیة والحنابلة" (شامی ۲/ ۱۰۵)۔

مجموعہ رسائل ابن عابدین میں علامہ شامیؒ کا ایک رسالہ بنام "تنبیه الغافل والوسنان علی أحکام هلال رمضان" اس میں انہوں نے اختلاف مطالع کی شرعی حیثیت بیان کرنے کے لئے مستقل ایک فصل بعنوان "الفصل الرابع فی بیان اختلاف المطالع" قائم فرمائی ہے، اس میں احناف، حنابلہ اور مالکیہ کے یہاں اختلاف مطالع کے عدم اعتبار والے قول کے معتمد اور راجح ہونے کی تصریح فرمائی ہے: "لکن المعتمد الراجح عندنا إنه لا اعتبار به وهو ظاهر الروایة وعلیه المتون کالکنز وغیره وهو الصحیح عند

Marfat.com

في ذلك بقول المحصين والإجماع حجة عليه

وفي شرح السنة قال ابن سريج: فالمراد بالخطاب لمن خوطب بذلك

بعلم وقوله فأكمدوا بعدة خطاب للعامة وهو مردود لحديث ابن

يكتب ولا نحسب ذلك يدل أن معرفة الشهر ليس إلى الكتاب والحساب

بل عليه في الجملة الإجماع على عدد الاعتبار بقول المحصين والله

أعلم وقوله تعالى معناه لغير الذي أخرجت للناس خطاب

لكل الشهر فيصمه وقوله الخطاب لهذه الجملة وهو

أن يقيد ذلك في نص هذا الحديث لا تصوموا حتى تروه وقيد في

الرواية والقرينة التي هي قرينة أنه عليه الصلاة والسلام

بناء على مقدمة يكون عالما في جملته ولا يحسب

الهلال على حال فيه وقوله فعد الفطر بناء على

يجب عليه الكفارة في قول وفي الصحيح أن

[illegible]

فصل

في القوة لا عبرة بقول المنجمين

في الشرع لا يعتبر قولهم بالاجتماع ولا يجوز

نفسه وفي الشهر فلا يلزم بقول المنجمين أنه في الهلال

كان أو كان غائبا في الصحيح كما في الإشراف

Marfat.com

ان تمام عبارات منقولہ سے بات صاف صاف معلوم ہوتی ہے کہ رؤیت ہلال کے معاملہ میں حسابات ریاضیہ اور آلات رصدیہ کا اعتبار نہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسئلہ اجماعی ہے، بعض شافعیہ حساب کے معتبر ہونے کے قائل ہیں، لیکن خود ان کے ہم مسلک مشائخ نے انکار کیا ہے، علامہ شامی نے اپنے رسالہ "تنبیه الغافل والوسنان علی أحکام هلال رمضان" میں ایک مستقل فصل قائم فرما کر اس مسئلہ پر کلام فرمایا ہے جس میں مذاہب اربعہ کی کتب معتبرہ کی نقول پیش فرما کر اس کا اجماعی ہونا ثابت فرمایا ہے (ملاحظہ ہو: رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۴۶-۲۴۹)۔

عمومی طور پر جب یہ فیصلہ کرلیا گیا کہ حساباتِ ریاضیہ کا اس معاملہ میں اعتبار نہیں تو اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اس کا اعتبار جس طرح وجوب صوم میں نہیں کیا گیا اسی طرح اگر ثقہ اور عادل گواہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور حسابات ریاضیہ کے اعتبار سے اس روز رؤیت کا امکان نہیں تو اس صورت میں بھی محض حسابات ریاضیہ کی وجہ سے ان شاہدوں کی شہادت کو رد نہیں کیا جائے گا، لیکن چونکہ عام طور پر حضرات مصنفین جہاں حسابات ریاضیہ کے عدم اعتبار کو بیان فرماتے ہیں وہاں بطور مثال پہلی صورت تحریر فرماتے ہیں کہ اگر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہیں آیا اور منجمین واہل ہیئت یہ بتلاتے ہیں کہ چاند موجود ہے تو محض ان کی بات پر روزہ واجب نہ ہوگا (بلکہ ملا علی قاریؒ کی عبارت میں تو یہاں تک ہے کہ کسی حساب داں نے محض اپنے حساب کی بنیاد پر بلا رؤیت شرعی روزہ رکھا تو وہ گنہگار ہوگا اور اسی بنیاد پر عید الفطر منائی تو فاسق ہوگا اور افطار کو وجوبی طور پر حلال سمجھا تو کافر قرار دیا جائے گا)، اس سے شاید یہ غلط فہمی ہو کہ دوسری صورت میں یعنی جب کہ حساباتِ ریاضیہ سے رؤیت کا عدم امکان ثابت ہوتا ہو اور شرعی شہادات رؤیت کی میسر ہو جائے تو وہ رد کردی جائے گی حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ علامہ شامیؒ نے جہاں علامہ سبکی شافعیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "اہل حساب کے قول کا اعتبار کیا جائے گا اس لئے کہ حساب قطعی چیز ہے" وہیں انہوں نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ علامہ

Marfat.com

جواب (۲)

الف۔ صرف اتنی بات میں تو بظاہر کوئی اشکال نہیں ہے۔

ب۔ [illegible]

رؤیت ہلال [illegible]

[illegible]

"والمراد بالحساب هنا حساب النجوم و تسييرها وله بكيفية يعرفون منه ذلك ايضا الا انهم يسيرون فعلق الحكم بالصوم وغيره بالرؤية لئلا يحرج عليهم في رعاية الحساب التسيير. والمعتبر الحكم ولو بحساب مخالف يعرف ذلك ظاهر السياق يشعر بنفي تعليق الحكم بالحساب مطلقا ويؤيد صحيح قوله في الحديث الماضي: فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين ولم يقل فاسئلوا اهل الحساب. والحكمة فيه كون العدة عند الاغمى يستوي فيه المكلفون فيرتفع الاختلاف والنزاع عنهم. وقد ذهب قوم الى ان الحساب في ذلك يلزم الموافق والمخالف. ونقل عن بعض المتقدمين ان الاعتماد في الصوم والفطر على الحساب لصالح حجة عليهم. ونقل ابن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

ویکون ثلاثین، وعلی أن الاعتبار فی تحدید شهر رمضان إنما هو الرؤیة"(نووی شرح مسلم ۱/ ۳۴۲)۔

علامہ نووی فرماتے ہیں:

"واختلف العلماء فی معنی فاقدروا له، فقالت طائفة من العلماء: معناه ضیقوا له وقدروه تحت السحاب و ممن قال بهذا: أحمد بن حنبل وغیره ممن یجوز صوم لیلة الغیم عن رمضان کما سنذکره إن شاء اللّٰه تعالی. وقال ابن سریج وجماعة منهم مطرف بن عبدالله وابن قتیبة وآخرون: معناه قدّروه بحساب المنازل. وذهب مالک والشافعی وأبوحنیفة وجمهور السلف والخلف إلی أن معناه قدروا له تمام العدد ثلاثین یوما ... قال المازری: حمل جمهور الفقهاء قوله ﷺ أن المراد إکمال العدة ثلاثین کما فسره فی حدیث آخر قالوا ولایجوز أن یکون المراد حساب المنجمین، لأن الناس لو کلفوا به ضاق علیهم: لأنه لا یعرفه إلا أفراد البشر والشرع إنما یعرف الناس بما یعرفه جماهیرهم"(نووی شرح مسلم ۱/ ۳۴۷)۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ "أوجز المسالک شرح مؤطا إمام مالک" میں تحریر فرماتے ہیں:

"والثالث معناه قدروه بحسب المنازل قاله أبوالعباس: ابن سریج من الشافعیة ومطرف بن عبد اللّٰه من التابعین وابن قتیبة من المحدثین، قال ابن عبد البر: لا یصح عن مطرف وأما ابن قتیبة فلیس هو ممن یعرج إلیه فی مثل هذا ... قال الناجی: و ذکر الداؤدی إنه قیل فی معنی قوله فاقدروا له أی قدروا المنازل وهذا لا نعلم أحداً قال به إلا بعض أصحاب الشافعی أنه یعتبر

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] قطعی ہے کہ نہ [illegible] مولانا محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ خود ان فن معلومات کی [illegible] ہے تو معلوم ہوا کہ اگرچہ حساب بحیثیت حساب کے قطعی ہو کہ دو اور دو چار ہی ہوتے ہیں لیکن یہ ضابطہ نہیں ہو سکتے لیکن ان دونوں کا ہونا یہ ہماری نظر میں اندازے اور تخمینہ کی [illegible] ہوتا ہے، مثلاً کسی بڑے سے بڑے پیمانوں سے تولا اور پرکھا جائے یہ احتمال ختم کرنے کی قدرت میں نہیں کہ ہم نے جس کو دو سمجھا ہے وہ دو سے کسی قدر کم یا زیادہ ہو، خواہ یہ کمی بیشی ایک بال سے ہزارویں حصے کے برابر ہو، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ زمین کے فرش پر کسی زاویہ میں ایک بال سے ہزارویں حصے کی یا زیادتی اگرچہ بالکل غیر محسوس زیادتی ہے، مگر اوپر کی فضا میں سیاروں تک جب اس زاویہ سے خطوط ملائے جائیں گے تو میلوں کا فرق ہو جائے گا۔

مذہب اور سائنس کی کتاب میں کارون بلیف کا ایک اقتباس یہ ہے جس میں صراحت ہے کہ ہماری زمین ۲۶ لاکھ چھیاسی ہزار میل دور ہے، سورج قریباً ۹ کروڑ تیس لاکھ میل دور ہے (ص ۲۹)، ستاروں کی یہ دوری بتلاتے ہوئے کہ مثلاً آفتاب کو جب ہم کسی وقت دیکھتے ہیں تو وہ آٹھ منٹ پہلے کا آفتاب ہوتا ہے، اسی طرح قریب ترین جس ستارہ کو ہم دیکھتے ہیں وہ چار سال پہلے کا ہوتا ہے (ص ۴۷) ہم سے قریب ترین ستارہ بھی اتنی دور ہے کہ اس کی روشنی ہم تک آنے میں چار سال لگ جاتے ہیں، حالانکہ روشنی ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل سفر کرتی ہے (ص ۴۷)۔

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ یہ دوربین کی طرح ترقی یافتہ آلات جھوٹ نہیں بولتے، مگر ان آلات کو واقعات پر منطبق کرنا تو بہرحال انسانی نظر اور انسانی عمل ہے، اس میں غیر محسوس فرق ہو جانا کسی وقت بھی مستبعد نہیں، بلکہ واقع ہے جس کا مشاہدہ ہمیشہ اہل فن کے اختلاف سے ہوتا رہتا ہے، دنیا میں جتنی جدید اور قدیم تقویمیں اور جنتریاں اور کیلنڈر وجود میں آئے ہیں ان میں سے صرف ان کو لیا جائے جو مسلّم ماہرین فن نے تیار کئے ہیں تو ان میں بھی باہمی اختلاف نظر آتا ہے، اگر ان حسابات اور آلات کے نتائج قطعی اور یقینی ہوتے تو ماہرین فن کے اختلاف رائے کا

Marfat.com

غور کرے گا تو رؤیت ہلال سے ہونے اور نہ ہونے کا کوئی قطعی فیصلہ ہرگز نہ کر سکے گا"۔

اور "کشف الظنون" میں بحوالہ زیج شمس الدین محمد بن علی خواجہ کا چالیس سالہ تجربہ بھی لکھا ہے کہ ان معاملات میں کوئی صحیح اور یقینی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی جس پر اعتماد کیا جا سکے (کشف الظنون ۲: ۹۶۹، رؤیت ہلال ۴۱-۴۲)۔

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ رصد گاہوں اور آلات رصدیہ کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات بھی رؤیت ہلال کے مسئلہ میں کوئی یقینی فیصلہ نہیں دلا سکتی، بلکہ وہ تجرباتی اور تخمینی معاملہ ہے تو اس اصول کے حکیمانہ اصول ہونے کی اور بھی تاکید ہوگئی جو رسول امی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں اختیار فرمایا کہ ان کاوشوں اور باریکیوں میں امت کو الجھائے بغیر بالکل سادگی کے ساتھ رؤیت ہونے نہ ہونے پر ادکام شرعیہ کا مدار رکھ دیا جس پر ہر شخص ہر جگہ ہر حال میں آسانی سے عمل کر سکے (رؤیت ہلال ۴۲)۔

شہادت کے لئے جب ایک ضابطہ شریعت نے مقرر فرمایا تو اس میں مزید قیود کا اضافہ دلیل شرعی کے بغیر ممکن نہیں، وہ شہادت اہل ہیئت کے قطعی حساب کے خلاف نہ ہو، یہ ایک ایسی قید ہے جس کا کوئی شرعی ماخذ نہیں، پھر حساب کو قطعی کہنا خود بلا دلیل اور اہل ہیئت کی تصریحات کے خلاف ہے، جو حضرات قطعیت حساب کے دعویدار ہیں ان کے غور و فکر کے لئے دو واقعات پیش کر رہا ہوں۔

۱- علمائے امت کا اتفاق ہے کہ دنیا کی تمام مساجد محض تحری و تخمینہ سے قائم کی گئی ہیں لیکن مسجد نبوی کی سمت بطور وحی و مکاشفہ قائم کی گئی ہے، حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے سامنے بیت اللہ کو بطور معجزہ کر دیا تھا اس کو دیکھ کر آپ ﷺ نے مسجد مدینہ کی بنیاد رکھی۔ "بحر الرائق" میں ہے: "نقل عن أبی بکر الرازی فی محراب المدینة أنه مقطوع به فإنه إنما نصبه رسول الله ﷺ بالوحی" (۱/ ۳۳)، درمختار میں ہے: "وکذا المدنی

Marfat.com

Marfat.com

رمضان، وقیل: فی ذی الحجة، والأکثر علی أنها وقعت فی عاشر الشهر وقیل فی رابعة وقیل فی رابع عشرة" (فتح الباری ۲، ۴۲۳)۔

چنانچہ خود حافظ ابن حجر نے اپنی دوسری تصنیف الاصابہ ۱، ۹۳ میں اور علامہ ابن عبدالبر نے "الاستیعاب" (علی ہامش الاصابہ ۱، ۴۳) میں بھی دس چاند والا قول نقل فرمایا ہے۔ ملا علی قاری نے "مرقات شرح مشکوۃ" (۲، ۵۷۲) میں حافظ کے حوالہ سے اسی کو ذکر کیا ہے۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمد زکریا صاحب نے اوجز المسالک میں اس کو "شرح احیاء" اور "تاریخ الخمیس" کے حوالہ سے ذکر کیا ہے، دیکھئے: (اوجز المسالک ۴، ۲۵)۔

اہل ہیئت کے نزدیک یہ بات اصول مسلمہ میں سے ہے کہ سورج گرہن قمری مہینہ کی آخری تاریخوں (۲۷، ۲۸، ۲۹) میں ہوتا ہے اور یہاں حدیث میں تصریح موجود ہے کہ حضرت ابراہیم کی وفات کے روز سورج گرہن ہوا اور اکثر اہل سیر یہ فرماتے ہیں کہ ان کی وفات دس چاند کو ہوئی، جس کا مطلب یہ ہوا کہ دس چاند کو سورج گرہن ہوا، اب اگر اہل ہیئت سے اس مسئلہ میں دریافت کیا جائے تو وہ صاف صاف لفظوں میں یہ کہیں گے کہ یہ ناممکن اور محال ہے، لیکن علماء کرام اور محدثین عظام اس واقعہ کو ان کی تردید کے لئے پیش فرماتے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی اس موقع پر تحریر فرماتے ہیں: "وفیه رد علی أهل الهیئة: لأنهم یزعمون أنه لا یقع فی الأوقات المذکورة وقد فرض الشافعی وقوع العید والکسوف معا واعترضه بعض من اعتمد علی قول أهل الهیئة وانتدب أصحاب الشافعی لدفع قول المعترض فاصابوا" (فتح الباری ۲، ۴۲۳)، دیکھئے حافظ نے اس موقع پر اہل ہیئت کی تردید فرمائی ہے (بلکہ ان کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام شافعی کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ عید اور کسوف دونوں جمع ہو جائیں، اور اہل ہیئت کی بات کا اعتبار کرنے والوں کی طرف امام پر جو اعتراض وارد کیا گیا اس کا اصحاب شوافع نے جواب دیا اور ان کے اس جواب کی

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

نوٹ: اس مسئلہ میں علماء پاکستان نے اسی پر اتفاق فرمایا ہے جو اختر نے جواب میں لکھا ہے۔ ان اتفاق کرنے والوں میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری بھی شامل ہیں۔

علامہ شامی اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں:

"ثم اعلم أنه إذا تم عدد رمضان ثلاثين بشهادة فرد ولم ير هلال الفطر والسماء مصحية لا يحل الفطر اتفاقا لظهور غلط الشاهد..... ولاخلاف في حل الفطر إذا تم العدد وكان بالسماء علة ليلة الفطر وإن ثبت رمضان بشهادة الفرد كما حرره في إمداد الفتاح" (رسائل ابن عابدین ۱: ۲۳۶)۔

جواب (۳)

الف۔ مطلع صاف ہونے کی صورت میں جمع عظیم کی رؤیت شرط ہے، البتہ صاحب "بحر الرائق" علامہ ابن نجیم کے بقول دو کی گواہی سے بھی کام چل جائے گا، اور اگر خارج مصر یا بند مقام سے دیکھنے والا ایک بھی ہو تو اس کی شہادت سے ثبوت ہو جائے گا، علامہ شامیؒ اپنے رسالہ "تنبیه الغافل والوسنان" میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث فرمانے کے بعد آخر میں خلاصہ تحریر فرماتے ہیں: "حاصل ما مر فيما يتوقف عليه وجوب الصوم عندنا رؤية الهلال من عدل أو مستور لو في السماء علة وإلا فجمع عظيم أو اثنان على ما اختاره في البحر في زماننا أو واحد عدل إذا جاء من خارج المصر أو من مكان عال" (رسائل ابن عابدین ۱: ۲۳۸)۔

فاسق کے صدق کا اگر ظن غالب ہو تو اس کی شہادت قبول کرنا جائز ہے، درمختار میں ہے:

Marfat.com

سوال: آج کل عوام مسلمین میں مسائل شریعت سے جہالت و ناواقفیت عام ہے۔ اس کی یہ تاخیر اسی جہالت کی وجہ سے تھی تو ان کی شہادت رد کی جائے یا نہیں؟ اس کی صراحت نہیں ملی۔

جواب (۴)

الف، ب۔ اگر قاضی کا تقرر تمام مسلمین کی تراضی سے عمل میں آیا ہے تو سب کے حق میں واجب العمل ہے۔

ج۔ دوسرے صوبہ کے مسلمانوں کے حق میں واجب العمل نہیں ہے محض خبر کی حیثیت رکھتا ہے۔

د۔ اگر اعلان ان الفاظ ہو کہ فلاں رؤیت ہلال یعنی چاند کا شرعی ثبوت مل جانے کے بعد یہ اعلان کررہی ہے یا اپنے انتظام سے کرا رہی ہے کہ رؤیت شرعاً ثابت ہو چکی ہے اور یہ یعنی جائی پہچانی اور معتبر ہو اور اس کے تمام ارکان پابند شرع ہوں تو یہ اعلان مقبول اور واجب العمل ہوگا۔

اور اگر اعلان کے طور پر نہیں، بلکہ محض خبر کے طور پر نشر کررہا ہے اور تجربہ سے یہ ثابت ہو کہ یہ ریڈیو کی خاص ضابطہ کے تحت ہے، بلا اجازت معتبر خبر شائع نہیں کی جاسکتی تو ہلال رمضان کے اثبات کے لئے کافی ہے، ہلال فطر کے اثبات کے لئے کافی نہیں۔

جواب (۵)

الف، ب۔ ریڈیو قریبی ممالک جہاں مطلع عموماً صاف رہتا ہو اور رؤیت ہوتی ہو، ان سے رابطہ قائم فرما کر بطریق موجب ثبوت مہیا کیا جائے۔

ج۔ حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں: ''مختلف ریڈیو اسٹیشنوں کی خبریں

Marfat.com

Marfat.com

رؤیت ہلال میں اختلاف مطالع کا اعتبار

ڈاکٹر قاری ظفر الاسلام ☆

الحمد لله وحده والصلواة والسلام على من لا نبى بعده، أما بعد۔

الف۔نفس اختلاف مطالع میں تو کوئی نزاع نہیں اس طرح پر کہ دوشہروں کے بیچ اتنا فاصلہ ہو کہ اگر ایک شہر میں رؤیت ہو جائے تو دوسرے شہر میں نہ ہو ایسا ہونا ممکن ہے اور اس کا وقوع بھی ہے۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

''اعلم أن نفس اختلاف المطالع لا نزاع فيه، بمعنى أنه قد يكون بين البلدتين بعد بحيث يطلع الهلال ليلة كذا فى إحدى البلدتين دون الأخرى''

(درمختار ۲/۱۳۱)۔

اس کے بعد شامیؒ فرماتے ہیں:

''وإنما الخلاف فى اعتبار اختلاف المطالع، بمعنى أنه هل يجب على كل قوم اعتبار مطلعهم ولا يلزم أحد العمل بمطلع غيره أم لا يعتبر اختلافها، بل يجب العمل با لأسبق رؤية'' (درمختار ۲/ ۱۳۲)۔

مفتی کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں: ''اختلاف مطالع کا حنفیہ کے یہاں اعتبار نہیں''

☆ خادم الحدیث والتفسیر والفقہ، جامعہ دارالعلوم (مئو)۔

Marfat.com

Marfat.com

بہ تبدیل رؤیت ہلال کے ثبوت اور عدم ثبوت میں اختلاف مطالع جمہور فقہاء کے نزدیک موثر نہیں بلکہ ظاہر الروایۃ اور مفتی بہ قول میں اہل مشرق کی رؤیت اہل مغرب کے لئے جب کہ وہ طریق موجب سے آئے تو اس کے مطابق حسب ضابطہ شرع عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ درج ذیل عبارت سے ظاہر ہوتا ہے:

"اختلاف المطالع غير معتبر على ظاهر المذهب. وعليه اكثر المشائخ، وعليه الفتوى بحر عن الخلاصة. فيلزم أهل المشرق برؤية أهل المغرب إذا ثبت عندهم رؤية اولئك بطريق موجب" (مختار مع شامی ۲/ ۹۶، فتاوی ہندیہ ۱/ ۲۱۱)۔

اب رہی یہ بات کہ وہ عبارتیں جمہور ائمہ وفقہاء کے مسلک کے خلاف ہیں جیسے صاحب "تبیین الحقائق" کی درج کردہ عبارت "لأهل كل بلد رؤيتهم" یا سید نعیم الاحسان کی "کتاب قواعد الفقہ" میں موجود ضابطہ "إن جواب السؤال يجرى على حسب ما تعارف كل قوم فى مكانهم" (قواعد الفقہ/ ۴۷) کی کیا توجیہ ہوگی۔

حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ اپنے رسالہ "رؤیت ہلال کی شرعی حیثیت" میں یوں رقمطراز ہیں: "ان عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ہر قوم اپنے یہاں کی رؤیت کی مکلف ہے اپنے یہاں چاند حسب ضابطہ شرع نظر آجائے تو عمل کر لیا جائے، چاند تلاش کرنے کے لئے گرد و پیش میں دور تک ضروری نہیں، بلکہ دور دراز کا سفر اس کے لئے اختیار کرنا منشأ شرع وشارع علیہ السلام کے خلاف ہو جائے گا، البتہ اگر طریق موجب سے دور یا نزدیک سے رؤیت ہلال کی اطلاع آجائے تو اس کا لحاظ کرنا بھی مفتی بہ قول کی رو سے ضروری ہوگا" (رؤیت ہلال کی شرعی حیثیت/ ۳۲)۔

(ا) ب: اب آیئے ذرا اس کا بھی علماء وفقہاء کے اقوال سے جائزہ لیا جائے کہ اختلاف مطالع کتنی مسافت پر ہوتا ہے اس سلسلہ میں بہت سے اقوال ہیں چند درج ذیل ہیں:۔

Marfat.com

"مذاہب اربعہ اور جمہور علماء کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے علماء اس نتیجے پر پہنچے کہ اصولی طور پر ذیلی ہلال کمیٹی کا فیصلہ مرکزی ہلال کمیٹی کے لئے اس وقت قابل تقلید ہو سکتا ہے، جبکہ وہ فیصلہ دوسرے قاضی کے پاس شرعی شہادت کے ساتھ دو گواہ لے کر پہنچیں صرف ٹیلیفون وغیرہ پر اس کی خبر دینا کافی نہ ہوگا، جمہور فقہاء امت حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا اصل مذہب یہی ہے"۔

اعلان رؤیت کا طریقہ کار

"ہدایہ، کتاب الام للامام الشافعی اور مغنی لابن قدامہ وغیرہ میں اس کی تصریحات درج ہیں، مگر اس میں طوالت ہے اور دشواری ہے، اس لئے حکومت ہر بڑے شہر میں ذیلی کمیٹیاں قائم کرے ان میں سے ہر ایک میں کچھ ایسے مستند علماء کو ضرور لیا جائے جو شرعی ضابطۂ شہادت کا تجربہ رکھتے ہوں اور ہر ذیلی کمیٹی کا کام صرف شہادت مہیا کرنا نہ ہو، بلکہ اس کو فیصلہ کرنے کا اختیار بھی دیا جائے، یہ ذیلی کمیٹی اگر باقاعدہ شہادتیں لے کر کوئی فیصلہ کر دیتی ہے تو فیصلہ شہادت کی بنیاد پر ہو چکا، اب صرف اعلان کا کام باقی ہے، اس کے لئے شہادت ضروری نہیں، بلکہ ذیلی کمیٹی کا کوئی ذمہ دار آدمی مرکزی کمیٹی کو ٹیلی فون پر محتاط طور پر جس میں کسی مداخلت کا خطرہ نہ رہے ذیلی کمیٹی کے اس فیصلہ کی اطلاع دے اور مرکزی کمیٹی اس صورت میں اس کو اپنا فیصلہ کہہ کر نہیں، بلکہ ذیلی کمیٹی کا فیصلہ سن کر اس طرح نشر کرے کہ "مرکزی کمیٹی کے سامنے کوئی شہادت نہیں آئی بلکہ فلاں ذیلی کمیٹی نے جس میں فلاں فلاں علماء شریک ہیں شہادت کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا ہے ہم اس فیصلہ پر اعتماد کر کے اعلان کر رہے ہیں" اس صورت میں مرکزی کمیٹی کا اعلان ٹیلیفون سے آئی ہوئی اطلاع پر درست ہو سکتا ہے۔

اسی سے ملتا جلتا قول حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی کا بھی ہے جسے

Marfat.com

[illegible]

[illegible] فرماتے ہیں "تاریخ بذریعہ [illegible] آئے ہوئے خصوصی

[illegible]

[illegible] سے متعلق پرائیویٹ خبر کے سلسلہ میں مفتی صاحب فرماتے ہیں "ریڈیو [illegible] شرعی شہادت کا حصہ نہیں ہوتی" (فتاویٰ [illegible])۔

[illegible] مفتی [illegible] صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں: "اگر حکم مسئلہ یا روایت بلال [illegible] [illegible] شرعی سے ثابت ہوں اور قابل [illegible] شہادت روایت سے [illegible] ریڈیو پر [illegible] سے یا اعلان [illegible] پر کسی سے شہادت لی جائے اور روایت کا ثبوت ہو گیا ہے تو [illegible] قابل تعمیل ہوگا۔ بہر روایت یوم الشک مثلاً ۲۹ شعبان میں ہو اور مطلع نا صاف ہو" [illegible]۔

[illegible] سے [illegible] حضرت مفتی محمود حسن صاحب دامت برکاتہم کی بلال رمضان کی [illegible] ٹیلیفون کے ذریعہ اعتبار کر لینے کی بھی ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

"اور بلال رمضان کی اطلاع ریڈیو سے مل رہی ہو یا ٹیلیفون فون یا تار سے اور یہ معلوم ہو جائے اور پورے وثوق سے سمجھ لیا جائے کہ فلاں شخص بول رہا ہے یا یہ تار فلاں شخص کا ہی ہے تو قابل اعتبار ہے اور اس کی آواز کو خوب اچھی طرح پہچانا جاتا ہے اور اگر ایسی خبروں سے صادق کا ظن غالب نہ ہو تو ان کی معتبر مان لیا جائے گا" (ایضاً ۳، ۱۲۹)۔

خلاصہ کلام یہ کہ جن مسائل میں خبر بھی کافی ہے ان میں اگر متعدد تار، ریڈیو، ٹیلیفون کی اطلاع سے ظن غالب ہو جائے تو ایسی خبر معتبر ہے اور اس میں حجاب مانع قبول نہیں۔ درمختار میں ہے: "وقیل بلا دعوی و بلا لفظ اشهد و بلا حكم و بلا مجلس قضاء لانه خبر لا شهادة"۔

بعض فقہاء نے اس میں مزید کچھ شرطیں بڑھادی ہیں مثلاً کلام پوری طرح سنا گیا ہو

Marfat.com

Marfat.com

تحقیق کا ہوئی مستند علمی ذرائع سے ثبوت بہم پہنچ جائے تو یہ رویت ہلال کے ثبوت میں قابل تسلیم ہوگی اور اس پر عمل ضروری ہوگا۔

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کی یہی رائے ہے۔

رؤیت سے متعلق ماہر فلکیات کی حتمی رائے

الف و ن: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ علوم فلکیات و موسمیات موجب للیقین ہیں یا نہیں؟ اور ان کی بنیاد پر رؤیت ہلال کا حکم لگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں مسٹر ڈی میکنالی اسسٹنٹ ڈائریکٹر شعبہ علوم و طبعیات یونیورسٹی آف لندن آبزرویٹری کی رائے درج ذیل ہے، جو نصیر الدین صاحب ایم اے ایسٹرونومی کے استفسار کا جواب ہے:

"آپ کے استفسار کے متعلق کہ آیا آبزرویٹری کی سائنسدان کوئی ایسا معیار قائم کرنے کے قابل ہو چکے ہیں جس سے اب نیا چاند نمودار ہونے والی شام کی یقینی پیشین گوئی کر سکیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے۔ درحقیقت رؤیت ہلال کے متعلق کوئی بھی مفروضہ قائم نہیں کیا جا سکتا" (تجلی دیوبند شمارہ ۱۲ ص ۵-۶)۔

اسی مسئلہ پر رائل گرین وچ آبزرویٹری انگلستان کی سائنس ریسرچ کونسل کی جدید ترین تحقیق کا نچوڑ ان کے تیار کردہ فلکیاتی معلومات شیٹ ۲ میں یوں درج ہے: "ہر ماہ نئے چاند کی پہلی مرتبہ دکھائی دی جانے والی تاریخوں کے متعلق پیشین گوئی کرنا ممکن نہیں، کیونکہ ایسے کوئی قابل اعتماد اور مکمل طور پر مستند مشاہدات موجود نہیں ہیں جنہیں ان شرائط کے تعین کرنے میں استعمال کیا جا سکے جو چاند کے اول بار دکھائی دیئے جانے کے لئے کافی ہوں رؤیت ہلال کے متعلق کوئی بھی پیشین گوئی غیر یقینی ہوتی ہے (ایضاً شمارہ ۱۲ ص ۶)۔

آپ کے سامنے ماہرین علوم فلکیات و طبعیات کے اقوال پیش کر دیئے گئے جس سے

Marfat.com

نحن امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا و هكذا (۱)"

صوموا لرؤيته و افطروا لرؤيته وانسكوا لها فان غم عليكم فاتموا ثلاثين وان

شهد شاهدان فصوموا وافطروا" (بخاری)۔

مذکورہ بالا تمام آیات و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ بین فلکیات و موسمیات و

سائنس سے کوئی تعلق نہیں۔

شہاب الدین رملی فرماتے ہیں: "ان الشارع لم یعتمد الحساب بل ألغاه

(حضرت شاہ ولی اللہ سے بھی تردید ہی کا ثبوت ملتا ہے وہ فرماتے ہیں:۔ "شریعت کا حکم

محض رؤیت پر مبنی ہوتا ہے۔ نہ کہ دقائق پر (حجۃ اللہ البالغہ ۲ ۱۱۹)۔

(۴) ب: رؤیت ہلال کے سلسلہ میں بصری رؤیت کا ہی اعتبار ہوگا فلکیاتی علوم خواہ

کتنی حتمی شہادت شرعیہ کا اعتبار رہے گا بلکہ اس کے بالمقابل صرف فلکیاتی رؤیت غیر معتبر ہوگی۔

علامہ تقی الدین سبکی کے قول "فلکیات کا علم قطعی ہے، لہذا شہادت کے مقابلہ میں اس

کا اعتبار ہونا چاہئے" کی تو پورے سارے ہی فقہاء عظام و مفتیان کرام نے تردید کی ہے۔

حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ اس صورت کے اعتبار کر لینے

کی صورت میں پنجگانہ روزمرہ کی اہم عبادات اوقات کی تعیین و ثبوت علم ہندسہ یا علم فلکیات کے تابع

ہو جانے کا نتیجہ اس سے اس دین کے فطری اور دین الٰہی نہ ہونے کا بھی الہام ہوتا ہے (رویت

ہلال کی شرعی ثبوت ۱۳)۔

حضرت مولانا مفتی عبید اللہ صاحب اسعدی نے فلکیات کے عدم اعتبار پر انتہائی

پر مغز اور مدلل مقالہ لکھا ہے جس میں ائمہ اربعہ کے اقوال قدیم و جدید فقہاء مفتیان کرام کی آراء

اور اس موضوع پر منعقد ہونے بہت سارے سیمیناروں کی رپورٹ پیش کی ہے (بحث و نظر شمارہ ۲۴

Marfat.com

Marfat.com

اس شہادت شرط ہے (۲۰ ج ۱ ص ۳۹۹)، اگر مطلع صاف ہو تو لوگوں کو چاند دیکھنا چاہئے جس کی وجہ سے غالب ظن ہو جائے۔

صاحب درمختار فرماتے ہیں: "قبل بلاعلة جمع عظيم يقع العلم الشرعي وهو غلبة الظن بخبرهم"۔

حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک عدالت کا تعلق ظاہر حال سے ہے، اس لئے اگر چاند دیکھنے والا اسلامی میں مجہول نہیں سمجھا جاتا اور صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے تو اس کی شہادت معتبر ہونی چاہئے، کیونکہ عموماً ایسے لوگوں پر اعتماد کر لیا جاتا ہے۔

علامہ جرجانی فرماتے ہیں: "الثقة هي التي يعتمد عليها في الأقوال والأحوال" اور امید ہے کہ وہ شخص کبائر سے اجتناب بھی کرتا ہوگا اور صغائر کے اصرار سے بچتا ہوگا اس لئے اس کی خبر بطریق موجب ہوئی۔

علامہ شامی فرماتے ہیں: "العدالة تعمل ملكة على زمة التقوى والمروءة أو الشرط أدناها وهو ترك الكبائر والإصرار على الصغائر ومايخل بالمروءة"۔

مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب سے کسی نے سوال کیا کہ یہاں دیہات میں عدالت بالکل مفقود ہے، اکثر لوگ داڑھی منڈے ہیں اور جو داڑھی والے ہیں وہ بھی ناچ گانا سنتے ہیں، اگرچہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور وعظ بھی سنتے ہیں تو کیا ان کی شہادت معتبر ہوگی؟ اس پر حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ اگر امام کو ان کی صداقت کا یقین ہو جائے تو ان کی گواہی معتبر ہوئی۔

اس سلسلہ میں حضرات صاحبین کا مسلک یہ ہے کہ عدالت کا تعلق صرف ظاہر حال سے ہی نہیں ہے، بلکہ مزید متعلقہ امور کی بھی وضاحت درکار ہوگی، اس ناقص کے خیال میں اس دور قحط الرجال کے اندر شہادت کے معتبر ہونے کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ وہ سچا ہے اور نماز

Marfat.com

Marfat.com

یحکم حتی لو اخبر رجل عدل القاضی لمجئ رمضان یقبل و یأمر الناس بالصوم، یعنی فی یوم الغیم ولا یشترط لفظ الشہادۃ و شرائط القضاء، أما فی العید فیشترط لفظ الشہادۃ وھو یدخل تحت الحکم: لأنہ من حقوق العباد"

(الفتاوی عالمگیری ۲: ۱۹۲)

یعنی ہلال رمضان کے ثبوت کے لئے حاکم کی ضرورت نہیں یہاں تک کہ اگر کسی عادل شخص سے مطلع صاف ہونے کی صورت میں قاضی کو رمضان کی خبر دیدی تو وہ معتبر ہوگی اس میں شہادت ولفظ اقضاء کی ضرورت نہیں البتہ ہلال عید میں لفظ شہادت شرط ہے۔

عبارت مذکورہ سے پتہ چلا کہ ہلال کا تعلق قاضی سے ہے، لیکن مفتی نظام الدین صاحب اس تعلق کو ضمنی قرار دیکر "رؤیت ہلال کی شرعی حیثیت" پر یوں رقمطراز ہیں: رؤیت ہلال کا مسئلہ "من کل الوجوہ تحت القضاء" یا تحت حکم حاکم الحکومت داخل ہی نہیں، جیسا کہ اس عبارت "لا یدخل تحت الحکم حتی لو أخبر رجل عدل الخ" سے ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ قاضی عموماً شہر میں ہوتے ہیں اور قاضی کے لئے بغیر دعوی و بینہ وشہادت جو بقدر نصاب ہو فیصلہ کرنا اور حکم دینا وغیرہ وجائز نہیں ہے "کما ھو مبرھن فی کتاب القضاء وفی باب أدب القاضی" اور یہاں مسئلہ رؤیت ہلال میں کچھ بھی نہیں سوائے عادل شخص کی خبر کے اور قاضی کو صرف اس مخبر کی عدالت دیکھکر حکم دینا لازم ہوجاتا ہے یہ کھلی دلیل ہے کہ مسئلہ رؤیت ہلال تحت القضاء داخل نہیں ہے اور عید کے چاند کے ساتھ چونکہ کچھ حقوق العباد بھی متعلق ہوتے ہیں، اس لئے اس کے چاند کے ثبوت کے لئے عند القاضی دعوی و بینہ اگرچہ شرط نہیں ہے، لیکن بتقاضائے احتیاط دو عادل شخص کی خبر لازم ہوتی ہے، آگے مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ جہاں کہیں یہ مسئلہ تحت القضاء داخل ہوتا ہے تو وہ محض ضمناً ہے اس بندے کے خیال میں اس کا تعلق اگر ضمناً ہی سہی اس کا اعتبار کرنا چاہئے، کیونکہ اس کے اعتبار کر لینے کی شکل میں بہت سارے مفاسد سے بچا

Marfat.com

Marfat.com

القضاء وغیرھا من الولایات" (الاحکام السلطانیہ: ۶۹)۔

(۴) ب- مفتی کفایت اللہ صاحب لکھتے ہیں: "جس امام کو تمام مسلمان اپنے امور دینیہ کی اقامت کے لئے پسند کرکے مقرر کرلیں وہ سلطان کا نائب ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے" (کفایت المفتی ج ۳)۔

مفتی صاحب کے فتوی کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ بہار اور اڑیسہ میں قاضی کا تقرر امیر کے تحت وجود میں آتا ہے اور امام نائب سلطان کا درجہ رکھتا ہے تو قاضی کا فیصلہ بھی سلطان ہی کا درجہ رکھے گا، کیونکہ قاضی کا فیصلہ گویا امام ہی کا فیصلہ ہے۔ اس کی دلیل کے لئے صرف اتنا لکھ دینا کافی ہوگا کہ جہاں حاکم شرعی نہیں وہاں مسلمانوں کا کسی کو امام بنا کر اس کے پیچھے جمعہ پڑھ لینا کافی ہو جاتا ہے یا یہ امام نائب حاکم نہیں؟ اس کا جواز تو خود ہی نیابت حاکم کی طرف مشیر ہے۔

(۴) ج- اگر قاضی ہلال عید یا رمضان کا اعلان کر دیتا ہے تو اس کے حلقۂ قضاء کے تمام مسلمانوں پر اس کا ماننا ضروری ہے۔

مفتی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں: "قاضی کا اعلان صرف اسی دائرہ میں محدود رہتا ہے جہاں تک قاضی کا حلقہ اقتدار ہے۔"

(۴) د- بہتر تو ہوتا کہ قاضی یا امام خود ہی ریڈیو اور ٹیلیویژن پر اعلان کر دیں، لیکن چونکہ ہمارے اس ملک میں ریڈیو، ٹی وی اسٹیشنوں پر غیروں کا قبضہ ہے، اس لئے اگر وثوق سے معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ اعلان میں غلطی نہیں کرتے اور ماضی میں اس طرح کی غلطی کا وقوع بھی نہیں ہوا ہے تو ایسے اعلان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

الف- ایسے مقامات پہ جہاں مطلع اکثر ابر آلود رہتا ہے وہاں ہمیشہ ۳۰ کا چاند شمار کرنا کسی طرح درست نہیں اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس طرح کے ممالک میں اس ملک کے قریب ترین ملک کے ہلال کا اعتبار کیا جائے گا، لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ہلال کی تعیین کیسے

Marfat.com

Marfat.com

رؤیت ہلال سے متعلق مسائل

مولانا سید مصلح الدین احمد بروہی*

رؤیت ہلال کے طرق موجبہ

شرعی طور پر رؤیت ہلال کے ثبوت کے لئے درج ذیل چار صورتوں میں سے کوئی ایک صورت ضروری ہے: (۱)شهادة على الرؤية (۲)شهادة على الشهادة بالرؤية (۳)شهادة على القضاء (۴)استفاضه (جو درحقیقت حکم حاکم میں داخل ہے)۔

شهادة على الرؤية: یہ ہے کہ چاند دیکھنے والا عادل (دیندار) یا مستور الحال (جس کا فسق ظاہر نہ ہو) مسلمان بذات خود قاضی، مفتی وغیرہ کی مجلس میں حاضر ہوکر ان کے سامنے شہادت دے کہ بذات خود میں نے چاند دیکھا ہے۔

شهادة على الشهادة بالرؤية: یہ ہے کہ چاند دیکھنے والا شخص بذات خود قاضی، مفتی وغیرہ کے سامنے حاضر نہ ہو، مگر اپنی جانب سے دوسرے دو شخصوں کو گواہ بنا کر بھیجے یا دوسرے لوگ اس شخص کی طرف سے گواہ بن کر قاضی، مفتی وغیرہ کی مجلس میں حاضر ہوکر اس بات کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے فلاں دیندار شخص نے بذات خود اپنا چاند دیکھنا بیان کیا ہے اور چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے"۔

شهادة على القضاء: یہ ہے کہ دو دیندار قابل وثوق مسلمان کسی جگہ کے قاضی، مفتی

---

* دارالعلوم [illegible] گجرات۔

Marfat.com

Martat.com

بات اچھی طرح واضح ہو جائے بایں طور کہ اس بستی کے پچاس فیصد مسلمانوں میں اس کا چرچا اور شہرت ہو جائے تو یہ شکل بھی استفاضہ ہے۔

ب — وہ خطوط یا اخبارات کہ جن کے ذریعہ خبر رؤیت اچھی طرح واضح و مشتہر ہو جائے، ان کی کوئی خاص تعداد متعین نہیں بلکہ وہ متعدد اور کثیر ہوں اتنا کافی ہے۔

ج — رمضان شریف اور عید دونوں کے چاند کا حکم یکساں ہے، کیونکہ فقہاء اور علماء کرام کی مذکورہ بالا تحریروں میں کوئی قید نہیں۔ فقہاء کرام کی اصطلاح میں ثبوت چاند کی مذکورہ بالا چاروں صورتیں طرق موجبہ کہلاتی ہیں، یعنی ان چار طریقوں میں سے کسی بھی ایک طریقہ سے موصول شدہ خبر جس شہر وغیرہ میں پہنچ رہی ہے وہاں کے مسلمانوں پر وہ حجت شرعیہ ہے، اس کو تسلیم کرنا اور اس کے مطابق رؤیت کا فیصلہ کرنا، اس پر عمل کرنا واجب اور لازم ہے۔

عدالت کی تعریف:

گواہوں کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گواہ کبیرہ گناہ سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور اس کی نیکیاں برائیوں پر غالب ہوں، محدود فی القذف کے سوا کسی شخص سے کوئی گناہ کبیرہ صادر ہو جائے اور وہ شخص اس گناہ کبیرہ سے سچی توبہ کر لے تو توبہ کے بعد اس کی شہادت معتبر و قابل قبول ہوگی۔ اور اس پچھلے گناہ کبیرہ کا کوئی اثر اس کی عدالت پر باقی نہ رہے گا۔

محدود فی القذف سے وہ شخص مراد ہے جو کسی پاک دامن عورت وغیرہ کو زنا کی تہمت لگا کر اس پر چار گواہوں سے ثابت نہ کر سکنے کی وجہ سے اسلامی حاکم نے سزا کے طور پر اس کو اسی کوڑے لگائے ہوں، ایسے محدود فی القذف شخص کی گواہی ہمیشہ کے لئے رد کر دی جاتی ہے اور توبہ کرنے کے بعد بھی اس کی شہادت قابل قبول نہیں قرار پاتی۔

Marfat.com

Marfat.com

ہندوستان میں سے کسی بھی جگہ سے موصول شدہ خبر و شہادت بحیثیت شرعیہ ہے اور اس کو تسلیم کرکے اس کے مطابق عمل کرنا واجب و لازم ہے۔

کسی جگہ یہ طریق شرعی رؤیت ثابت ہوجانے کے بعد مطلع صاف ہونے کے باوجود جس جگہ چاند نظر نہ آیا ہو اس جگہ پر بھی یہ رؤیت واجب العمل ہوگی:

سوال: امجین شہر میں ۲۹ شعبان کو مطلع بالکل صاف تھا اور پوری کوشش کے باوجود چاند نظر نہیں آیا تھا، مگر دوسرے مقامات سے وہاں پر رؤیت کی خبریں موصول ہورہی ہیں۔ ۹ دسمبر ۱۹۳۶ء، ۲۳ رمضان ۱۳۵۵ھ کے اجمیۃ میں "کھرالہ" کی عینی شہادت پر حضرت مفتی صاحب نے دہلی میں پیر کا پہلا روزہ تسلیم کرکے ایک روزہ کی قضا کا اعلان کیا ہے، اسی طرح اس اعلان نے بیچ امارت شرعیہ پھلواری شریف بہار کا اعلان چھپا ہے۔ مذکور دونوں جگہ آسمان پر بادل ہونے کی تصدیق ہوتی ہے، جس جگہ آسمان بالکل صاف ہو اور ہزاروں لوگوں میں سے کسی ایک شخص کو چاند نظر نہ آیا ہو ایسے حالات میں مذکور اعلانات کی بنا پر ایک روزہ کی قضا کرنا ہوگی؟

الجواب: رؤیت کی شہادت معتبر ہو تو اس کا اعتبار ہوگا، اور جن لوگوں کو چاند نظر نہ آیا ہو چاہے وہ کتنی بڑی تعداد میں ہوں تب بھی ان کو روزہ رکھنا پڑے گا۔ محمد کفایت اللہ دہلی (کفایت المفتی ص ۲۰۱)۔

رمضان شریف میں اپنے ملک سے دوسرے کسی مختلف المطلع ملک میں جانے والے کے لئے شرعی حکم:

جب ملکوں کے درمیان مسافت و فاصلہ اتنا ہے کہ یہاں اور وہاں کے اختلاف مطلع کی بنا پر رؤیت ہلال میں ایک دن کا فرق ہوجاتا ہے، جیسے کہ ہندوستان اور سعودی عربیہ وغیرہ، تو ایسی صورت میں رمضان شریف میں ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے والے شخص کے لئے

Marfat.com

[illegible] ریڈیو، ٹی وی، ٹیلیفون، خطوط، اخبارات وغیرہ ذرائع ابلاغ سے [illegible] ہوجاتی ہے اور یہ جگہ پہنچ جاتی ہے، اور عام طور پر لوگوں میں اضطراب، انتشار، [illegible] پیدا ہوجاتا ہے۔

[illegible] میں ضروری قرائن وشواہد سے دوسری جگہ سے موصول شدہ خبر کی تحقیق کرے [illegible] انتشار اور افتراق اور عوام کی بے چینی اور فتنہ وغیرہ کے امکانات کے پیش نظر مختلف مقامات پر چاند کمیٹی سے صدر وغیرہ پر دوسری جگہ سے موصول شدہ خبر کی تحقیق کرکے [illegible] فیصلہ اور حکم سے عوام کو آگاہ کرنا لازم اور ضروری ہے۔ ان کا تماشائی کی حیثیت سے خاموش بیٹھے رہنا اور اس پر عمل نہ کرنا یا غلط [illegible]

کسی صوبہ کے نامور اہل علم واصحاب فتویٰ کا رؤیت ہلال سے متعلق فیصلہ پورے صوبہ کے لئے معتبر ہے:

کسی صوبہ میں کسی جگہ مفتیان کرام وعلماء عظام نے شہادت کے شرعی قوانین کی رعایت کے ساتھ رؤیت کا فیصلہ کردیا اور اخبارات کے ذریعہ یا اپنے خطوط کے ذریعہ (جو ان کے دستخط ومہر زدہ ہوں) یا اشتہارات (ہینڈ بل) وغیرہ سے اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا، اور اعلان کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں کہ فریب، تزویر وبناوٹ سے محفوظ ہوں تو اس صورت میں ان کے اس فیصلہ پر پورے صوبہ کے مسلمانوں کو عمل کرکے روزہ رکھنا یا عید منانا جائز ہے۔

ہندوستان اور اس جیسے ملکوں میں شرعی ضابطہ شہادت کی رعایت کے ساتھ کسی صوبہ کے قاضی یا چاند کمیٹی وغیرہ کا فیصلۂ رؤیت پورے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے واجب العمل قرار پانے کی ایک شکل

اس سلسلہ میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی درج ذیل تحریر سے روشنی اور رہنمائی

Marfat.com

مطلع صاف ہو تو رمضان کے ثبوت کی صورتیں

الف- اتنے مسلمان خود اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ فیصلہ کرنے والوں (مفتی، چاند کمیٹی وغیرہ) کو چاند ہو جانے کا اطمینان ہو جائے۔

ب- ایک قابل اعتماد بالغ مسلمان (مرد یا عورت) شہر کے باہر یا کسی بلند مقام سے آکر شہادت دے جس پر طلوع ہلال کا اطمینان ہو جائے۔

"صحح فی الأقضیة الاکتفاء بواحد إن جاء من خارج البلد أو مکان مرتفع" (در مختار)۔

ج- کسی دوسری جگہ پر چاند ہونے کی اطلاع وہاں سے اتنے مسلمان آکر دیں کہ استفاضہ کی صورت پیدا ہو جائے اور اطمینان ہو جائے کہ یہ خبر صحیح ہے۔

مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے چاند کے ثبوت کی صورتیں

الف- ایک قابل اعتماد مسلمان (مرد یا عورت) کا بیان کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔

ب- کم از کم دو قابل اعتماد مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو دیندار عورتیں جو کسی دوسرے مقام سے آئے ہوں، شہادت دیں کہ وہاں کی ہلال کمیٹی، مفتی، قاضی وغیرہ نے باقاعدہ شہادت سے کر رؤیت ہلال کا فیصلہ کیا ہے۔

ج- ایک قابل اعتماد مسلمان شہادت دے کہ فلاں قابل اعتماد شخص نے چاند دیکھا ہے، وہ خود آنے سے معذور ہے، اس نے میرے سامنے شہادت دی ہے کہ میں نے چاند دیکھا ہے اور مجھے گواہ بنا کر بھیجا ہے کہ میں اس کی شہادت کی گواہی دوں۔

د- کل ہند ہلال کمیٹی کا ریڈیو پر اعلان کہ رؤیت عام یا باقاعدہ شہادت وغیرہ کی بنا پر چاند ہونے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

جس شخص سے صدر یا فیصلہ کرنے والے قاضی، مفتی وغیرہ کے نام ہو اور مکتوب الیہ و یقین ہو۔ "الفتوی علی قولهما اذا تیقن انه خطه سواء کان فی القضاء او الروایة او الشهادة علی الصک" (در مختار ج ۴ ص ۵۹۱)۔

۲۹ شوال و ذی الحجہ کے چاند کا فیصلہ مطلع صاف ہونے کی حالت میں:

یہاں پر ثبوت ہلال کی دو صورتیں ہیں:

۱- مقامی طور پر اتنے مسلمانوں کی خبر جن کی تردید نہ کی جائے۔

۲- دوسرے مقام پر چاند نظر آنے کی خبر اتنے مسلمان دیں جن کی تردید نہ کی جا سکے اور اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے۔

مطلع صاف نہ ہونے کی حالت میں شوال و ذی الحجہ کے ثبوت چاند کے فیصلہ کی صورتیں:

الف- کم از کم دو بالغ قابل اعتماد مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں جو قابل اعتماد ہوں، خود گواہی سے چاند دیکھنے کی شہادت دیں۔

ب- کسی دوسرے مقام سے کم از کم دو قابل اعتماد مسلمان مرد یا ایک قابل اعتماد مسلمان مرد اور دو قابل اعتماد مسلمان عورتیں دو مسلمان مرد یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کے چاند دیکھنے کی شہادت دیں بشرطیکہ چاند دیکھنے والوں نے الگ الگ ان کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت دی ہو اور ان کو اپنی شہادت کا گواہ بنا کر بھیجا ہو۔

یہ ضروری ہے کہ ہر چاند دیکھنے والا دو شخصوں کے سامنے اپنے چاند دیکھنے کی شہادت دے کر ان کو اپنی شہادت بنائے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ دو دوسرے ہوں، مثلاً زید اور بکر جو ایک چاند دیکھنے والے کی شہادت کے گواہ بنے ہیں وہ دوسرے چاند دیکھنے کی شہادت کے گواہ بھی

Marfat.com

Marfat.com

مشاہد دہلی کا رویت ہلال کمیٹی دہلی میں، لکھنؤ کا لکھنؤ میں، پٹنہ کا پٹنہ میں اور کلکتہ کا کلکتہ میں چاند ہونے کی اطلاع نشر کرے، اور بلال میقن یا قاضی یا مفتی ان کی صحت پر مطمئن ہو جائے۔

"الخبر المسموع مرة واحدة إذا تضاف إليه قرائن أفاد اليقين (شرح موفق ۲-۱۲، توضیح ۳۱۳) وقال الكمال الحق ماروى عن محمد و أبي يوسف أن العبرة لتواتر الخبر و مجيئه من كل جانب انتهى. و في التجنيس عن محمد إن أمر القلة والكثرة مفوض إلى رأى الإمام وهوالصحيح، وفي البرهان (في الأصح) لأن ذلك يختلف باختلاف الأوقات والأماكن وتفاوت الناس صدقا" (طحطاوی علی مراقی الفلاح مطبوعہ مصر ۳۵۹)۔

ط- رؤیت کے سلسلہ میں جانے پہچانے حضرات کے خطوط یا ٹیلیفون اس کثرت سے آجائیں کہ انکار کی گنجائش نہ رہے اور چاند ہو جانے کا یقین ہو جائے (فتاوی مولانا عبدالحی ۱-۷۷، مداد الفتاوی: کتاب الصوم ۲-۱)۔

شاہدوں کی عدالت کا معیار

شہادت دینے والے ایسے مسلمان ہونے چاہئیں جو دیندار معلوم ہوں ان کی بددینی معلوم وظاہر نہ ہو، اور ایسا شخص جس کی شکل وصورت، وضع قطع شریعت کے مطابق نہ ہو، لیکن وہ سنجیدہ اور باوقار ہو، جھوٹ بولنے کو خود اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہو تو اس کی شہادت بھی تسلیم کی جاسکتی ہے۔

"فإن عدالة الشاهد شرط لوجوبه لا لصحته فلو قضى بشهادة فاسق نفذ" (درمختار: کتاب الشہادۃ) "وفي البدائع لكن الصدق لا يقف على العدالة لا محالة فإن من الفسقة من لا يبالى بارتكابه أنواع من الفسق و يستنكف عن الكذب (بدائع الصنائع ۶-۲۷۱)۔

Marfat.com

مرطلع صاف ہونے کی صورت میں وہ شخصوں کی شہادت معتبر ہے یا نہیں؟

سوال: اس زمانہ میں مطلع بالکل صاف ہونے کے باوجود دو یا تین شخصوں کی شہادت معتبر ہے یا نہیں؟ اور معتبر نہ ہونے کی صورت میں کتب فقہ کی کن عبارتوں کا یہ جواب ہے؟

زعم الامام انه يكتفى بشاهدين واختاره في البحر [illegible]

حيث قال وينبغي العمل على ظاهر الرواية في زماننا [illegible] فانقلت هذا ظاهر

الرواية فتعين الافتاء بالرواية الاخرى [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

شئے فاسق کی زبانی سے صدق کے قرائن وآثار متحقق ہوں تو قاضی فاسق کی زبانی جس قبول رسکتا ہے اور اس کی بنیاد پر حکم بھی رسکتا ہے (مزید فتاوی فقہاء دار العلوم دیوبند ۳، ۵۰۰، ۵۱)۔

رؤیت ہلال میں فلکیاتی حساب وموسمیات سے استعانت:

"ولا عبرة بقول الموقتين ولو عدولا على المذهب قال في الوهبانية وقول أولى التوقيت ليس بموجب" (در مختار) "و تحته في رد المحتار أي في وجوب الصوم على الناس بالإجماع وفي النهر فلا يلزم بقول الموقتين أنه أي الهلال يكون في السماء ليلة كذا، وإن كانوا عدولا في الصحيح إلى قوله قلت ما قاله السبكي. رده متأخروا أهل مذهبه (أي الشافعي) ومنهم ابن حجر والرملي. ثم إلى قوله وما قاله السبكي الشافعي مردود. رده عليه جماعة من المتأخرين منه (أي الشافعي)۔ وليس في العمل بالبينة مخالفة لصلاته ﷺ ووجهه ما قلناه إن الشارع لم يعتمد الحساب. بل ألغاه بالكلية بقوله نحن أمة أمية. ثم إلى قوله: وقال ابن دقيق العيد الحساب: لا يجوز عليه الاعتماد في الصلاة انتهى" (در مختار، ۲، ۱۲۵)۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ حساب منجمین اور موقتین کا اعتبار محققین ائمہ احناف اور محققین ائمہ اربعہ کے نزدیک صحیح نہیں، بلکہ طرق موجبہ سے جو ثبوت ہوگا فقط وہی معتبر ہوگا۔

علاوہ ازیں دین اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے، یہ عالم، جاہل، متمدن، بدوی، بادشاہ، رعایا، حکماء، فلاسفہ، غرض سب کو یکساں مخاطب کرتا ہے اور اصول فطری وسادہ وضع کرتا ہے اور انہی سادگیوں پر بنیاد رکھتا ہے تاکہ تمام طبقے یکساں عمل کرسکیں، بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین کی بنیاد ہی سادگی اور فطرت پر ہے، جو علوم ہندسیہ ریاضیہ کی کشاکش سے معرّی ہے، اسی طرح

Marfat.com

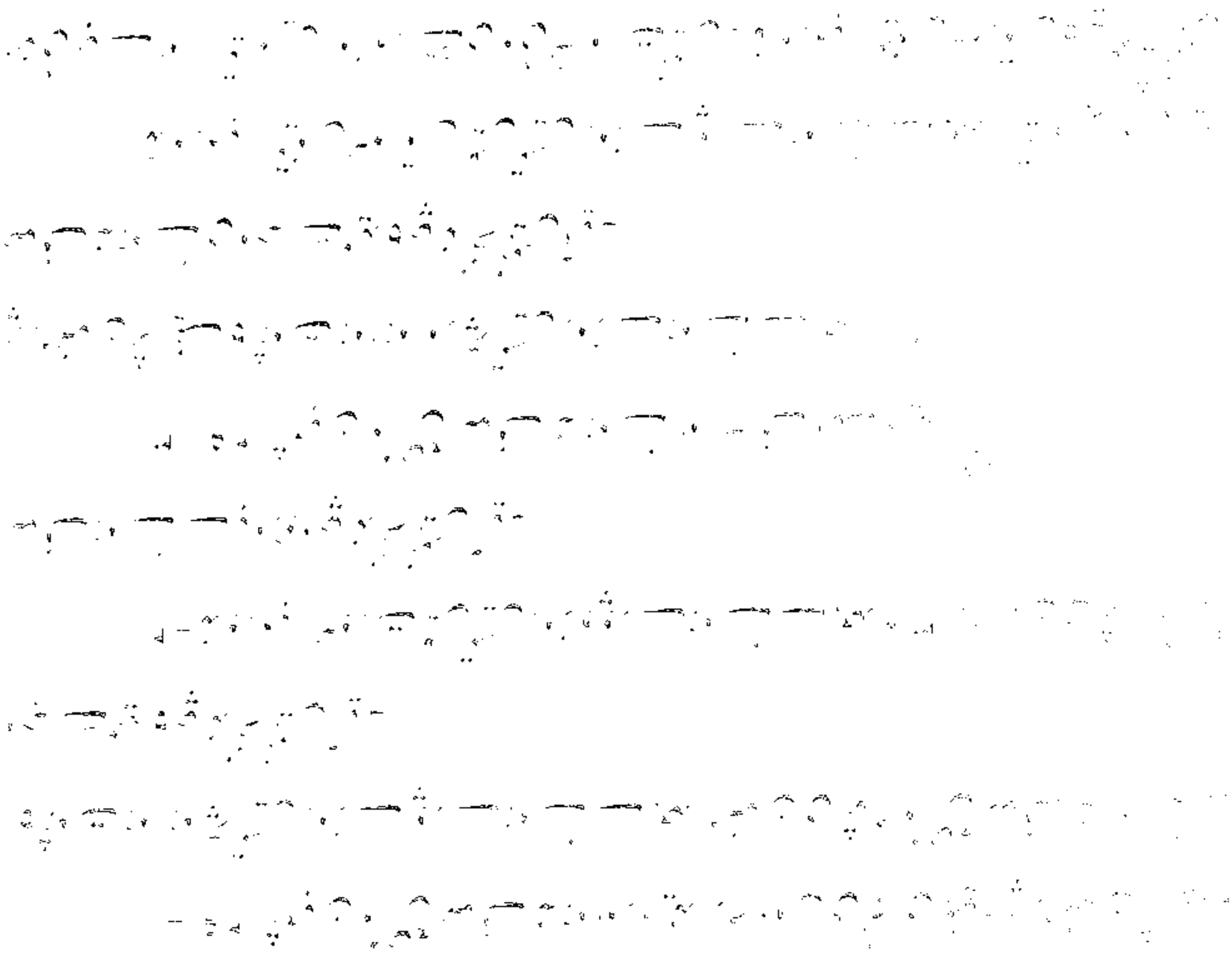

اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک متفق علیہ ہے کسی کا اختلاف نہیں۔

۲۹-۲ شعبان کو مطلع صاف نہ تھا اور صرف ایک دیندار کی خبر رؤیت پر رمضان کا ثبوت ہوا ہو اور تیس روزے پورے ہو جانے کے بعد ۳۰ رمضان کو مطلع صاف ہونے کے باوجود عید کا چاند نظر نہ آیا ہو۔

اس چوتھی صورت میں امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف علیہما الرحمہ فرماتے ہیں کہ اکتیسواں روزہ رکھ کر بتیسویں دن عید منائی جائے گی۔ اکتیسویں دن عید منانا جائز نہیں، کیونکہ اکتیسویں دن عید منانے کی صورت میں عید الفطر کا ثبوت ایک شخص کی خبر و شہادت سے لازم آئے گا اور یہ جائز نہیں، اس لئے کہ ہلال عید کے ثبوت کے لئے دو دیندار شخصوں کی شہادت لازم اور ضروری ہے۔

اس چوتھی صورت میں بھی امام محمد فرماتے ہیں کہ تیس روزے پورے ہونے کے بعد اکتیسویں دن عید منائی جائے، اکتیسواں روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ جانبین کے دلائل اور شیخین کی دلیل کے جو جوابات امام محمد نے دئے ہیں اس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ امام محمد کے قول پر عمل کرتے ہوئے اکابر علماء دین (امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی) کے فتاوی کے بموجب مذکورہ بالا چوتھی صورت میں بھی اکتیسویں دن عید الفطر منانا جائز ہے (معارف السنن ۵: ۳۵۳، ۳۵۴، بذل المجہود ۲: ۱۰۳، فتاوی رشیدیہ ۳۶۷، امداد الفتاوی ۲: ۸۴)۔

چاند کی شہادت دینے کے لئے جانا ضروری ہے:

ثبوت ہلال کا مدار یا تو خود رؤیت پر ہے یا شہادت پر ہے، شہادت میں قاضی شرعی و مجلس قضا وغیرہ شرط ہے، اور بسا اوقات اس کا فقدان ہوتا ہے۔

ایسے مواقع میں عادل مسلمان کی خبر مع تفصیلات و شرائط شرعیہ معتبرہ اس طرح پر ہو کہ اس سے ثبوت رؤیت کا ظن غالب ہو جائے تو بھی عمل کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

"لو كانوا ببلدة لا حاكم فيها صاموا بقول ثقة وافطروا لاخبار عدلين

Marfat.com

پہلے ان ملک کا فیصلہ رؤیت معتبر نہیں

پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان ان تینوں ملکوں میں رؤیت کے سلسلہ میں اختلاف مطالع معتبر نہ ہونے کے باوجود پاکستان یا بنگلہ دیش کا فیصلہ رؤیت ہندوستان میں نافذ وجاری العمل نہ ہوگا، کیونکہ حدود مملکت وسلطنت مختلف ہیں۔ "لأن اجتهاد القاضي لا يثبت في ولاية غيره" (فتح القدیر) "قضاء القاضي محدود في ولايته" (بدائع)۔

ہلال فطر میں شہادت شرط ہے:

ثبوت ہلال فطر میں خبر واحد کافی نہیں، بلکہ شہادت عدلین ضروری ہے۔ "عن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب أنه خطب الناس في اليوم الذي يشك فيه فقال: إلا أني جالست أصحاب رسول الله ﷺ وسألتهم وإنهم حدثوني أن رسول الله ﷺ قال: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته وانسكوا لها فإن غم عليكم فأتموا ثلاثين، وإن شهد شاهدان فصوموا وأفطروا" (نسائی شریف)۔

مسلمان حاکم قاضی شرعی کے قائم مقام ہے

اگر مسلمان حاکم شرعی قانون کے مطابق فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ بھی قضاء قاضی کے قائم مقام ہوگا، "وتصح سلطنة متغلب أو من تولى بالقهر والغلبة بلا مبايعة أهل الحل والعقد" (درالمختار) "ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل و الجائر ولو كان كافرا ذكره مسكين وغيره" (درالمختار، ۳۴۲) "أقول ولو اعتبر هذا أي عدم أهلية الفاسق للقضاء لانسد باب القضاء خصوصاً في زماننا، فلذا كان ماجرى عليه المصنف هو الأصح، كما في الخلاصة وهو أصح الأقاويل، كما في العمادية نهر، وفي الفتح: والوجه تنفيذ قضاء كل من ولاه سلطان ذوشوكة

Marfat.com

Marfat.com

رؤیت ہلال میں جدید آلات ووسائل سے مدد

مولانا عبدالرحمن قاسمی*

۱-(الف): رؤیت ہلال کے سلسلہ میں احناف کا مفتی بہ مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے، جیسا کہ شرح التنویر میں ہے: "واختلاف المطالع ورؤيته نهاراً قبل الزوال وبعده غير معتبر على ظاهر المذهب، وعليه أكثر المشايخ، وعليه الفتوى بحر عن الخلاصة" (شرح تنویر ۲/۹۲)۔

اور صرف احناف ہی کا مفتی بہ مذہب نہیں، بلکہ شوافع کے علاوہ حنابلہ اور مالکیہ کا معتمد علیہ مذہب بھی یہی ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے، جیسا کہ شامی میں ہے:

"وإنما الخلاف في اعتبار اختلاف المطالع بمعنى أنه هل يجب على كل قوم اعتبار مطلعهم ولا يلزم أحد العمل بمطلع غيره أو لا يعتبر اختلافها بل يجب العمل بالأسبق رؤية حتى لو رأى في المشرق ليلة الجمعة و في المغرب ليلة السبت وجب على أهل المغرب العمل بمارآه أهل المشرق، فقيل بالأول واعتمده الزيلعي وصاحب الفيض وهو الصحيح عند الشافعية؛ لأن كل قوم مخاطبون عندهم، كما في أوقات الصلوة وأيده في الدرر بما مرّ من عدم وجوب العشاء والوتر على فاقد وقتها وظاهر الرواية الثاني وهو المعتمد عندنا

---

* جامعہ قاسمیہ، رتن پور (دانتا)۔

Marfat.com

Marfat.com

"لحصول غلبة الظن بهذا الطريق في هذه الصورة" (یہ حکم اس لئے ہے کہ

اس صورت میں ظن غالب اس طریقہ سے ظن حاصل ہو جاتا ہے)۔

اس صورت میں حکومت کی جانب سے باقاعدہ اس اعلان و اشاعت پر عمل درآمد ہوگا

شہادت کی ضرورت ہے ۲۹، ۳۰ کو بادل ہونے کی وجہ سے ۲۹ یا ۳۰ کو چاند نظر نہ آنے پر

مسئلہ ۲: جہاں پر حکومت کی جانب سے ایسا انتظام نہ ہو وہاں ایسا مسلمان حاکم جس کو

حکومت کی جانب سے شرعی ثبوت حاصل کرکے اعلان کرنے کا اختیار ہو اور وہ اعلان کرے یا

جہاں ایسے حاکم کی طرف سے مقرر کردہ مسلمان ہو شرع ہوں اور اس کی پوری کارروائی میں کوئی مستند و تجربہ

کار شخص شریک ہو یا مستند و معتمد شرعی علماء مقتدا و مقتدین میں سے یہ لوگ اعلان کریں کہ شرعی ثبوت حاصل

کرنے کے بعد یہ اعلان کیا جاتا ہے، اور قوانین شرعیہ سے صحت کا ظن غالب ہو تو ظنی طور پر یہ

اعلان صحیح ہوگا اور اس پر عمل کرنا درست ہوگا۔

مسئلہ ۳: جہاں پر حکومت کی جانب سے کوئی شرعی انتظام نہ ہو اور نہ کوئی مسلمان حاکم

اس کی جانب حکومت کے قاعدہ شرعی ثبوت کے ساتھ اعلان کا اختیار رکھتا ہو اور نہ کوئی شرعی پابند کمیٹی

ہو جیسا کہ ہمارے ملک کی اکثر آبادیوں کا بالخصوص دیہاتوں کا یہی حال ہے، حالانکہ وہاں

بھی مسلمان آباد ہیں اور بکثرت ہیں اور ان کو بھی روزے رکھنا اور شوال کی پہلی تاریخ متعین و معلوم

کرنا ضروری ہے، کیونکہ یکم شوال کو روزہ رکھنا حرام ہے، اور چاند ہر جگہ یا ہمیشہ نظر آنا ضروری نہیں،

اور ریڈیو قریب قریب ہر گاؤں میں بکثرت رائج ہو چکا ہے، اگر ریڈیو سے خبر آجائے اور آہی جاتی

ہے ایسے موقع پر کس طرح عمل کیا جاوے تو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ خبر اگرچہ اپنے ملک کے کسی حصہ

سے آئے، لیکن ہمیں الفاظ آئے کہ یہاں چاند ہوا ہے یا فلاں شخص نے دیکھا ہے یا بہت سے

لوگوں نے دیکھا ہے تو یہ بالکل معتبر نہیں، خواہ کتنی ہی تعداد میں ایسی خبریں کیوں نہ آئیں۔

"لانها حكاية محض لا خبر معتبر كما هو ظاهر" اس لئے کہ یہ حکایت

Marfat.com

Marfat.com

مسئلہ ۱۲: اگر بیمات یا آبادی ایسی ہو کہ اس کے آس پاس آبادی میں ویسا مقتدین اور اہل علم شخص موجود نہ ہو جو اس قسم کے مسائل سے بخوبی واقف ہو اور اس کے مقتضی پر عمل کرتا ہو یا معتبر ذریعہ سے وہاں تک رویت کے خبر پہنچنے والوں کا جانچنا شوار ہو اور ان کے عدل کا جاننا بھی دشوار ہو تو ان جگہوں کے لئے کیا اختیار کرنا درست ہوگا، اور دوسروں سے استفسار یا بذریعہ تار وغیرہ رویت کا معلوم کرنا درست نہ ہوگا، دو طریقے یہ ہیں:

الف — اگر مطلع صاف ہونے کی صورت میں اس معتبر مضمون کا نشریہ آجائے جو مسئلہ نمبر ۳ میں راجح اور محقق کہے گئے ہیں یعنی یہ کہ میں نے خود چاند دیکھا ہے (اور یہ شخص معلوم و معتبر ہو) یا یہ مضمون ہو کہ فلاں (معلوم و معتبر) شخص نے خود اپنا چاند دیکھنا بیان کیا ہے، یا فلاں شرعی بلال ہیں یا فلاں با اختیار مسلمان حاکم نے یا فلاں قاضی شرع نے یا فلاں مفتی شہر نے (اور یہ سب لوگ معتبر و معلوم ہوں) شرعی ثبوت سے رویت کا حکم دیا ہے، اور یہ اطلاع یا خبر اتفاقی طور پر آجائے کہ عادۃً ان سب کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا متعذر ہو تو عمل کر لینا جائز ہوگا، صرف ایک یا دو نشریہ اس صورت میں عمل کے لئے کافی نہ ہوں گے، خواہ ہلال عید کے موقع پر ہو یا ہلال رمضان کے۔

ب — اگر مطلع صاف نہ ہو اور موقع ہلال رمضان کے ثبوت کا ہو اور مضمون وہی ہو جو الف (الف) میں محقق اور راجح کہے گئے ہیں تو ایک نشریہ بھی عمل کے لئے کافی ہوگا۔

ج — اگر مطلع صاف نہ ہو اور موقع ہلال عید کے ثبوت کا ہو یا رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ کا ہو مثلاً شعبان یا ذیقعدہ وغیرہ کا ہو تو ایسے معتبر مضمون کا نشریہ جس کو راجح اور محقق کہہ کے ابھی ذکر کیا ہے کم از کم دو کی تعداد میں آنا ضروری ہے جو مختلف مقامات سے کیف ما اتفق آرہے ہوں، اور اس نشریہ کے صادق ہونے کا اور نشر کرنے والوں کے عادل ہونے کا ظن غالب ہو

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] ہے یہ بھی خوب جانا پہچانا اور معتبر و معتمد شخص ہو اور اس کی آواز بھی خوب پہچانی ہوئی ہو اور پھر ان الفاظ میں ان قیود کے ساتھ آنے والے ٹیلیفون کے معتبر ہونے کے [illegible] پر عمل کرنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

الف- مطلع صاف ہو تو محض دو ایک ٹیلیفون کافی نہیں، خواہ وہ کتنے ہی ثقہ اور معتبر لوگوں کی طرف سے مختلف وقتوں سے ان ہی مذکورہ بالا الفاظ میں اتنی تعداد میں آجانا ضروری ہے [illegible] ان سب کا ہیئت پر اتفاق رویۃ متصور نہ ہو یا متعذر ہو۔

ب- مطلع صاف نہ ہو اور موقع بلال رمضان کے ثبوت کا ہو تو صرف ایک ٹیلیفون بھی اپنے عمل کے لئے کافی ہوگا۔

ج- مطلع صاف نہ ہو اور موقع بلال عید کے ثبوت کا ہو یا رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ کا ہو مثلاً شعبان یا ذی قعدہ کا ہو تو کم از کم ان مذکورہ معتبر الفاظ میں دو ٹیلیفون کا آنا ضروری ہے جو مختلف مقامات سے کیف ما اتفق آرہے ہوں اور ان کے صادق اور معتبر ہونے کا ظن غالب حاصل ہو رہا ہو (مستفاد از فتاویٰ [illegible] عثمانی، احسن الفتاویٰ)۔

ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر و اعلان پر عمل کرنے کے لئے اہم شرط یہ ہے کہ ان اعلانات یا خبروں پر عمل کرنے سے مہینہ ۳۰ یا ۲۹ دن کے بجائے ۲۸ دن یا ۳۱ دن کا نہ ہو رہا ہو ورنہ کسی صورت میں بھی عمل کرنا قطعاً جائز نہ ہوگا (نظام الفتاویٰ ۱/۲۸، ۳۱)۔

تار کے متعلق

ظاہر ہے کہ تار میں تار دینے والے کے الفاظ یا اس کی بعینہ نقل نہیں آتی، بلکہ ٹیلیگراف مشین (ایبے آلہ) کی آواز (کھٹکھٹاہٹ) کے اصطلاحی اشاروں کی محض ترجمانی آتی ہے اور وہ بھی بالواسطہ یا بالوسائط، اس لئے تار کی اطلاع کو نہ تو اعلان کہہ سکتے ہیں اور نہ خبر شرعی کا درجہ دے سکتے ہیں، اور یہ سب امور ظاہر ہیں، اس لئے محض تار کے ذریعہ ثبوت رؤیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا

اور فطرت پر ہے جو علوم ہندسہ و ریاضیہ کی کشاکش سے معرّی ہے، اس صحیح تکلفات و تدقیقات سے مبرا و منزہ ہے، لہٰذا نہ خوردبین سے تلاش ہلال کی ضرورت ہے، نہ فضا میں پرواز کی حاجت ہے، بلکہ اگر نصوص صحیحہ و متون شرعیہ صحیحہ میں غور کیا جائے تو یہ امر بالکل واضح طور پر نمایاں ہو جاتا ہے کہ تکلفات و تدقیقات غیر مطلوب و غیر مستحسن ہی نہیں، بلکہ بعض اوقات مضر و غیر معتبر بھی ہوں گی، جس طرح اگر بغیر تدقیق و تشقیق اور بغیر اہتمام و التزام کے کوئی حکم ان سے حل ہو تو معتبر اور مقبول ہوگا "کما حققه الشیخ المفتی محمد شفیع الدیوبندی فی رسالة "آلات جدیدہ کے شرعی احکام" ۱۸۳ (نظام فتاویٰ ۲)۔

اور دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ دین اسلام دین سادہ اور دین فطرت ہے، اس کے احکام بھی سادہ اور فطری اصول کے مطابق ہوتے ہیں، تاکہ ہر عاقل بالغ انسان، خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ، خواہ امیر ہو یا غریب اور خواہ کسی خطہ کا رہنے والا ہو آسانی سے عمل کر سکے اور اپنے خالق و مالک و مربی سے اپنا رشتہ عبودیت صحیح طریقہ سے جوڑ سکے، سرکار دو جہاں ﷺ کے زمانہ میں رصدگاہیں ہندو بیرون ہند میں موجود تھیں، اصطرلاب وغیرہ آلات بھی موجود تھے، اور ان آلات و رصدگاہوں کے ذریعہ سے صحیح طریقہ سے معلوم بھی کیا جاتا تھا کہ اس وقت چاند کس مقام کے مطلع میں نمودار ہو رہا ہے، کیونکہ چاند تو ہر وقت کسی نہ کسی مقام کے مطلع میں موجود رہتا ہے، نظر آئے یا نہ آئے یہ دوسری بات ہے، اگر ان آلات اور رصدگاہوں کے ذریعہ تلاش ہلال کا حکم دیدیا جاتا تو کچھ مستبعد بات نہ ہوتی، مگر سرکار دو جہاں ﷺ نے ایسا حکم نہیں دیا، صاف صاف فرما دیا گیا کہ جب تم لوگ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو، اسی طرح روزہ شروع کرنے کے بعد جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ ختم نہ کرو، بلکہ اگر تم پر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے اور مخفی رہ جائے تو تیس دن کی تعداد مہینہ کی ابتدائے صوم میں بھی اور انتہائے صوم میں بھی، بلکہ ہر مہینہ کی تعداد ایسے حالات میں تیس دن کی پوری کرلو، نیز مدینہ منورہ اور اطراف مدینہ

Marfat.com

Marfat.com

اسے روزہ کا اور ان عید الفطر کا دن قرار نہیں دیا جائے گا اور عید نہیں منائی جائے گی، بلکہ وہ رمضان ہی کا دن شمار ہوگا اور یہ کہا جائے گا کہ رمضان کے چاند کی گواہی دینے والے وہ مغالطہ ہوا ہے، بلکہ بعض کتابیں، مثلاً درر میں تو یہ ہے کہ اس کو یعنی رمضان کے چاند کی گواہی دینے والے کو اس کے جھوٹ سے ظاہر ہونے کی وجہ سے تعزیر سزا دی جائے گی (درمختار علی حاشیہ رد المختار ۲/ ۵۹)۔

بطور تائید ملاحظہ ہو فتاویٰ محمودیہ:

"اگر ہلال رمضان کی رؤیت کے وقت مطلع صاف نہیں تھا بلکہ ابر تھا اور قاضی کے پاس دو گواہوں نے اپنی رؤیت بیان کی جس پر قاضی نے ثبوت رمضان کا اعلان کردیا اور تیس روزے پورے ہونے پر مطلع صاف ہونے کے باوجود عید کا چاند نظر نہیں آیا حالانکہ یہ انتیسویں شب ہے تو عید نہ کی جائے، بلکہ روزہ رکھا جائے، اگر ایک شخص کی خبر پر ثبوت رمضان کا اعلان کیا گیا تھا پھر تیس روزے ہوجانے پر مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہیں آیا تو اس شخص کو جس کی خبر پر رمضان کا اعلان کیا گیا تھا شرعی سزا دی جائے، کیونکہ اس نے ہلال رمضان کی خبر غلط دی تھی (فتاویٰ محمودیہ ۳/ ۱۲۰)۔

۳-(الف): رمضان وعید کے ثبوت کے لئے، جبکہ مطلع صاف ہو تو اتنے لوگوں کی شہادت کافی ہوگی جس کے ذریعہ غلبہ ظن حاصل ہو اور ان لوگوں کا جھوٹ پر متفق ہونے کو عقل محال کردے (درمختار علی ہامش رد المختار ۲/ ۹۲)۔

موجودہ دور میں چاند دیکھنے والا معاشرہ میں جھوٹا نہیں سمجھا جاتا اور صوم وصلوۃ کا بھی پابند ہے تو اس کی گواہی قبول کرلی جائے گی، جیسا کہ حضرت امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ اگر فاسق ذی وجاہت اور بامروت ہو تو اس کی شہادت بھی مقبول ہوجاتی ہے، اس لئے کہ ایسا آدمی جھوٹ نہیں بولتا، نیز قاضی خاں کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فسق کسی انسان کو شاہد بننے کی صلاحیت سے نہیں روکتا، بلکہ کذب کی تہمت کی وجہ سے وہ مانع ہے، لہذا معلوم ہوا کہ اصل علت

Marfat.com

Marfat.com

ہے جو مندرجہ ذیل ہے:

''ہلال رمضان تو مطلقا خبر سے متعلق ہے، باقی اور ہلال (عید وغیرہ) اگر حاکم یا والی مسلم یا قاضی شرع یا اس کا قائم مقام، جیسے رؤیت ہلال میں وغیرہ موجود ہو تو شہادت سے متعلق ہوتا ہے، ورنہ وہ بھی خبر شرعی سے متعلق ہوتا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے:

الف- ''وقبل بلا دعوى وبلا لفظ أشهد و بلاحكم و مجلس قضاء لأنه خبر لاشهادة''۔

ب- ''وشرط للفطر مع العلة والعدالة نصاب الشهادة ولفظ اشهد وعدم الحد فى قذف لتعلق نفع العبد .....۔

ج- ''ولو كانوا ببلدة لا حاكم فيها صاموا بقول ثقة وأفطروا باخبار عدلين مع العلة للضرورة إلى الآخر''۔

اور اس کے تحت شامی (کتاب الصوم ۲، ۱۲۵) میں ہے: ''قوله للضرورة الخ أى ضرورة عدم حاكم يشهد عنده''۔

اس لفظ ''للضرورۃ'' سے معلوم ہوا کہ اگر حاکم شرع اس کا قائم مقام موجود ہوگا تو اس کو تقدم ہوگا اور فیصلہ کرنے کا استحقاق اسی کو رہے گا۔

شہادت کے متعلق ہونے کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ خصومات یا حقوق العباد میں واقع شدہ نزاعات کی طرح یہ اعتبار سے تحت القضاء داخل ہو، بلکہ مفہوم یہ ہے کہ یہ چیز دیانات کے قبیل سے ہے، مگر چونکہ اس کا تعلق عامۃ المومنین سے ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں، جیسے رؤیت ہلال فطر میں کہ اس میں نفع عباد کا بھی تعلق ہو جاتا ہے، اس لئے درستگی نظم اور عمدگی امتثال کے لئے قضاء و امارات سے تعلق ہو جاتا ہے اور قضاء و امارات سے متعلق ہونے کے معنی بھی یہ نہیں ہے کہ امیر المومنین وصاحب قوت قہریہ کا موجود ہونا ضروری ہو، بلکہ اگر یہ موجود ہو تو فھو المراد ورنہ ایسا

Marfat.com

Marfat.com

(۵) پورا کرلیا روزہ پھر (اسی طرح چاند دیکھ کر) روزہ رکھا کر دیا تیس دن کا شمار پورا کر لیا روزہ)۔

اور جن شرائط و قیود کا قبول شہادت وخبر میں پیش نظر رکھنا ضروری ہے ان کی تفصیل فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس طرح تحریر فرمائی ہے:

۱- اگر موقع ہلال رمضان کا ہو اور مطلع صاف نہ ہو، یعنی کسی غبار وغیرہ کی وجہ سے رؤیت عامہ سے مانع ہو تو محض ایک عادل یا مستور الحال مسلمان کی شہادت سے روزہ رکھنے کا حکم دیدیں گے، خواہ وہ عام گواہی دینے کے لفظ میں (میں گواہی دیتا ہوں الخ) کہے یا نہ کہے دونوں صورتیں معتبر ہوں گی (درمختار)۔

۲- اگر موقع ہلال عیدین یا کسی اور مہینہ کا ہو اور مطلع صاف نہ ہو تو دو عادل یا مستور الحال ثقہ مسلمان کی شہادت سے جو گواہی کے الفاظ (مثلاً میں گواہی دیتا ہوں الخ) کے ساتھ ہو (درمختار)۔

۳- اگر موقع ہلال رمضان یا غیر رمضان (عیدین و شعبان وغیرہ) کا ہو، مگر مطلع صاف ہو تو عادل یا مستور الحال ثقہ مسلمانوں کی شہادت (گواہی) کے الفاظ کے ساتھ اتنی تعداد میں ہو کہ رؤیت ہلال کے ثبوت کا ظن غالب ہو جائے۔

نوٹ: یہ تعداد متعدد ہونے کے بعد کسی خاص عدد کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ قاضی شرع یا اس کے قائم مقام (ہلال کمیٹی وغیرہ) کی صواب دید پر محمول ہے۔

۴- اگر ایسے مقام میں رؤیت ہلال کے ثبوت کا مسئلہ پیش کیا جائے جہاں قاضی شرع یا اس کے قائم مقام (رؤیت ہلال کمیٹی یا خطیب جامع وغیرہ) کوئی موجود نہ ہو تو وہاں کے لوگوں پر لازم ہوگا کہ وہ لوگ انہیں تفصیلات مذکورہ کے ساتھ جو ابھی تین نمبروں میں مذکور ہوئی ہیں عادل یا مستور الحال مسلمان کے قول وخبر کے مطابق عمل کریں (درمختار) عوام خود رائی ہرگز نہ کریں (نظام الفتاویٰ ۱/ ۲۱۸، ۲۲۱)۔

Marfat.com

Marfat.com

لال یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منهم [illegible]

ن مبارکہ سے دو امر ثابت ہوتے ہیں: (۱) جس بلد میں مسلمان حاکم [illegible]
[illegible] ان تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس حاکم [illegible]
[illegible] قوم متفق ہو گی۔ (۲) وہ حاکم جس کے قوم
[illegible] اس کا فیصلہ اگلی حدود ولایت تک محدود رہے گا اور لوگوں پر اس
[illegible] لازم ہو گا۔

ہذا الصوبہ بہار و اڑیسہ اور ملک کے دیگر صوبوں میں جہاں نظام قضاء موجود ہے اگر
[illegible] قاضی چاند ثبوت ہونے کے بعد اعلان کرتا ہے تو اس کے حلقہ قضاء کے تمام مسلمانوں
پر اس اعلان پر عمل کرنا ضروری ہو گا۔

ب - یہ اعلان صرف اس کی حدود ولایت تک اعلان سلطان کے حکم میں ہو گا۔

ج - یہ اعلان دوسرے علاقہ کے مسلمانوں کے حق میں محض خبر ہے، ان کے حق میں
اعلان سلطان کا درجہ نہیں رکھتا۔

د - جس طریقہ پر حاکم کی جانب نسبت کرکے کوئی ادنیٰ سا آدمی بھی اعلان کرے تو اس
اعلان و تبلیغ حاکم کا اعلان کردان کر اس پر عمل کرنا واجب و ضروری ہے خواہ اعلان کرنے والا
[illegible] نہیں ہو، اسی طریقہ پر ریڈیو سے رویت ہلال کے اعلان کے معتبر ہونے کے لئے
[illegible] کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے بشرطیکہ اتنا ظن غالب ہو جاوے کہ اعلان کرنے والا جو
قاضی یا رویت ہلال کمیٹی کی جانب نسبت کرتا ہے وہ نسبت صحیح ہے تو یہ اعلان کافی ہو جاوے گا۔

ہ - (الف) و (ب): برطانیہ جیسے علاقے جہاں بالعموم مطلع ابر آلود رہتا ہے وہاں
ہمیشہ مہینہ تیس دن کا شمار کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اسی طرح چاند کی رویت کے لئے ماہرین
فلکیات کے قول کو حجت بنانا بھی درست نہیں ہے، بلکہ ان ممالک کے لئے تین صورتیں ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

رویت کی اطلاع اتنی تعداد میں آجائے کہ اتنی تعداد میں عادۃً کذب پر اتفاق نہیں ہوتا تو اتنی خبر کی صورت میں اس کے مطابق بھی عمل کرلینا درست ہے (فتح القدیر، ج ۱، ص ۲۳۴، ۲۳۵)۔

سوال: بعض علاقوں میں ہر وقت ابر رہنے کی وجہ سے رویت ہلال ممکن نہیں تو رمضان وعیدین کا ثبوت کیسے ہوگا۔

ہلال رمضان کے لئے کسی ایسے ملک کے ریڈیو پر اعتماد کیا جائے جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ وہاں خواہ بالشہادۃ رویت ہلال کا فیصلہ ہوتا ہے، خواہ یہ ملک کتنا ہی بعید کیوں نہ ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی دوسرے علاقہ کے کسی معتبر عالم سے بذریعہ ٹیلیفون معلوم کرے اس کے مطابق عمل کیا جائے بشرطیکہ آواز کی پہچان یا دوسرے ذرائع سے یہ معلوم ہوجائے کہ ٹیلیفون پر وہی بول رہا ہے، بندہ نے مسئلہ اختلاف مطالع پر انفراداً واجتماعاً بارہا غور کیا ہر مرتبہ یہی نتیجہ نکلا کہ عندالاحناف بالادلۃ بعید وہ میں بھی اختلاف مطالع غیر معتبر ہے، اور یہی قول مفتی بہ ہے بضرورت کے پیش نظر بالادلۃ بعید وقریبہ میں فرق کے قائلین کو بھی وسعت سے کام لینا چاہئے۔

ہلال عیدین کے متعلق خبر مستفیض موصول ہو تو اس پر عمل کیا جائے ورنہ تکمیل ثلاثین لازم ہے (احسن الفتاوی، ج ۴، ص ۴۲۵، ۴۲۶)۔

ج — اس کا جواب سوال نمبر ۱ کے (ر) میں بالتفصیل تحریر کیا گیا ہے کہ مطلع صاف ہونے کی صورت میں کتنے نشریہ کی ضرورت ہے، اور مطلع کے صاف نہ ہونے کی صورت میں موقع بلال رمضان میں کتنے نشریہ کی اور موقع بلال رمضان کے علاوہ میں کتنے نشریہ کی ضرورت ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

Marfat.com

شریعت میں اختلاف مطالع کا اعتبار

Marfat.com

[illegible] مختلفین سے زیادہ [illegible] مختلف سے مختلف [illegible] ثبوت رویت کا مدار اختلاف مطالع پر نہیں ہے، بلکہ حسب قاعدہ شرع [illegible] رویت پر رویت کی شہادت پر اور حسب ضابطہ اس کے اعلان و اخبار پر ہے۔

لہذا اس وقت مختلف مطالع سے مبنی بر ظاہر الروایت پر عمل چاہئے۔ اور اگر ثبوت رویت ہلال کا مدار ہی ظاہر الروایت سے مبنی بر اختلاف مطالع پر رکھا دیا جائے تو مسئلہ کی پیچیدگیاں بہت زیادہ بڑھ جائیں گی اور عمل میں سہل کاری کے بجائے طرح طرح کی افراتفری اور انتشار پیدا ہو جائیں گی اور خرابیاں سامنے آجائیں گی۔

پہلی خرابی: اختلاف مطالع کی حد مثلاً پانچ سو میل کے اندر اندر ہوگا، اس طرح کلکتہ اور اس کے پڑوس اور اس سے اطراف میں بھی تمام پانچ سو میل کے اندر اندر عید و رمضان ہوگا، اور اس درمیان میں پڑنے والوں کی عید نہ ہوگی نہ رمضان۔ تو ذرا خود خیال فرمائیے کہ اس علاقہ کے عوام کے اندر اس سلسلہ میں کیا اور کتنا پیچیدہ خلفشار و ہنگامہ ہونے کا خطرہ و یا ظن غالب ہے۔

دوسری خرابی: اختلاف مطالع کی یہ تحدید ظاہر ہے کہ منصوص تو نہیں ہے مبنی بر حساب وقیاس ہے تو پھر اس پر عبادات جیسے فریضہ کے وجوب و سقوط کا مدار کیسے رکھا جا سکتا ہے۔ مثلاً فرض کیجئے کلکتہ سے ہلال رمضان کے ثبوت کا شرعی اعلان ہوا، اس کے مطابق پانچ سو میل تک کے لوگوں کو روزہ رکھنا فرض ہوگا اور اس کے بعد والوں کو ناجائز ہوگا، یا مثلاً عید کے ثبوت کا یہی شرعی اعلان کلکتہ سے ہوا تو پانچ سو میل تک مثلاً لکھنؤ تک کے لوگوں پر روزہ رکھنا حرام اور عید منانا فرض ہو جائے گا، اور اس کے مطابق جیسے شاہجہاں پور وغیرہ کے لوگوں پر روزہ رکھنا فرض اور عید منانا حرام کیا جائے گا، یہ فرض و حرام کا حکم کسی نص کے ذریعہ سے ہوگا؟ جبکہ یہ تحدید محض قیاسی ہے۔

اگر کہا جائے کہ "لکل أهل بلد رؤيتهم" اس کا مستند ہوگا تو اول یہ نص شارع نہیں

Marfat.com

Marfat.com

اس سے پورب سمت میں پانچ سو میل سے بعد کسی جتنے مقامات ہوں سے سب سے مطلع میں چاند دکھائی دے گا، پورب سمت سے کسی مقام میں اختلاف مطلع کا سوال ہی نہ ہوگا کہ ان میں رؤیت کا حکم نہ دیا جائے، پھر اس دلیل شرعی سے اس پورب سمت میں بھی پانچ سو میل بعد عدم رؤیت اور عدم صوم یا فطر کا حکم دیا جائے گا۔

اس لئے کسی مقدار پانچ سو میل یا آٹھ سو میل وغیرہ کی تحدید سے پہلے ان احتمالات کا تشفی تعیین وتشخیص اس طرح نہ ہوگی ہے کہ یہ عائد شدہ اشکالات مرتفع رہیں، ورنہ پھر خلفشار امت میں رونما ہوگا اس کی خرابی احاطہ بیان سے باہر ہے۔

پانچویں خرابی: ظاہر ہے کہ مطلع کا اختلاف آفتاب کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے اور اسی کے تابع رہتا ہے، جس نوع کی حرکت آفتاب کی ہوگی اسی نوع کا اختلاف مطلع ہوگا، پس جب حرکت آفتاب مسلسل اور تدریجی اور ہر آن متجدد ہوتی رہتی ہے تو اختلاف مطالع بھی مسلسل اور تدریجی ہوتا رہے گا، بلکہ حقیقت میں ہر آن متجدد ہوتا رہے گا، اور پانچ سو میل مقدار کی تحدید محض انتظامی اور تخمینی ہوگی، جو محض میدانی علاقوں میں تو کچھ کام دے سکے گی، مگر پہاڑی مقامات میں یا ان مقامات میں جہاں ٹیلے اور گڈھے بکثرت ہوں جیسے حواشی سمندر کے اکثر علاقے ہوتے ہیں کام نہ دے سکے گی، اور قاعدہ کلی اور عام قرار دینے کی اس میں قطعی صلاحیت نہ ہوگی۔

چھٹی خرابی: اختلاف مطالع کی بنیاد پر پانچ سو میل کی تحدید یا کسی مقدار کی بھی تحدید پیچیدگیوں کو ختم کرنے والی نہ ہوگی، ٹیلے اور گڈھوں سے محفوظ میدانی علاقوں میں بھی بہت سی الجھنوں کا باعث ہوگی، پانچ سو میل کی تحدید سے کلکتہ کا مطلع پانچ سو میل پر ختم ہو جائے گا اور جو مقام کلکتہ سے، مثلاً سو میل جانب مغرب میں واقع ہے اس کا مطلع کلکتہ کے مطلع کی انتہاء سے سو میل بعد ختم ہوگا، اسی طرح دو سو میل بعد یا تین سو میل بعد کے مقام کا مطلع دو سو میل یا تین سو میل بعد ختم ہو جائے گا۔ اس مقدمہ کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب غور فرمایئے کہ اگر کلکتہ سے سو میل

Marfat.com

ہو جائے تو مختلف شہروں کا رہنے والا ہر مسلمان ہلال کا شرعی ثبوت حاصل کرے بایں الفاظ ریڈیو پر خود اعلان کرے یا اپنے کسی نائب یا وکیل کے ذریعہ سے کرائے کہ ہم رویت ہلال کا شرعی ثبوت حاصل کرکے اعلان کر رہے ہیں کہ کل بتاریخ یوم فلاں یکم رمضان ہے، روزے رکھے جائیں یا یکم شوال سے نماز عید الفطر پڑھی جائے، تو یہ اعلان چونکہ محل قوی یا قندیل منارہ یا توپ وغیرہ کی آواز کی علامت کی نہیں ہے بلکہ اس سے قوی تر اور واضح شرعی اعلان ہے، یہ بدرجہ اولیٰ غلبہ ظن کے حاصل ہونے کا سبب اور موجب ہوگا، اس لئے یہ اعلان ان تمام لوگوں کیلئے شرعاً حجت اور موجب عمل ہوگا جن کو یہ اعلان ۲۹، شعبان یا ۲۹، رمضان کو سنائی دے اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے ان کا مہینہ ۲۱، دن کا یا ۳۱، دن کا نہ ہو رہا ہو۔

اور وہ لوگ اس اعلان کو صحیح اور قاعدہ شرع کے مطابق جانتے اور سمجھتے ہیں تو ان پر اس کے مطابق عمل کرنا دیانۃ واجب اور ضروری ہو جائے گا، البتہ اس اعلان مذکور پر عمل کرنے کی وجہ سے جن لوگوں کا مہینہ ۲۱، دن کا یا ۳۱، دن کا ہونا لازم آیا تو ان کو اس اعلان پر عمل کرنا جائز نہ ہونے کا دعویٰ اور عوام و خواص کے سامنے معیار عمل و معیار ثبوت صرف یہی اعلان رکھ دیا جائے تو امید ہے کہ کوئی الجھن سمجھنے اور عمل کرنے میں نہ ہوگی، اور نہ پانچ سو میل یا آٹھ سو میل یا کسی بھی مسافت کی تحدید وغیرہ کی بحث پیدا ہوگی، بلکہ اندرون مملکت و بیرون مملکت کی تحدید کی بحث بھی پیدا نہ ہوگی، بلکہ ظاہر کی مذہب کے مطابق اس عبارت:

"واختلاف المطالع غير معتبر على ظاهر المذهب، فيلزم أهل المشرق برؤية أهل المغرب إذا ثبت عندهم بطريق موجب" (درمختار علی ہامش شامی ۲: ۹۶)۔

کے تحت دنیا کے کسی گوشہ سے یہ اعلان ۲۹، تاریخ کو مذکورہ بالا شرائط و قیود کے مطابق آئے اور مہینہ ۲۸، دن کا یا ۳۰، دن کا نہ ہو رہا ہو تو شرعاً حجت ہو جائے گا، البتہ اس پر عمل کے نفاذ

Martat.com

خوش یہ کہ چونکہ ہندو پاک اور بنگلہ دیش و نیپال کا مطلع ایک ہے اس لئے ان ملکوں سے کسی خطہ میں رؤیت کا ثبوت مل جائے تو اس کے اعلان پر دوسرے خطہ کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ روزہ یا عید کیلئے عمل کریں۔

۵- اگر ایک خطہ میں رؤیت ہو جائے تو دوسرے خطہ تک اس کی خبر بذریعہ فون یا فیکس یا ٹیلی گرام یا ریڈیو سے ملتی ہے تو اس خبر پر عمل کرنے کی تفصیل وشرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

فون و تار: محض تار اور ٹیلیفون کی خبر شرعاً حجت نہیں ہے، البتہ اگر اس کے ساتھ دیگر قرائن اور خبریں بھی موجود ہوں تو اس پر عمل کرنا جائز ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۶/ ۳۸۲)۔

متعدد تار سے ذریعہ خبر سے مفتی کو ظن غالب چاند ہونے کا ہو جائے تو اس پر حکم کرنا جائز ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۶/ ۳۸۱)۔

تنہا تار یا خط کی خبر پوری معتبر نہیں ہے، لیکن اگر خبریں بہت سی ہوں اور مفید علم ظنی ہو جائیں تو ان پر عمل کرنا جائز ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۶/ ۳۸۱)۔

جب کہ خبر رؤیت مستفیض ہو جائے، یعنی ہر طرف سے ایسی خبریں آویں کہ چاند ہو گیا اور ظن غالب اس کے صدق کا ہو جائے تو اس پر عمل کرنا سب کو لازم ہوتا ہے (فتاویٰ دار العلوم دیوبند ۶/ ۳۸۰)۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے: "صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته" چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ مدار رؤیت ہلال پر ہے اور عدم رؤیت کی صورت میں نصاب شہادت و رؤیت کا حکم دیا گیا ہے ہلال رمضان میں مطلع صاف نہ ہو تو ایک دیندار شخص کی رؤیت کی خبر کافی ہے اور ہلال عید کا ثبوت شرعی گواہوں کی شہادت سے ہوگا اور اگر مطلع صاف ہے تو جم غفیر کی شہادت ضروری ہے، جبکہ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک دیندار مسلمان کی خبر رؤیت، ہلال رمضان میں معتبر ہے تو اگر کسی دیندار مسلمان کے خط یا فون سے جب کہ وہ اپنا چاند

Marfat.com

ہو جانے اور خبر دینے والے پر مکمل اعتماد نہ ہو تو رمضان کا اعلان کرنا بھی درست نہیں اور ثبوت رمضان کے لئے حکم حاکم یا فیصلہ قاضی بھی شرط نہیں، عام آدمی جب کسی معتمد ثقہ مسلمان عاقل بالغ بینا سے یہ خبر سنے کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہو جاتا ہے خواہ وہاں قاضی یا حاکم یا جلال قمری فیصلہ دے یا نہ دے (احسن الفتاوی ۴-۲، آلات جدیدہ کے شرعی احکام ۱۴۱-۱۴۲)۔

ریڈیو: شرعی قاضی یا مستند علماء کرام کی مجلس یا چاند کمیٹی کا صدر یا ان کا معتمد نمائندہ بذریعہ ریڈیو نشر کرے اور دوسری جگہ کے علماء کرام اسے منظور رکھیں تو اس پر عمل کرنا درست ہے عوام کی منظوری کافی نہیں، بلکہ ان کی دخل اندازی اور اہل علم سے الجھنا روا نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی فرماتے ہیں: غرض آج کل ہر شخص مفسر و مترجم ہے اور ہر ایک شریعت میں رائے دیتا ہے گویا شریعت کا سمجھنا تمام فنون سے آسان ہے، حالانکہ یہ قانون انہی ہے جیسے دیوانی سلاطین کے قوانین کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا، بلکہ خاص وکلاء اور بیرسٹر اور بالخصوص جج ہی اس کو سمجھتے ہیں تو خدائی قانون کو ایسا کیا آسان سمجھ لیا ہے (وعظ ج ۱۸)۔

ریڈیو کی خبر کے متعلق ہندوستان کے مستند علماء کا فیصلہ

ریڈیو کی خبر ایک اعلان کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اعلان اگر رؤیت ہلال کی باضابطہ کمیٹی کی جانب سے ہو جو چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت لے کر چاند ہونے کا فیصلہ کرتی ہے یا کسی ایسے شخص کی جانب سے ہو جس کو وہاں کے مسلمانوں نے قاضی یا امیر شریعت کی حیثیت سے مان رکھا ہے اور وہ باضابطہ شہادت لے کر فیصلہ کیا کرتا ہے اور اعلان کرنے والا خود قاضی یا امیر شریعت یا رؤیت ہلال کمیٹی کا صدر یا کمیٹی کا معتمد مسلم نمائندہ ہے تو مقامی کمیٹی یا قاضی یا امیر شریعت کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس پر اعتماد کر کے رؤیت ہلال کا فیصلہ کرے (فتاوی رحیمیہ ۷، ۱۸۵-۱۸۶)۔

Marfat.com

Marfat.com

اور ریڈیو کا اعلان بشرط مذکورہ ہو تو وہ پورے ملک کیلئے نافذ العمل ہو سکتا ہے۔

اور اگر مطلع صاف ہو تو تمام صورتیں ثبوت ہلال کیلئے ناکافی ہوں گی تا آنکہ شرعی شہادت یا خبر استفاضہ کی صورت نہ ہو جائے عید کے چاند کے ثبوت کیلئے چونکہ شہادت ضروری ہے اور شہادت کیلئے شاہد کی حاضری ضروری ہے، اس لئے اس میں فون یا خط کی خبر کافی نہیں سمجھی جائے گی اگرچہ آواز پہچان لی جائے اور بولنے والا ثقہ اور قابل شہادت ہو۔

اور ریڈیو کے ذریعہ اعلان میں یہ شرط ہے کہ وہ صرف وہ فیصلہ نشر کرے جو اس شہر کے قاضی یا ہلال کمیٹی نے اس کو دیا ہے اور اس کے نشر کرنے میں پورے احتیاط سے کام لے کہ جن الفاظ میں فیصلہ دیا گیا ہے وہ الفاظ بعینہ نشر کئے جائیں۔

ٹیلی گرام اور وائرلیس سے آئی ہوئی خبروں میں چونکہ خبر دینے والے کی شناخت نہیں ہو سکتی اسلئے محض ایسی خبروں سے ہلال ثابت نہیں ہوگا۔

فلکیاتی حساب

۲-الف- اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ" (بقرہ:.....)۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر وتوضیح اور تفصیل احادیث رسول ﷺ اور آثار صحابہؓ میں مذکور ہے، ان سب کا حاصل یہ ہے کہ دین اسلام سیدھی سادی فطرت سلیمہ پر دائر ہے تاکہ ہر طبقہ کا انسان، خواہ کسی خطہ کا ہو کسی طبقہ کا ہو جاہل وان پڑھ ہو اور غیر متمدن ہو یا پڑھا لکھا اور متمدن ہو۔ غرض کوئی ہو صرف ایک قید ہے کہ عاقل ہو بالغ ہو ہر ایک یکساں طور پر اپنے معبود برحق سے رابطہ عبودیت قائم کر کے آسانی سے کامیاب وفائز المرام ہو سکے۔

Marfat.com

ہے نہ اس کے خلاف پر ہے۔ نیز علامہ ابن عابدین وغیرہ وسب سے
اکابر مرد ہیں ہے اور علامہ زرقانی نے اپنی شرح میں ذکر کیا ہے کہ فلکیین کے کہنے کی وجہ سے مہینہ کی
ابتدا نہیں مانی جائے گی اور نہ ہی قوی درجہ اولیٰ درست نہیں ہے (رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۲۵)۔

۴- علامہ علی شافعی فرماتے ہیں: رؤیت کے مسائل میں معمول بہ قوی چیز ہے جو کہ
شرعی شہادت سے ثابت ہو، اس لئے کہ شارع نے شہادت کو یقین کی حیثیت دی ہے اور علامہ سبکی
کا قول فلکیات کا علم قطعی ہے، لہذا شہادت کے مقابلہ میں اس پر عمل واجب ہے مردود ہے اس کو
متاخرین نے رد کیا ہے ہمارے اس قول کی وجہ یہ ہے کہ شارع نے حساب کا کوئی اعتبار نہیں کیا ہے۔
فقہ شافعی کی کتاب "الانوار" میں ہے کہ چاند کے منازل وحساب کے واقفیت کی وجہ سے روزہ وغیرہ
فرض نہیں ہوتا، نہ تو جاننے والے پر اور نہ ہی نہ جاننے والے پر، حافظ ابن حجر کی شرح "منہاج"
میں مجموع سے نقل کیا ہے کہ اگر فن والے اپنے علم پر اعتماد وعمل کرتے ہوئے روزہ رکھ لیں تو یہ
روزہ رمضان کے روزے کی طرح سے کفایت نہیں کرے گا (رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۲۵-۲۲۶)۔

۴- ابن ضیغ حنبلی نے اپنی کتاب الفروع میں ذکر کیا ہے کہ جو آدمی نجوم وحساب کی بنیاد
پر روزہ رکھے گا اس کا روزہ نہیں ہوگا اگرچہ اس کا فیصلہ صحیح ہو اور حساب ونجوم کی بنیاد پر چاند کے
ثبوت کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس کے فیصلے کثرت سے صحیح ہوتے ہوں (مجلہ البحوث ج ۱۰۸)۔

اور حنابلہ کی ایک دوسری کتاب "العنایہ" اور اس کی شرح میں ہے کہ سورج گرہن
وغیرہ کسی چیز میں منجمین وفلکیین کے قول کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ اس پر عمل کرنا جائز ہے (رسائل ابن
عابدین ۱/ ۲۲۶)۔

۵- حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس بابت علماء فلکیات سے رجوع اور ان
کے قول پر عمل کے قائل ہیں۔ یہ رائے روافض کی ہے، اگرچہ بعض فقہاء رحمہم اللہ بھی اس کی طرف
مائل ہیں، علامہ باجی کا کہنا ہے کہ سلف صالح کا اجماع ایسے لوگوں پر حجت ہے اور ابن بزیزہ

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible] ثبوت [illegible] مقدمہ [illegible] پر مدار [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] کی رویت کی شہادت سے رمضان ثابت

[illegible] اور [illegible] کی اس کی شہادت سے ثبوت رمضان کا اعلان [illegible] تو اس صورت میں [illegible]

[illegible] پر [illegible] اور واجب ہے (شامی ۲/ ۳۵۹)۔

[illegible] رمضان و عیدالفطر کا چاند نظر نہ آئے اور جبکہ رمضان ثلاثین کا روزہ دو عادل

[illegible] کی شہادت پر رکھا ہو اور رمضان کی تیس تاریخ کو مطلع ابر آلود ہو تو رمضان کی مثل تیس

[illegible] عیدالفطر کرنا اور عیدالفطر منانا واجب ہے (شامی ۲/ ۱۲۵، ہندیہ ۱/ ۱۹۹)۔

ایک عادل یا دو عادل کی شہادت سے روزہ رکھا گیا ہے تو تیس روزہ پورا ہونے کے بعد عیدالفطر منانا واجب ہے غلط بیانی سے کام لینے کا سوءظن نہ رکھا جائے۔

۳-الف- رمضان وعیدین کے ثبوت کے لئے جب کہ مطلع صاف ہو جماعت کثیرہ کی شہادت شرط ہے (۹۵-۱۵۶)۔

چاند دیکھنے والوں کے لئے عدل کا وہی معیار ضروری ہے جو فقہاء کرام نے لکھا ہے، چنانچہ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (۶/ ۳۵۰) میں ہے عدل کی وہی تفسیر اب بھی ہے جو فقہاء نے لکھی ہے (شامی ۲/ ۱۲۳-۱۲۴)۔

بہر حال مطلع صاف ہونے کی صورت میں مجمع کثیر کی شہادت رمضان وعیدین کے ثبوت کے لئے شرط ہے، موجودہ دور میں عدل کیلئے وہی معیار ضروری ہے جو فقہاء نے لکھا ہے اور مستورکی گواہی معتبر ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ب۔ اگر عدالتی قاضی یا مسلم مجلس یا بلال کمیٹی پورے ضلع یا صوبہ یا پورے ملک کے لئے ایک ہی فیصلہ اپنے اپنے علاقہ میں واجب العمل ہونے کا فیصلہ پاکستان میں صدر مملکت کی طرف سے رویت ہلال کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے اس شرط کے ساتھ کہ رویت ہلال کمیٹی کا ہر رکن صرف وہ فیصلہ شائع کرے جو اس کو قاضی یا بلال کمیٹی نے دیا ہے اور اس کے شائع کرنے میں پوری احتیاط سے کام لے اس الفاظ میں فیصلہ دیا جائے وہ الفاظ جو فیصلہ شائع کئے جائیں وہ علاقہ پورے ملک سے نافذ العمل ہو سکتے ہیں (ت ہ ص ۱۱۱)۔

ج۔ ہندوستان اور اس جیسے ملکوں میں اگر ایک صوبے کے قاضی یا رویت ہلال کمیٹی نے شرعی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے چاند کے ثبوت کا اعلان کر دیا تو وہ اعلان سلطان کا درجہ رکھتے ہوئے پورے ملک سے نافذ العمل ہو سکتا ہے۔

د۔ رویت ہلال کا ہر ایک اعلان کی حیثیت رکھتی ہے یہ اعلان اگر رویت ہلال کی باضابطہ کمیٹی کی جانب سے ہو جو چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت سے کر چاند ہونے کا فیصلہ کرتی ہے یا کسی ایسے شخص کی جانب سے ہو جس کو وہاں کے مسلمانوں نے قاضی یا امیر شریعت کی حیثیت سے مان رکھا ہے اور وہ باضابطہ شہادت سے کر فیصلہ دیا کرتا ہے اور اعلان کرنے والا خود قاضی یا امیر شریعت یا رویت ہلال کمیٹی کا صدر یا کمیٹی کا مفتی مسلم نہ ہو تو مقامی کمیٹی یا قاضی یا امیر کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس پر اعتماد کر کے رویت ہلال کا فیصلہ کر دے (رویت ہلال، ۹۲ از مولانا محمد میاں صاحب)۔

ہ۔ الف۔ جن علاقوں میں بالعموم مطلع ابر آلود رہتا ہے جس کی بناء پر چاند کی رویت ۲۹ تاریخ کو بہت کم ممکن ہوتی ہے مثلاً برطانیہ تو ایسے علاقوں میں رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد مبارک: "صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فأکملوا العدۃ ثلاثین" پر عمل کرتے ہوئے مہینے تیس دن کا شمار کر کے رمضان وعیدین کا فیصلہ کیا جائے گا۔

Marfat.com

Marfat.com

ریڈیو سے رویت ہلال کا اعلان خبر ہے اصطلاحی شہادت نہیں ہے ریڈیو کا اجتماعی اعلان کہ
فلاں جگہ چاند دیکھا گیا ہے یا کل عید منائی جائے کی قابل قبول نہیں ہے اور نہ اس طرح سے
کسی رسوم یا فلی روزہ رکھنے کے لئے ایک ہی جگہ سے ریڈیو سے حوالے سے مختلف
جگہوں سے ریڈیو کی خبر بھی قابل قبول نہیں ہے۔

ریڈیو سے اس اعلان پر روزہ یا افطار روزہ کا حکم دیا جائے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ
متعلقہ ذمہ دار علماء کی طرف سے ہو یا لازماً ان کی ذمہ داری کے حوالے سے ہو کہ انہوں
نے ہر طرح کی شہادت سے رویت ہلال کے ثبوت ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔ مثلاً ریڈیو اسٹیشن سے اس طرح
سے کہ اس اعلان پر روزہ یا افطار روزہ رکھنے کے ریڈیو پر اعلان کرنے والا کوئی متدین مسلمان نہ ہو۔
بلکہ ریڈیو کا تعلق مسلمہ ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء یا قاضی شریعت کے فیصلہ کا
باقاعدہ اعلان بھی قابل تسلیم ہوگا۔

پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے ریڈیو کا اعتبار بھی اسی وقت ہوگا جب ان کی اطلاع
اصول بالا کے مندرجہ کے مطابق ہوگی (فتاویٰ ج ۱ صفحہ ۳۹۵-۴۰۰)۔

خلاصۂ کلام

رویت ہلال کمیٹی کے ذمہ داران کی طرف سے رویت کے ثبوت کا فیصلہ ہو جانے پر
ریڈیو کے ذریعہ اعلان پر دوسرے علاقوں کے ذمہ داران اعتماد کرتے ہوئے اپنے علاقوں
میں اعلان کر سکتے ہیں اور اس کے مطابق رمضان وعیدین کے لئے عمل کر سکتے ہیں اور ریڈیو کے
ذریعہ مسلمہ ذمہ دار کا اعلان بھی قابل تسلیم ہوگا جب کہ وہ کسی ذمہ دار ہلال کمیٹی یا قاضی شریعت کے
فیصلہ کا باقاعدہ اعلام ہو۔

Marfat.com

رؤیت ہلال سے متعلق مسائل کا شرعی حل

ایک جگہ لکھتے ہیں: اور محققین حنفیہ کے نزدیک یہ ہے کہ جن شہروں میں ایک مجتہد کی مسافت ہو ان میں اختلاف مطالع معتبر ہے اور جن میں اس سے کم فاصلہ ہو ان میں اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے [۳۵۳]۔

اور فرماتے ہیں کہ یہی مذہب محدثین حنفیہ کا ہے، اور ابن عباس کی ایک حدیث کے موافق ہے جو مسلم اور ترمذی میں مروی ہے [۳۵۴]۔

مولانا ظفر احمد عثمانی نے "مراقی الفلاح" تا "تاتارخانیہ" مختارات النوازل، تبیین الحقائق، شرح منیہ، حدائق اور حواشی مراقی الفلاح" وغیرہ وہ کتب معتبرہ کے حوالے پیش کئے ہیں۔

مولانا یوسف بنوری "معارف السنن" میں لکھتے ہیں کہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ "شرح منیہ" اور "حدائق" کی رائے کی تصویب فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ابن رشد نے "قواعد ابن رشد" میں اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

"قال الشیخ: وکنت قطعت القول بما قاله الزیلعی، ثم رأیت فی "قواعد ابن رشد" نقل الإجماع علی اعتبار الاختلاف فی البلاد البعیدة أیضا" [۳۵۵]۔

(شیخ علامہ انور شاہ نے فرمایا کہ میں نے زیلعی کے قول پر جزم کر لیا تھا پھر میں نے "قواعد ابن رشد" میں دیکھا کہ انہوں نے بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع کے معتبر ہونے پر اجماع بھی نقل فرمایا ہے)۔

علامہ بنوری فرماتے ہیں کہ اختلاف مطالع کے معتبر ہونے کی بات "الاختیار شرح المختار" میں "فتاویٰ اسلامیہ" کے حوالے سے مذکور ہے۔

Marfat.com

[illegible] ہے وہ ایک مکمل اور جامع مفصل بات ہے جس کا منشا اور وجہ یہ ہے کہ اس دور [illegible] سے پہلے کسی ایک علاقہ میں اتنی طویل مسافت وقتاً فوقتاً معلوم نہیں تھی جس [illegible] اور اس کی وہی صورت بھی نہیں تھی کہ آدمی کی جگہ چاند دیکھے اور پھر اتنی [illegible] ایک جگہ پہنچ جائے جس کا مطلع مختلف ہو، اس لئے ایک شہر کے لوگوں کا چاند دیکھنا تمام [illegible] پر لازم ہو جاتا تھا اور اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہوتا تھا۔ لہٰذا ان کے عدم اعتبار اختلاف مطالع والی نظر میں کھٹکنا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ ان ائمہ کرام امت پر مشرق و مغرب کے درمیان واقع ہونے والے امور سے اعتبار سے مطالع کا اختلاف مخفی نہ رہا ہوگا لیکن بعد کے لوگوں نے ان کی منشا اور مقصد کے برخلاف ان کے اقوال میں غیر معمولی توسع سے کام لیتے ہوئے اسے ہر مطلع کے لئے عام سمجھ لیا جو کہ کسی طرح مناسب بات نہیں۔ لوگوں پر لازم تھا کہ ان ائمہ کے اقوال کو سمجھنے سے پہلے اس دور کے احوال و ظروف کو پیش نظر رکھتے، اس لئے کہ اس طرح کے مسائل میں [illegible] پر [illegible] سے مناسب نہیں۔

پھر حضرت کریب مولیٰ ابن عباس کا قصہ جو مدینہ والوں سے پہلے اہل شام کی رؤیت کے سلسلے میں ہے، اور ابن عباس کا اسے قبول نہ کرنا اگر بہت سی وجوہ کا احتمال رکھتا ہے جن کو فقہاء نے بیان بھی کیا ہے جیسا کہ فتح اور بحر میں ہے، لیکن اس میں دو رائے نہیں کہ اس واقعہ سے قدیم زمانہ عہد سلف میں اختلاف مطالع کے اعتبار کا سراغ ملتا ہے، بلکہ اگر اس مسئلہ میں اس کو حجت اور مستند بنا لیا جائے تو پھر بعید نہیں" (معارف السنن ۵، ۳۳۱)۔

"أقل ما يختلف به المطالع مسيرة شهر كما في بحر الجواهر، أقل ما يختلف به المطالع شهر" (البحر الرائق ۲، ۳۴۸-۳۵۲)۔

علامہ شامی نے بھی اسی تحدید کو اختیار کیا ہے:

"ذكر ابن عابدين قدر البعد الذي يختلف فيه المطالع مسيرة شهر

Marfat.com

Marfat.com

یہاں تک مقدمات تھے، اب کمیٹی کے فیصلے اور اعلان کا انتظار کیا جائے۔

"إذا خلا الزمان من سلطان ذی کفایة فالأمور موکلة إلی العلماء ویلزم الأمة الرجوع إلیهم"۔

(جب شرعی ضرورت کا پورا کرنے والا کوئی بااختیار حاکم نہ رہے تو تمام معاملات کی ذمہ داری علماء پر عائد ہو جاتی ہے، اور امت مسلمہ پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ علماء ہی کی طرف رجوع کریں (الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ، رویت ہلال کا مسئلہ از مولانا برہان الدین سنبھلی)۔

پھر شرعی ضابطوں کی تکمیل کے بعد ان کی طرف سے اعلان ہو تب عمل کیا جائے۔

ایک قاضی کی قضا دوسرے قاضی کے شہر میں نافذ نہیں ہوتی، اس لئے دوسرے خطے کے قاضی یا رویت ہلال کمیٹی اس اعلان کی پابند نہ ہوگی کما ہو المتحقق، اگر کتاب القاضی الی القاضی ہو تو وہ شرعاً حجت ہے۔

ھ- آلات (فون، فیکس، ٹیلی گرام، ریڈیو) کے ذریعہ جو خبر حاصل ہو وہ علی الاطلاق رویت ہلال کے مسئلے میں خبر و شہادت کے مقام میں شرعاً حجت نہیں اس لئے کہ یہ آلات فی نفسہا قضا، قاضی، شہادت شرعیہ، خبر مستفیض وغیرہ کے درجے میں نہیں آتے۔

ثبوت رویت ہلال کا مدار جن صورتوں پر ہے وہ سب تدلیس و تزویر سے پاک ہیں، برخلاف آلات مذکورہ کے کہ ان میں کم و بیش ہر ایک میں تزویر و تدلیس کا احتمال ہے، ہاں بشرائط معتبرہ عند العلماء یہ آلات رویت ہلال کے مسئلہ میں مفید ہو سکتے ہیں، ان میں سب سے زیادہ مفید ریڈیو کے ذریعے خصوصی انتظام کے تحت شرائط معتبرہ کے ساتھ شرعی اعلان ہے جسے ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔

اس کے بعد ٹیلی فون بھی غنیمت ہے، بشرطیکہ قرائن قویہ سے متکلم کی تعیین ہو جائے کہ فلاں شخص بول رہا ہے تو معتبر ہے، اگر خصوصی انتظام کے تحت شرعاً ثبوت رویت کے بعد اس آلہ

Marfat.com

ے اطمینان و اطمینان کا حاصل ہونا ہے تو یہ بہتر صورت ہوگی۔

تاروں اور [illegible] کے سلسلے میں [illegible] تحقیقات [illegible]

[illegible] سے [illegible] ہے [illegible] فیصد [illegible]

[illegible] سے [illegible] فیصد [illegible] فیصد [illegible]

[illegible] کے [illegible] فیصد [illegible] فیصد [illegible]

[illegible] ہے [illegible] کے [illegible] سے [illegible]

[illegible] ہے [illegible] فیصد [illegible]

۴ - الف - "سلسلۃ الذہب" [illegible] ہے [illegible]

ب - [illegible]

ج - "سلسلۃ الذہب" [illegible] ہے [illegible]

د - [illegible] ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

خروج عن العبادة فيحتاط فيه وقال محمد: يفطرون. قال شمس الائمة الحلوانی: هذا الاختلاف فيما إذا لم يروا هلال شوال والسماء مصحية. فاما إذا كانت متغيمة، فانهم يفطرون بلاخلاف" (البحرالرائق، ج۲، ص۲۴۵)۔

(اگر تیس نے کہا کہ ایک شخص نے رمضان کے چاند کی واقف قاضی کے سامنے گواہی دی اور قاضی اس کی شہادت کو مان کر لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دے دے پھر تیسویں رمضان کو عید کا چاند دکھائی دے تو لوگوں کو دوسرے دن روزہ رکھنا چاہئے یا تیسویں تاریخ ہو، کیونکہ اپنے ذمہ سے ایک عبادت کو ادا کرنے اس لئے احتیاط کرنا چاہئے، یہ امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کا قول ہے اور امام محمد کے نزدیک افطار کر لینا چاہئے۔ شمس الائمہ حلوانی کہتے ہیں کہ یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب آسمان صاف ہو اور پھر بھی شوال کا چاند نہ دکھائی دے، لیکن اگر ابر ہو تو بالاتفاق افطار کر لینا چاہئے)۔

۳- الف- ایسی جماعت کثیر کی گواہی قبول ہوگی جن کے خبر دینے سے یقین حاصل ہو جائے، اور وہ امام کی رائے پر موقوف ہے، کچھ مقدار مقرر نہیں ہے، یہی صحیح ہے، یہ اختیار شرح مختار میں لکھا ہے۔ رمضان، شوال اور ذی الحجہ کا چاند اس حکم میں برابر ہے، "بہشتی زیور" میں ہے: اگر آسمان بالکل صاف ہو تو دو چار آدمیوں کے کہنے اور گواہی دینے سے بھی چاند ثابت نہ ہوگا، چاہے رمضان کا چاند ہو چاہے عید کا، البتہ اگر اتنی کثرت سے لوگ اپنا چاند دیکھنا بیان کریں کہ دل گواہی دینے لگے کہ یہ سب کے سب بات بنا کر نہیں آئے ہیں، اتنے لوگوں کا جھوٹا ہونا کسی طرح نہیں ہو سکتا تب چاند ثابت ہوگا۔

"فإن لم يكن في السماء علة لم تقبل الشهادة حتى يراه جمع كثير يقع العلم بخبرهم" (قدوری)۔

سوال کے دوسرے جز سے متعلق عرض ہے کہ مستور الحال کی خبر بلا دعوی اور بلا الفاظ

Marfat.com

Marfat.com

رؤیت ہلال اور ثبوت احکام کے حدود

۱- الف- ایک جگہ چاند نظر آجانے کے بعد اس جگہ سے کتنی مسافت تک ثبوت شرعی ہم پہنچ جانے کی بنا پر رؤیت کا حکم نافذ ہو جاتا ہے یہ بحث قبل زمانہ سے علماء کرتے چلے آئے ہیں اگرچہ ایک خیال یہ تھا جس کو عام حنفی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے شوافع کے مشہور ترجمان علامہ نووی نے اپنے بعض اصحاب کا قول بتایا ہے کہ ایک جگہ کی رؤیت سے تمام روئے زمین کے لوگوں پر اس کے مطابق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے بشرطیکہ شرعی ثبوت فراہم ہو جائے، مسلک الخلاف کی ہر کتاب میں یہ مسئلہ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ موجود ہے اور نووی نے اپنے اصحاب یعنی شوافع میں پچھلے علماء کا بھی یہی مسلک بتایا ہے: "قال أصحابنا: تعم الرؤية في موضع جميع أهل الأرض" لیکن اب کوئی بھی عملی طور پر اس بات کا ماننے والا نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ کی رؤیت تمام دنیا کے رہنے والوں کے لئے موجب حکم ہوگی۔ علامہ محی الدین نووی شارح مسلم شوافع کا صحیح قول یہی بتاتے ہیں کہ:

"والصحيح عند أصحابنا أن الرؤية لا تعم الناس بل تختص بمن قرب على مسافة لا تقتصر فيها الصلوة و قيل: إن اتفق المطلع لزمهم"۔

"و یا اب تمام مذاہب فقہ اس پر متفق ہیں کہ کسی جگہ کی رؤیت اس مقام سے دور دراز علاقہ والوں کے لئے موجب حکم نہیں ہوگی، یہاں ہندوستان میں ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] علیہم فالظہر علی الاولین [illegible]

[illegible] الصحیح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ مختلف انواع

۵۔ قدورئی ان قدیم علماء کے علاوہ عصر حاضر کے علماء نے بھی فی الجملہ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے۔

ب۔ جس کا پتہ اندازہ گزشتہ صفحات سے ہو گیا ہوگا اور عملاً تو سب ہی اس پر متفق ہیں جب یہ چیز عملی طور پر ایک طرح سے مسلم ہے کہ مقام رؤیت سے دور دراز کے شہروں میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہو گا قریب کے مقامات میں نہیں تو اب یہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ کتنے فاصلے کو بعید قرار دیا جائے کہ اس کی وجہ سے دوسری جگہ رؤیت نافذ نہ ہو سکے اور کس فاصلے کو قریب بتایا جائے کہ وہاں رؤیت کا اثر لازم ہو جائے اس بارے میں بھی قدیم زمانے سے اختلاف چلا آرہا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں پانچ مذاہب بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

ے ایک مہینہ مسافت بعید سے اور اس سے کم مسافت قریب ہے (ایضاً ص ۲۰۶)

اور اندازہ وقت کے مہینہ کا مبدا کی نے اپنی قول وتحقیق کی ہے۔

۱۔ حضرت علامہ عثمانی اپنی مدعا کی تائید فتح الملہم میں تحریر فرماتے ہیں:

ینبغی ان تعتبر اختلافھا ان لزم التفاوت بین البلدتین باکثر من یوم واحد، لان النصوص مصرحۃ بکون الشھر تسعۃ و عشرین او ثلاثین فلا تقبل الشھادۃ ولا تشھادون العدد ولا ازید من اکثرہ (فتح الملہم ج ۳ ص ۱۱۳)۔

(مناسب یہ ہے کہ ایک مقام کے درمیان اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے جہاں تاریخوں میں ایک دن سے زیادہ کا فرق لازم آتا ہے، کیونکہ نصوص میں تصریح ہے کہ مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے (کم نہ زیادہ) تو ایک جگہ کی شہادت پر عمل نہیں کیا جائے گا جہاں کی شہادت پر عمل کرنے سے ۲۹ سے کم یا ۳۰ سے زیادہ کا مہینہ بن جاتا ہو اپنی کی جگہ کی رؤیت کی بنا پر دوسری کسی جگہ فیصلہ نہیں کیا جائے گا جس سے مہینہ کی دنوں کی منصوص ومقرر تعداد ۲۹۔۳۰ دن)۔

ب۔ فرق آجائے، کیونکہ اس صورت میں نصوص صحیحہ کے خلاف ورزی لازم آئیگی، یا اس کا مطلب یہ ہوا کہ حجاز، مصر، شام اور دیگر مشرقی وسطی کے ممالک میں رؤیت ہونے سے یہاں فیصلہ نہیں کیا جائیگا (چاہے ثبوت شرعی مل جائے)، کیونکہ وہاں اور یہاں کی قمری تاریخوں میں کبھی ایک دن کا فرق تو اکثر ہوتا ہے اور کبھی کبھی دو دن کا بھی ہو جاتا ہے، لیکن ہندوستان و پاکستان کے کسی حصہ میں ایسا ہونا لازمی نہیں ہے، اس لئے ان دونوں ملکوں کے مابین اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، یہی بات حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیری کے استدلال سے متبادر ہوتی ہے، علامہ کشمیری زیلعی کے قول (اختلاف مطالع کا اعتبار (کیا جائے گا) کے بارے میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

ریڈیو اسٹیشن سے متعلق بہت سے احکامات ہیں اور یہاں جتنی موجود ہے اس کی خبروں کی طرح تبصرہ کی نیا بنایا جاتا ہے یہاں یہ بات بھی صاف ہوتی ہے کہ اس طرح کی خبریں متعدد مقامات سے ریڈیو اسٹیشن نشر کریں تب بھی یہی حکم ہے۔ جب تک ان خبروں میں اختلاف نہ ہو یعنی ایک جگہ ریڈیو اسٹیشن کی خبریں زیادہ سے زیادہ ایک جماعت کی خبر کے درجہ میں آئے گی اور جماعت کی خبر کے بارے میں حکم معلوم ہو چکا ہے کہ محض اس پر رؤیت کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا سوائے اس کے کہ وہ استفاضہ خبر کے درجہ تک پہنچ جائے یہاں اس بات کا احتمال نہیں رہتا ہے کہ ممکن نہ ہوتا کہ خبر ریڈیو کی طرف سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ وہ مقامی جامع مسجد کے امام یا شہر کے کسی بڑے عالم سے معلوم کر کے ریڈیو تک نشر کرتا ہے (شامی ۲، ۵۴)۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ کسی جگہ علماء پر مشتمل بلال کمیٹی یا کسی مستند ثقہ عالم نے باقاعدہ شرعی بنیادوں پر رؤیت کا فیصلہ کیا اور ان کو نسل اس فیصلہ کو پوری تفصیل و تصریح کے ساتھ بلال کمیٹی یا عالم کی جانب سے منسوب کر کے بحیثیت نمائندہ ریڈیو سے اعلان کے طور پر نشر کرتا ہے تو اس طرح سے اعلان واجب تسلیم کیا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا۔ لیکن اعلان سننے والوں کی دو قسمیں ہوں گی۔

اور دونوں کے احکام الگ الگ ہوں گے۔ قسم اول۔ اسی شہر یا اس کی مضافات میں رہنے والے (جہاں ریڈیو اسٹیشن سے یہ اعلان نشر ہوا ہے) ان کے لئے یہ اعلان حجت ہوگا اس لئے یہ اگر رمضان کا چاند ہے تو ان پر روزہ رکھنا واجب ہوگا۔ اور اگر عید کا ہے تو افطار کرنا۔ حضرت مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں جس شہر میں باقاعدہ قاضی یا ہلال کمیٹی نے کسی شہادت پر اطمینان کرنے کے بعد رؤیت کا اعلان کر دیا ہو اس اعلان کو اگر ریڈیو پر نشر کیا جائے تو جس شہر کے قاضی یا ہلال کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے اس شہر اور اس کے مضافات و دیہات کے لوگوں کو اس اعلان پر عید [illegible] یہ ہے کہ ریڈیو کو اس کا پابند بنایا جائے کہ وہ چاند کے متعلق مختلف خبر پر نشر

Marfat.com

Marfat.com

اعتبار نہیں ہاں اگر تار سے تار آئیں اور دو سے زیادہ سے بھی اس کی تائید ہوگئی ہو تو یہ چیز جس مستفتی کے تحقیق میں معین ہو سکتی ہے اس لئے محض تار کی جس پر روزہ رکھنا یا توڑنا درست نہ ہوگا۔

توڑنے کی صورت میں قضا ضروری ہوگی (الا یہ کہ بعد میں یہاں بھی یہی فیصلہ ہو جائے کہ رؤیت ہوگئی)

تار وائرلیس: ان دونوں کے بارے میں موجودہ دور کے تمام قابل ذکر مفتی صاحب نظر علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ ان کا تنہا قطعاً اعتبار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ تار کی طرف سے کوئی بھی شخص دے سکتا ہے، اس لئے یہ پتہ چلانا ہی دشوار ہے کہ یہ تار کسی شخص نے دیا ہے، جب تار دینے والے کا تعین ہی نہیں ہوا تو اس کے معتبر ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، اب علماء کے اقوال سنئے! حضرت اقدس اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں، اس باب میں تار کی خبر اصلاً قابل اعتبار بالکل علم نہیں ہوگی (فتاویٰ شفیعیہ حصہ ۳ ص ۱۲ و بوادر النوادر ص ۲۳۱)۔

یہی بات مولانا عبدالحی فرماتے ہیں سب ضوابط فقہیہ تار کا اعتبار نہیں کیا جائے گا (فتاویٰ مولانا عبدالحی ۱/ ۳۴۸)۔

فتویٰ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کا ہے قواعد شرعیہ کے مطابق تار کا اعتبار اور اس پر اعتبار کر کے روزہ اور عید جائز نہیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم ج ۳ ص ۴۱) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب تار وائرلیس، دونوں کے بارے میں فرماتے ہیں، وائرلیس یعنی لاسلکی پیغام اور ٹیلی گراف (تار) کا ثبوت ہلال وغیرہ امور دینیہ امور میں کسی حال میں کوئی اعتبار نہیں نہ شہادت کے درجے میں آسکتے نہ خبر شرعی کے اور نہ ہلال رمضان ان سے ثابت ہوسکتا ہے نہ ہلال عید کے، ہاں اگر بہت سے خطوط آئے اور وہ دیگر مختلف ذرائع سے رؤیت کی خبر ملی اور اس میں کچھ تار بھی ہوں کثرت پیدا کرنے کی بناء پر استفاضہ کی تحقیق کئی تار بھی کام آسکتے ہیں جیسا کہ مولانا عبدالحی فرماتے ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] ہے [illegible] فقہاء نے اس حدیث میں غم کے معنی پر قابل نظر ہے اس لئے بعض محققین [illegible] اقتباس سے اس کا معنی وشن قمر میں یہ ہے۔ "غم الهلال على الناس إذا حال دون الهلال غيم" سے کوا ہ غیم فلم یتبین العرب شن قموں۔

غرض ہلال کی ابتدا کس وقت ہوتا ہے جب کہ ہلال کے درمیان کوئی بادل یا دھوئیں کی چیز حائل ہو جائے اور چاند نہ دیکھا جا سکے جس سے معلوم ہوا کہ چاند کا وجود خود [illegible] نے تسلیم کرتے یہ حکم دیا ہے۔ کیونکہ مستور ہو جانے کے لئے موجود ہونا ضروری ہے۔ جو چیز موجود ہی نہیں اس کو معدوم کیا جا سکتا ہے۔

صحابہ رات میں اس کو مستور نہیں کہتے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چاند مستور ہو جانے کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں ان میں سے کوئی بھی سبب آوے بہر حال جب چاند نگاہوں سے مستور ہو یا اور دیکھا نہ جا سکتا تو حکم شرعی یہ ہے کہ روزہ وعید وغیرہ میں اس کا اعتبار نہ کیا جائے گا

[illegible] ایک حدیث سے اس کی مزید تائید ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ صحابہ کرام کے [illegible] راستے میں چاند پر نظر پڑی تو چاند کا سرا اور روشنی دیکھ کر آپس میں گفتگو ہوئی بعض نے کہا کہ یہ دو رات کا چاند ہے بعض نے کہا کہ تین رات کا چاند ہے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم نے اس کو کس رات میں دیکھا بتلایا گیا کہ فلاں شب میں رؤیت ہوئی تھی ابن عباسؓ نے فرمایا "ان رسول الله ﷺ أمر للرؤية فهو لليلة رأيتموه" یعنی رسول اللہ ﷺ نے اس کو رؤیت کی طرف منسوب فرمایا ہے اس سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ یہاں مسئلہ چاند کے وجود کا نہیں، بلکہ اس کے عام نگاہوں کے لئے قابل رؤیت ہونے کا ہے اور دوربین کا ذریعہ کی شعاعوں سے مستور چاند کو دیکھ لینا یا بذریعہ ہوائی جہاز پرواز کر کے بادلوں سے اوپر جا کر چاند کو دیکھ لینا عام رؤیت کہلانے کا مستحق نہیں اور کسی چیز کو قابل ہونا یا دیکھا جانا یہ مسئلہ نہ سائنس کا ہے نہ محکمہ موسمیات وفلکیات سے اس کا کوئی علاقہ ہے یہ عام واقعاتی معاملہ ہے اگر کوئی شخص

Marfat.com

ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا شہر میں چاند دیکھا ہے، بلکہ اس صورت میں ایک جم غفیر بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آتے ہوں اور اپنی جگہ چاند دیکھا ہو، کسی کی سازش کا احتمال نہ ہو اور جماعت کی کثرت سے سبب عقلاً یہ باور کیا جائے کہ اتنی بڑی جماعت جھوٹ بول کر اس جماعت کے تعداد کثیر کا نہیں جس کی تعداد سے یہ یقین ہو جائے کہ یہ سب کا کا جھوٹ نہیں بول سکتے فداد کافی ہے، البتہ رمضان وعیدین کے علاوہ دو مہینہ کے چاند میں ہر ہو یا مطلع صاف ہو، دو یا ایک مرد دو عورتوں کی شہادت کافی ہے (شامی ۲/ ۱۵۲)۔

اگر ابر اور گرد وغبار آسمان پر چھا نہ ہو تو جمع عظیم کی شہادت ضروری ہے جس سے غلبہ ظن حاصل ہو جائے۔

اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور عید الفطر کے لئے بڑی جماعت کی شہادت درکار ہے جو کہ متفقہ طور پر جھوٹ بولنا عقل تسلیم نہ کرے۔

"وإن لم يكن بالسماء علة لم تقبل الاشهاد جماعة يقع العلم بخبرهم" (بدائع ۱/ ۱۹۶)۔

"الجم الغفير يقع به العلم فى الهلال الصوم و افطروا لأضحى" (رسائل الارکان ۲۰۰)۔

اور ماالابد منہ میں ہے۔ اگر مطلع با شد در رمضان وشوال جمات عظیم می باید ۹۳۔

اور فتاوی عالمگیری میں ہے: "وإن يكن بالسماء علة لم تقبل إلا شهادة جمع عظيم يقع العلم بخبرهم" (۱/ ۱۵۸)۔

ب- چاند دیکھنے والوں کے لئے قاضی کے پاس جا کر یا جہاں نظام قضاء نہ ہو وہاں کے مقامی علماء یا رؤیت ھلال کمیٹی کے ذمہ دار کے پاس جا کر شہادت دینا ضروری ہے، چاند دیکھنے والوں کا بیان اصولی طور پر شہادت ہے اور اس کے لئے شہادت اور مجلس قضاء اور شہادت

[illegible] اور عید کا [illegible] افطار کرنا اور عید منانا قریب و جوار سے مراد وہ علاقے ہیں [illegible] کے لئے معتبر رشد ہے (فتاویٰ: مولانا برہان الدین سنبھلی کی کتاب روایت ہلال ص ۱۰۳)۔

۲- رویت ہلال کے اعلان کے معتبر ہونے کے لئے معلن کا مسلمان ہونا [illegible] کے جیسا کہ عالمگیری میں ہے: "لا یقبل قول الکافر الدیانات" (عالمگیری ۱/ ۳۰۲)۔

اور یہ مسلم اصول ہے جو قرآن مجید کی آیت سے ماخوذ بتایا جاتا ہے: "ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا" (سورہ نساء)۔

۵- البتہ بعض علاقوں میں بالعموم مطلع اب آلود رہتا ہے اور بہت کم چاند کی رویت ۲۹ تاریخ کو ممکن ہوتی ہے جیسے برطانیہ۔

صورۃ مذکورہ میں دیگر ممالک میں رویت ہلال کے اعلان پر عمل کیا جائے گا جیسے برطانیہ میں رمضان و عیدین مراکش کی خبر پر کرنے کے بارے میں ایک تحریری استفتاء حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری کی خدمت میں پیش کیا تھا، مولانا موصوف کا جواب مندرجہ ذیل ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً اما بعد ضابطۂ شرعی یہ ہے کہ متحد المطلع ملک سے آئی ہوئی چاندی شرعی شہادت یا مقامی رویت ہلال کمیٹی منظور کرے تو معتبر ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ جس ملک سے خبر آئی ہو وہاں رویت کا باقاعدہ نظام ہو، اور شرعی اصول کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہو اس اصول سے اگر مراکش میں باقاعدہ رویت کا نظام ہے تو وہ وہاں سے آئی شہادت یا خبر جب مقامی رویت کمیٹی قبول کرے تو برطانیہ میں واجب العمل ہوگی۔

دوسرا فتویٰ: مولانا مفتی نظام الدین صاحب کا بلا تعین کسی بھی اسلامی یا غیر اسلامی ملک کے شرعی رویت ہلال کمیٹی کی اطلاع اگرچہ شرعی ضابطہ کے مطابق شرعی الفاظ ہی میں کیوں نہ ہو۔ آئے اس پر عمل کا جواز مشروط ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس اطلاع پر عمل کرنے سے مہینہ ۲۸ دن کا یا ۳۱ ہونا لازم نہ آتا ہو اور یہ چیز اس وقت متحقق ہوگی جب اپنے یہاں کی

رؤیت ہلال کے ثبوت میں خبر مستفیض کی اہمیت

مفتی محمد معز الدین قاسمی

Marfat.com

ہو گئی ہے چاند ہو گیا (یا نہیں آیا، یا نہیں گیا)۔ اب چاہے یہ خبر کسی ایک ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہو رہی ہو یا متعدد ریڈیو اسٹیشن اسے نقل کر رہے ہوں، نیز اس خبر کو نشر کرنے والا چاہے معتمد مسلم شخص ہی ہو، اس خبر کی بنیاد پر کسی دوسری جگہ رؤیت کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ہے، اس کی وضاحت (شامی وغیرہ) میں موجود ہے۔

اس جگہ اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ بعض جگہوں پر یہ شکل ہوتی ہے کہ ریڈیو اسٹیشن سے ذمہ دار یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں خبر فلاں جگہ کے امام جامع مسجد یا شہر کے کسی بڑے عالم سے معلوم کر کے ریڈیو پر نشر کی تو اس کے بارے میں بھی علامہ شامی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''ردالمحتار'' میں ذکر کر دیا ہے کہ یہ خبر بھی کسی دوسری جگہ رؤیت ہلال کے فیصلے کی بنیاد نہیں بن سکتی ہے اور اس خبر کا بھی وہی حکم ہوگا جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری شکل ریڈیو کی خبر کی یہ ہے کہ کسی جگہ کے علماء پر مشتمل ہلال کمیٹی یا کسی مستند ثقہ عالم نے باقاعدہ شرعی بنیادوں پر رؤیت ہلال کا فیصلہ کیا ہو، اور انا ؤنسر اس فیصلے کی پوری تفصیلات ہلال کمیٹی کی تصدیقات کے ساتھ اسی کے حوالے سے اور اس کی طرف منسوب کرکے بحیثیت نمائندہ اس فیصلے کو نشر کرتا ہے تو اس خبر یعنی اعلان کو صحت سمجھا جائے گا اور اس پر عمل کرنا لازم ہوگا۔

۴- پاکستان کے ریڈیو کی خبر کا حکم

اشکال یہ ہے کہ رؤیت ہلال کے مسئلے کو علماء کے عدم اعتناء اور جہلاء کی قیادت و سیادت نے سنگین مسئلہ بنایا، نیز اس مسئلہ کو پیچیدہ بنانے میں ریڈیو پاکستان کی خبروں کو بھی دخل ہے، عام طور سے لوگ پاکستان کی خبر کو نہ صرف کافی سمجھتے ہیں، بلکہ اس کے ماننے کو ایک شرعی مسئلہ بنا دیتے ہیں اور نہ ماننے والے پر لعن وطعن کرتے ہیں، اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے ریڈیو کی خبر کے بارے میں صراحت کر دی جائے، لیکن اس مسئلے کی وضاحت اختلاف مطالع کی وضاحت پر موقوف ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ہلال کمیٹی کے ارکان جب یہ یقین کر لیں کہ واقعی ان کا ہے اور وہ شخص دیندار مسلمان ہے تو اس کی شہادت کو معتبر سمجھ کر اس پر عمل درست ہوگا۔

۷۔ حصول اطمینان کے طریقے

حصول اطمینان کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں۔ بطور مثال چند طریقے درج کئے جا رہے ہیں:

۱۔ فون کرنے والے شخص سے اس کے فون کا نمبر (جہاں سے وہ فون کر رہا ہے) معلوم کر لیا جائے۔ پھر دوبارہ اپنی طرف سے اس نمبر پر فون کیا جائے۔

اور اگر وہاں ایسے اشخاص موجود ہوں جو اس کو جانتے ہوں تو ان کو بھی ان کی آواز سنائی جائے تاکہ وہ آواز پہچان لیں۔

۲۔ جس شہر سے فون آیا وہاں کے دوسرے جاننے والے اشخاص سے بھی اس کی تصدیق کر لی جائے۔

۳۔ متعدد شہروں سے ایک مضمون کے مختلف لوگوں کے فون حاصل ہو جائیں۔

۸۔ ٹیلی فون کی خبر کی شرعی حیثیت

ٹیلی فون کی خبر پر اطمینان مذکورہ طریقوں سے جب حاصل ہو جائے تو اس خبر کو ایک خبر کی شرعی حیثیت حاصل ہوگی۔ جس سے ہلال رمضان المبارک کا ثبوت ہو سکتا ہے، ہاں اگر اتنے مقامات سے یا ایک ہی مقام سے اتنی کثرت سے فون موصول ہوئے ہوں کہ ان کا غلط ہونا عقلاً و [illegible] تو ان خبروں کو بنیاد بنا کر ہلال عید کا بھی فیصلہ کیا جا سکتا ہے، اور یہ خبر کے [illegible] ہونے کی صورت ہے۔ اب رہی تعداد کی بحث کہ کم از کم کتنی تعداد فون آنے پر خبر مستفیض

Marfat.com

Marfat.com

معمول ہوں، اور دوسرے ذرائع (جیسے فون، خطوط وغیرہ) سے بھی ان کی تائید ہوتی ہو تو یہ تاریخ واقعہ کی خبر دینے والے شخص کے حق میں معین بن سکتی ہیں، اس لئے مختلف تاریخوں کی خبر پر روزہ رکھنا یا افطار کرنا درست نہیں ہے، تو رکھنے کی صورت میں قضا ضروری ہوگی۔

ایک ضروری نوٹ

مذکورہ بالا مقالے میں جہاں بھی ہم نے خبر کا تذکرہ کیا ہے اور اس کو تسلیم کرنے یا معتبر ماننے کی مختلف شکلیں تجویز کی ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو بنیاد بنا کر ہر جگہ کی ہلال کمیٹی فیصلہ کرے اور اس فیصلہ پر ہر خبر پر تمام عوام عمل پیرا ہوں، بغیر مقامی طور پر فیصلہ کئے عوام کو از خود اس خبر پر عمل کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہئے، ورنہ انتشار پیدا ہو جانے کے علاوہ اس بات کا پورا پورا خطرہ ہوگا کہ عوام ریڈیو کی خبر اور فیصلہ کے اعلان کے درمیان فرق نہ کر سکنے کی وجہ سے غلط نتیجہ اخذ کر کے عمل کریں گے اور گناہ گار ہوں گے، کیونکہ محض ریڈیو کی خبر کی بنا پر صوم یا افطار درست نہ ہوگا۔

۱۰- ہلال کمیٹی کے اعلان کا دائرہ کار

البتہ مذکورہ روایت ہلال کمیٹی کا فیصلہ جو قابل حجت ہے اس کا دائرہ کار محدود ہوگا، جس مقام کی ہلال کمیٹی یا (مفتی معتبر عالم) نے یہ فیصلہ دیا ہے، اس شہر اور اس کے مضافات کی جتنی آبادیاں ہیں جو اس ہلال کمیٹی یا مفتی معتبر عالم کی حدود اثر میں داخل ہیں، صرف اس حد تک نافذ ہوگا، اس کو ملک یا پورے پر نافذ نہیں مانا جا سکتا ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ اس حکم کو ہم نے اخذ کیا تب فقہاء ان جزئیات سے جن میں شہر کے مضافات کے لئے توپ کی آواز، ڈھنڈورچی کے اعلان اور قندیلوں کی روشنیوں کو ثبوت کے لئے کافی سمجھا گیا ہے، لہذا جب مقیس علیہ

Marfat.com

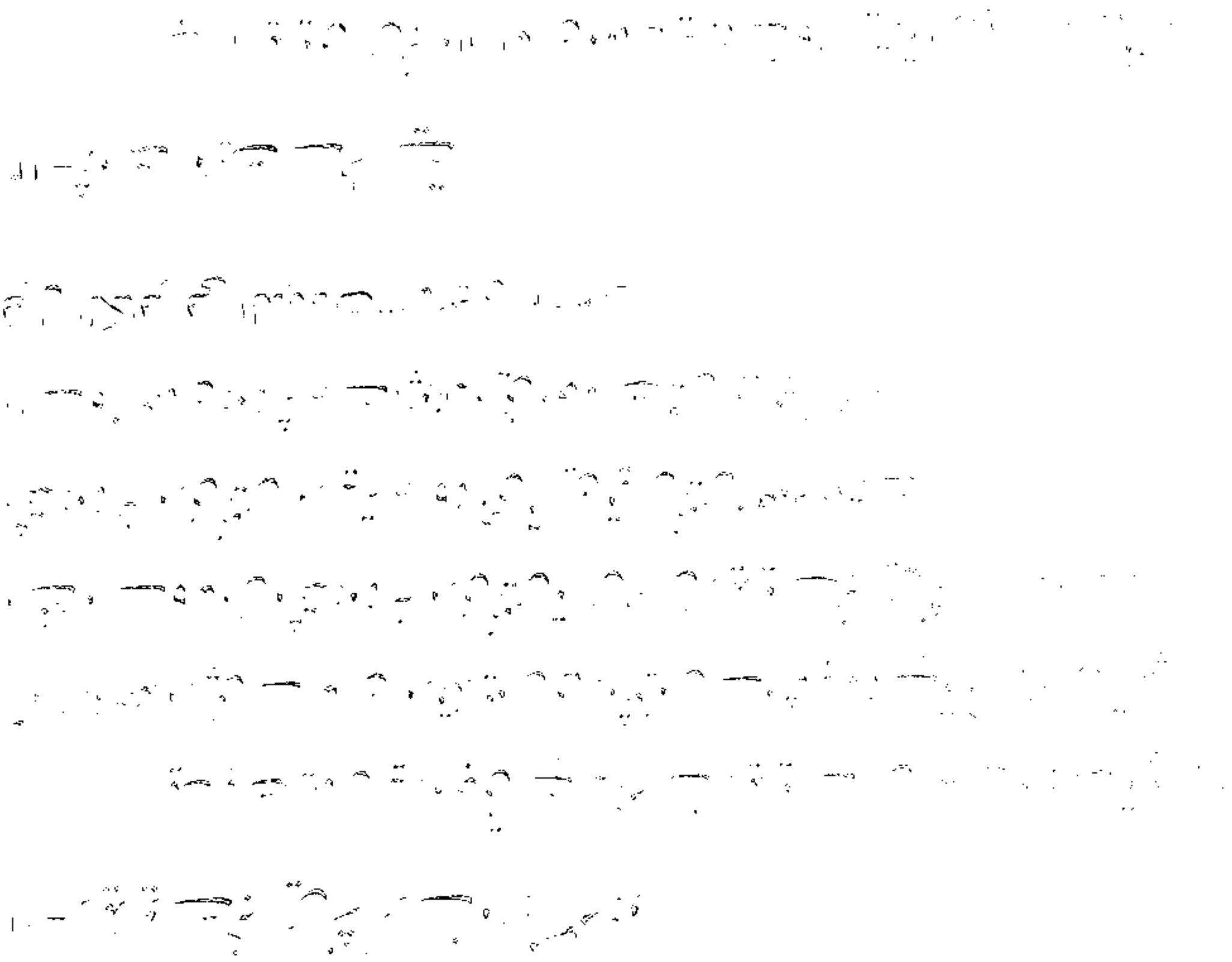

[illegible] سے متعلق حدود پر شہادت رکھنے والے چار معتبر گواہوں کے بیانات، ایک شہادت دینے والے کے تاب القاضی ان القاضی کتابت سے استفتاء خط اور چوتھے امیر یا سلطان۔ ان مذکورہ چار ذریعوں میں سے پہلے دو ذریعے یعنی رویت ہلال کمیٹی اور قاضی اس خبر سے اس طرح خارج ہو جاتے ہیں کہ شہادت کی حقیقت میں حضور اور مجلس کا مفہوم پایا جاتا ہے، اور رویت ہلال کمیٹی اس خبر میں حضور و موجودگی کوئی شکل موجود نہیں، اور کتاب القاضی الی القاضی میں کتاب کا تذکرہ ہے، جبکہ یہاں مطلق خبر ہے۔ لہٰذا خبر کے دو ذریعے اس جملہ کو ہٹا سکتے ہیں جس کی وضاحت خبر مستفیض کے ذیل میں اس سے قبل آ چکی ہے۔

۱۳- رویت ہلال کمیٹیوں کے بارے میں چند وضاحتیں

علاقہ کے ہر ضلع پر رویت ہلال کمیٹی کی ضلع کمیٹی ہوگی۔ اس ضلع کے تمام تعلقہ جات و بڑے بڑے قصبوں میں حسب ذیل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی اور پورے علاقہ کے مرکزی مقام پر ایک مرکزی رویت ہلال کمیٹی ہوگی۔

۱۴- مرکزی رویت ہلال کمیٹی

۱- مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا صدر علاقہ کی مشہور و معروف عالم شخصیت ہوگی۔

۲- ممبروں کی تعداد و تعین کے مسئلے کو مقامی اعتبار سے حل کیا جائے گا۔

۳- ممبران میں اکثریت یا دو تہائی ممبر علماء کا ہونا ضروری ہوگا۔

۴- ہلال کمیٹی کے تمام فیصلے شرعی حدود میں ہوا کریں گے۔

۵- ضلعی یا ذیلی کمیٹیوں کے فیصلے کے اختلاف کی صورت میں مرکزی ہلال کمیٹی کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

Marfat.com

Marfat.com

میں ہوا ہے۔ اس میں تمام مقامی ممبروں کا بغیر کسی اخراج کے حاضر ہونا اخلاقی دینی فریضہ ہوگا۔

۹۔ مرکزی بلدیاتی کمیٹی کے فیصلے کو کوئی بدل نہیں سکتا مگر خود صدر بلدیاتی کمیٹی اور جو ممبران اس فیصلہ میں شریک تھے، کسی دینی مصلحت کی وجہ سے شرعی حدود میں رہتے ہوئے تبدیل کریں۔

۱۰۔ مرکزی بلدیاتی کمیٹی فیصلہ کرنے میں ہرگز تاخیر نہ کرے۔ وقت مقررہ پر فیصلہ ہونے کی صورت میں مرکزی بلدیاتی کمیٹی بذریعہ اخبارات و ریڈیو اس فیصلے کی تشہیر کی ذمہ دار ہوگی۔

۱۱۔ ہر ذیلی ضلعی کمیٹیوں کو اطلاع روانہ اس کے ذمہ نہیں ہوگا، بلکہ ہر ضلعی کمیٹی کے ذمہ دار کے لئے لازم ہوگا کہ وہ اپنی مرکزی بلدیاتی کمیٹی سے رابطہ قائم کرکے مرکزی کمیٹی کے فیصلے کو معلوم کریں اور اس کو بنیاد بنا کر اپنے ضلع میں رؤیت بلال کو ثابت کریں۔

۹۔ ضلعی کمیٹی کے ذمہ لازم ہوگا کہ ہر ماہ کی انتیس تاریخ کو اور خاص طور پر عید رمضان اور بقر عید کے موقع پر تمام ممبران چاند دیکھنے کا اہتمام کریں۔

۱۰۔ ضلعی کمیٹی کے اکثر ممبران اسی ضلع کے ہوں گے اور تعلقہ جات سے ایسے افراد کو جو ضلع میں آمد و رفت رکھتے ہوں اور اس معاملہ میں کافی دلچسپی لیتے ہوں، ان کو بھی لیا جا سکتا ہے۔

۱۶۔ ذیلی کمیٹیوں کی ذمہ داریاں

۱۔ ہر تعلقہ اور بڑے قصبہ میں ذیلی کمیٹی تشکیل دی جائے گی، جن کے ممبران کا تعین ضلع کمیٹی مقامی حضرات کے مشورے سے کرے گی۔

۲۔ اس کا متعینہ دفتر ہوگا جہاں حسب موقع اس کی میٹنگ ہوا کرے گی اور ضلع کمیٹی یا مرکزی کمیٹی کی خط و کتابت بھی اس پتہ پر کی جا سکے گی۔

Marfat.com

۳۔ ذبیحہ مشینوں سے کیا قابل اعتماد امانت دار اور دینی مزاج رکھنے والے مسلمان ہوتے ہیں جو ذبح کرتے وقت ۵ شرائط کا لحاظ رکھتے ہیں؟

۴۔ جب ان سے پوچھا جائے تو وہ شریعت کے مطابق ذبح کا اقرار کرتے ہیں؟

۵۔ کیا ان کے ذبیحہ کو کھانے کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے؟

۶۔ جو مسلمان ذبیحہ مشین کے ذریعہ ذبح کرتے ہیں ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

۷۔ جو مسلمان ذبیحہ مشین کے ذریعہ ذبح کرتے ہیں ان کے ذبیحہ کو کھانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

Marfat.com

اسلامی مہینہ، رؤیت سے یا حساب سے؟

مولانا محمد عبداللہ سلیم صاحب

ہلال سے متعلق متعدد روایتیں صحیح بخاری، مسلم اور جامع ترمذی وغیرہ حدیث کی تمام معتبر و مستند کتابوں میں موجود ہیں جن میں یہ روایت نہایت مشہور اور تمام فقہاء کے پیش نظر ہے:

"عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ ذکر رمضان، فقال: لا تصوموا حتی ترو الہلال ولا تفطروا حتی تروہ، فإن غم علیکم فاقدروا لہ وفی روایۃ لہ أن رسول اللہ ﷺ وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ، فإن غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین" (بخاری)۔

(ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے رمضان کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ روزہ مت رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور نہ ہی روزہ بند کرو جب تک تم ہلال کو دیکھ نہ لو پھر اگر چاند دھاتی نہ دے تو اس کے لئے اندازہ کرلو اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے تب تم روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر چاند چھپ جائے تو مہینے کے ۳۰ دن پورے کرلو (پھر روزہ شروع کرو)۔

فقہاء و محدثین کی رائے

فقہاء و محدثین نے اس لفظ کے اس حدیث میں کیا معنی سمجھے ہیں، اس سلسلہ میں حافظ

Marfat.com

علم (یعنی چاند کی رفتار اور گھٹنا بڑھنا) کسی چیز سے اس کا اندازہ ایسے لوگوں کو بخوبی ہوتا ہے جو چاند تارے پر اکثر توجہ سے دیکھتے ہیں اور یہی مراد اس تشریح کی ہے انہوں نے اندازہ کرنے کی بات خصوصیت سے ایسے ہی شخص کے تعلق سے کہی ہے (فتح الباری ج ۴ ص ۹۸-۹۹، تحریر حوالہ تکمیلی ۲۶۹ ا۔

مسلک جمہور کی معقولیت

میں سمجھتا ہوں کہ حافظ ابن حجر اور علامہ سیوطی کا فرمان اور جس بات کو جمہور فقہاء نے اختیار کیا ہے وہ برحق اور نہایت معقول ہے اس لئے کہ:

اول: دونوں مذکورہ حدیثیں (جن میں سے ایک میں فاقدروا لہ ہے اور دوسری میں "فاکملو العدة ثلاثین" ہے یہ دونوں ایک ہی صحابی یعنی حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہیں اگر ان کے نزدیک ان دونوں حدیثوں کے لفظی فرق کا معنی و مراد حکم پر پڑتا تھا تو وہ ضرور اس کی وضاحت کرتے اور بتاتے کہ کوئی حدیث کونسی حالت سے یا کس قسم کے افراد سے متعلق ہے۔

دوم: "فاقدروا لہ" والی روایت کے راوی صرف ابن عمر ہیں، جبکہ "أکملوا العدة ثلاثین" کے الفاظ کے راوی متعدد صحابہ ہیں مثلاً خود ابن عمر اور ابو ہریرہ ابن عباس، قیس بن طلق عن ابیہ، ارشد بن خدیج ربعی بن حراش عن رجل من اصحاب النبی ﷺ جابر بن عبداللہ اور ابو بکرہؓ ان تمام صحابہ کرام کی روایتیں مختلف حدیثوں کی کتابوں میں ہیں جن کو دار قطنی اور بیہقی نے جمع کیا ہے اب اگر "فاقدروا لہ" کے معنی "أکملوا العدة ثلاثین" کی مراد و مفہوم سے مختلف ہوتے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ معنی ان تمام صحابہ سے مخفی رہتے۔

سوم: "فاقدروا لہ" کے الفاظ روایت کرنے والے راوی حضرت ابن عمرؓ کا خود اپنا عمل صحیح حدیث سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ ۲۹ شعبان کو بوجہ ابر چاند نظر نہ آنے کی صورت میں تیس

Marfat.com

Marfat.com

اگر چہ چاند آسمان میں موجود ہی کیوں نہ ہو مطلع صاف ہوتا تو نظر آجاتا تب روزہ نہ رکھو۔

اس ہدایت وممانعت کی شدت امام بخاری کے قائم کردہ باب کے الفاظ سے بخوبی ہوجاتی ہے امام بخاری نے مذکورہ حدیثوں پر جو باب قائم کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

"باب قول النبی ﷺ إذا رأيتم الهلال صوموا وإذا رأيتموه فافطروا وقال: صلة عن عمار من صام يوم الشك فقد عصى أبا القاسم ﷺ"۔

(باب نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے بارے میں کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب پھر اس کو دیکھو تو روزہ چھوڑ دو صلہ نے عمار سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس نے یوم شک کو روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی)۔

اور یہ متعین ہے کہ یوم شک شعبان کا تیسواں دن ہے جبکہ ۲۹ شعبان کو چاند نظر آنا ممکن تھا مگر بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہیں آیا۔

خلاصۂ کلام ڈاکٹر قرضاوی

حدیث کے حقیقی اور ظاہر معنی کی وضاحت کے بعد اب ہم ڈاکٹر یوسف القرضاوی کی رائے اور شیخ احمد شاکر کی کتاب "اوائل الشهور العربية" سے ان کے استدلال کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔

ان کے کلام کا خلاصہ جو ہم نے اخذ کیا ہے وہ اس طرح ہے۔

الف- شارع کا مقصود کسی بھی ممکن اور میسر ذریعہ سے مہینہ کا تعین ہے۔

ب- رؤیت بصری (آنکھ سے چاند کا دیکھنا) نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کے عہد میں واحد ذریعہ تھا فلکی حساب اس وقت میسر نہیں تھا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"أنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب" ہم ایک امی امت ہیں ہم نہ لکھتے ہیں اور

Marfat.com

Marfat.com

نوٹ:

جہاں تک شمسی حساب کا تعلق ہے اس کا مدار رؤیت پر نہیں، بلکہ خالصۃً حساب پر ہے اس سے بعض قمری حساب کا مدار رؤیت پر ہے، اب سوال یہ ہے کہ آخر شارع نے شمسی حساب کو چھوڑ کر قمری حساب کو کس لئے اختیار کیا ہے اور یہ کہ صوم رمضان کے روزوں اور عیدین کیلئے بلکہ عدت وفات اور عدت طلاق (جس کو حیض نہ آتا ہو) اور نذر روزہ کفارہ کے روزوں کیلئے بھی قمری حساب ہی کو کیا ہے جب کہ فقہاء نے تصریح کی ہے۔

اس کا جواب اس کے سوا اور کیا ہے کہ دراصل اسلام اور اس کے احکام ہر فرد کیلئے ہیں خواہ وہ شہری ہو یا دیہاتی اور صحرائی تب اگر مواقیت احکام کا مدار آفتابی کیلنڈر پر رکھدیا جاتا تو دیہاتی اور صحرائی باشندوں کیلئے ان پر عمل درآمد دشوار ہو جاتا، کیونکہ اس حساب کا تعلق رؤیت سے ہے نہیں کہ ہر شخص دیکھ کر تاریخ اور مہینے کا تعلق کر لے، اس لئے شارع نے قمری حساب کو اختیار کرلیا جو رؤیت پر موقوف ہے کیونکہ وہی ہر ایک کیلئے باعث سہولت ہے خواہ وہ عالم ہو یا جاہل شہری ہو صحرائی۔

اب اگر ہم قمری حساب کو رؤیت سے ہٹا کر فلکی حساب پر موقوف کردیں جو خالص عقلی چیز ہے تو یہ ہو جائیگا کہ ہم نے شارع کی حکمت کو ضائع کردیا اور اس کے خلاف صورت اختیار کرلی۔

نظام رؤیت کی آسانی

قمری حساب کے رؤیت پر موقوف ہونے اور اس وجہ کے باعث سہولت ہونے کا اعتراف اہل تحقیق نے کیا ہے، خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں، جیسا کہ ''انسائیکلوپیڈیا امریکانا'' کی درج ذیل عبارت سے اس کی تصدیق ہو جائیگی۔

Marfat.com

Marfat.com

عرب سے قبل نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں فلکی حساب سے ناآشنا تھے اس زمانہ میں ان کا حدیث "لا نکتب ولا نحسب" و دلیل بنانا صحیح نہیں ہے۔ اس کے ارشاد رسول ﷺ "لا نحسب" کے اور معنی یہ ہیں کہ اس عہد میں کوئی شخص بھی فلکی حساب کا جاننے والا نہیں تھا۔ جملہ یہ بات ثابت ہے کہ صحابہ کرام کی اچھی خاصی تعداد (کتابت) کی جاننے والی تھی، اگرچہ صحابہ کی مجموعی تعداد کے مقابلہ میں وہ تھوڑے ہی تھے۔

فلکی حساب کی قدامت

دوسرے یہود پرانے زمانے سے قمری مہینوں کے حساب کے رواج میں فلکی حساب کو استعمال کرتے تھے۔ "انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا" اس بات کی تصریح کرتا ہے کہ بابلی کیلنڈر رویت ہلال پر موقوف تھا، آٹھویں صدی قبل مسیح میں یہود نے اس سے یہ کیلنڈر اور طریقہ لیا، چوتھی صدی قبل مسیح میں رصدی حساب کافی ترقی کر گیا تھا۔ مستحکم صورت اس نے اختیار کر لی تھی بابلیوں نے ان کے زمانہ میں اپنے کیلنڈر کے نظام میں تبدیلی کر کے فلکی حساب پر اس کو موقوف کر دیا تھا۔ بعد میں یہودیوں نے بھی ایسا ہی کر لیا اور اس غرض سے کہ ان کے (passover) (جشن نجات) یہودی کیلنڈر کے ساتویں مہینے کی ۱۵ ویں تاریخ کو یہودی یہ تہوار مصر میں غلامی سے نجات کی خوشی میں ہر سال منایا کرتے تھے، یہ تہوار سات یا آٹھ دن تک منایا جاتا تھا، موسم سرما کے آخر میں ہوا کریں، انہوں نے یہ صورت اختیار کی کہ ہر تیسرے چھٹے، آٹھویں، گیارہویں، چودھویں، سترہویں اور انیسویں سال ایک ایک مہینہ کم کر دیا کرتے تھے (تاکہ شمسی اور قمری حساب یکساں ہو جائے، اس لئے اس طریقہ کو کہا ہی جاتا ہے (luni solar) (نیم قمری نیم شمسی) کیلنڈر۔

یہود کی غلط کاری

اس طرح مشرکین عرب کی طرح یہود بھی "نسئ" کے مرتکب تھے جس کو قرآن حکیم

Martat.com

years and 235 months with inrcalations in the years 3 6 11 14 1
and 19 of the cycle.----------The jewish adoption of Babylonian calendar customs dates from the period of the Babylonian Exile in the 6th century BC.----------

(بابلی مہینے آخر تک (جب تک بابل کی تہذیب قائم رہی) مکمل طور پر قمری ہی رہی جس کی ابتدا رویت ہلال پر ہوتی تھی اور نئی تاریخ کا آغاز غروب آفتاب کے وقت ہوتا تھا۔

آٹھویں صدی قبل مسیح میں درباری ماہرین فلکیات اس اہم مشاہدہ کی اطلاع اسیرین (Asyrian) بادشاہوں کو دیا کرتے تھے۔

علم فلکیات میں نئی دریافتوں کے بعد یہ ممکن ہوا کہ قمری سال کو نسبتاً مستقل شکل دینے کے لئے اس میں ہر سال ایک اضافی ماہ جوڑ دیا جائے تاکہ یہ شمسی سال سے قریب تر ہو جائے۔ کلدانی فارس کے دور اقتدار میں کیلنڈر کی تیاری کرنے والے ماہرین نے ۱۹ برس اور ۲۳۵ مہینوں کا ایک دورانیہ تیار کیا تھا جس میں تیسرے، چھٹے، گیارہویں، چودھویں، سترہویں اور انیسویں سال میں اضافی ماہ و روز جوڑ دیئے جاتے تھے۔

یہود کے درمیان بابلی کیلنڈر کے نظام کا رواج چھٹی صدی مسیح میں بابلی جلاوطنی سے ہوا)۔

مذہبی قمری جنتری اور اختر ائی سال کے درمیان عام مطابقت پیدا کرنے والی ابتدائی کوششوں کا اہم حصہ میٹونک دور ہے اس کی اولین ایجاد ۴۳۲ قبل مسیح کے قریب یونان کے ہیئت دان میٹن کے ذریعے ہوئی میٹن نے اس سلسلے میں یونان کے دیگر ہیئت دانوں کے ساتھ مل کر کام کیا تھا۔

مذہبی کیلنڈر میں مہینہ کی ابتدا کا تعین ہلال، یعنی نئے چاند کے مشاہدے سے ہوا کرتا تھا اور جشن نجات کی تاریخ "جو" کی کھیتیاں پک جانے سے مربوط تھی، نئے چاند کی حقیقی شہادت

Marfat.com

Marfat.com

with the tipcning of barley.The actual witnessing of the New Moon and observing of the stand of crops in judaea were required for the functioning of the religious caalendar. The jews fo the Diaspora of Dispersion.who generally used the civil calendar of their respective coumtries.were informed by messengers from palestine about the comimng festivals.This practice is already attested for 143 BC After the destruction of the Temple in AD 70. rabinic leaders took over from the priests the fixing of the religious calendar. Visual observation of the New Moom was supplemented and foward AD 200.in fact.supplanted by secret astromomical calculation But the people of the Diaspoa wrer ofgen reluctent fo wait for the arbitary decision of the calendar makers in the Holy land .Thus. in Syrian Antioch in AD 328-342. the pasover was always celebreted in (julian)March.th month of the spring equinox. without regard to the palestinian rules and rulings.To preserve the unity of lasrael the patriarch Hillel 11. in348/ 359 published the "secret"of calendar making .which esentially consisted oif the use of the Babylonian 91-year eyely with some modifvation of these principles occasioned comtroversies

(مذہبی قمری کلینڈر اور شمسی (۳۶۵ دن والا) کلینڈر کے درمیان مطابقت پیدا کرنے والی ابتدائی کوششوں میں ایک اہم کوشش ''دورہ میٹونک'' کی تنظیم وترتیب ہے، اس کو ابتداء ۴۳۲ برس قبل مسیح میں ایتھنس کے ماہر فلکیات میٹن (Meton) نے دیگر ماہرین فلکیات کے تعاون ومشورے کی مدد سے ترتیب دیا تھا۔

مذہبی کلینڈر میں مہینے کا نقطۂ آغاز رؤیت ہلال مانا جاتا تھا، اور جشن نجات جو کی کھیتی سے جانے سے مربوط تھا، نئے چاند کی رؤیت اور یہودی سرزمین میں کھڑی فصلوں کا مشاہدہ

Marfat.com

Marfat.com

ایک اور کتاب سے اقتباسات بھی درج ذیل ہیں :۔

یہودی کیلنڈر قمری شمسی ہے (شمسی قمری) ہے یہ ہمارے دستوری کیلنڈر کے مقابلہ میں ہے جو کہ خالص شمسی ہے اور جس میں چاند سے ربط کلیۃ مفقود ہے، لیکن یہ محمدن کیلنڈر سے بھی انیہا خالص مختلف ہے جو خالص قمری نظام ہے

سینہڈرین (یروشلم کی عدالت عالیہ) کی ایک اسپشل کمیٹی نے اپنے پریزیڈنٹ کے ساتھ جس کی حیثیت اس کمیٹی سے چیرمین کی ہوتی بلکہ اس بات کی نمائندگی کی کہ شمسی نظام کو قمری سالوں کے ساتھ منضبط و متوازن بنائے۔

اس کیلنڈر کونسل نے مہینوں کی ابتداء (تکوفوتھ) کا شمار رصدی اعداد کی بنیاد پر رکھا جو قدیم روایت کی حیثیت سے متروک ہو چکا تھا۔

کبھی کبھی دو سال تین سال کے بعد سالانہ گیارہ دن کی زیادتی کو "نسان" (NISAN) میں اس طرح جمع کر دیا جاتا تھا جس سے کہ نسان ہمیشہ موسم بہار میں آئے اور وہ لوٹ کر سردی کی طرف نہ چلا جائے

روایت بلال اور تداخل ایام کا بہ ضابطہ ۵۱۲ قبل مسیح کے

As late as the 10th century AD. In the 8th century the Daraites following Muslim practice. trturned to the actual observation of the crescent New Moon and of the stand of barley in Judaea But some centuries later they also had to use aprecalculated calendar.The Samaritans. likewise used a computed calendar.----------

The synodic month is the average interval between two mean comjunctions of the Sun and Moon. when these bodies are as near as possible in the sky. which is reckoned at 29 days 12 hours 44 minutes 3 secomds: a conjunction is called a molad. This is also

aBabylonian value .Encyclopedia Britanica 1992 vol 15 Calendar,

Thus the jewish calendar is LUNI-SOLAR it is in contrast to pure solar and in which the months have nothing to do with the moon But it is also quite different from the pure lunar calendars as absolutely lunar

یہودی کلینڈر نیم شمسی ونیم قمری ہے، جبکہ ہمارا مروجہ کلینڈر خالصتاً شمسی ہے اور جس میں چاند سے رابطہ کلیۃً مفقود ہے۔ لیکن خالصتاً شمسی ہے اور جس میں چاند سے رابطہ کلیۃً مفقود ہے، لیکن یہ اسلامی ہجری (قمری) کلینڈر سے کافی مختلف ہے جو کہ خالصتاً قمری ہے۔

اسرائیلیوں کی عدالت عالیہ (سینیڈرین) کی ایک خصوصی کمیٹی نے جس کو کلینڈر کی تیاری کے لئے رہنما اصول وضع کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس امر کو یقینی بنانے کی کوشش کی کہ کلینڈر سازی کے شمسی نظام کو قمری اصولوں سے مربوط کرکے توازن قائم کیا جائے۔ اس کلینڈر کمیٹی نے جس کو سودہائیہ کہا جاتا تھا موسموں کا آغاز اصول فلکیات کی ان بنیادوں پر رکھا جو کہ صدیوں سے سینہ بہ سینہ ان کے درمیان منتقل ہوتی چلی آرہی تھیں، برسوں کے بعد سال کے گیارہ اضافی دنوں کو یہودی نسان مہینے میں اس طرح جمع کردیا جاتا تھا کہ جشن نجات موسم بہار میں ہی آئے اور جاڑوں کی طرف نہ پلٹ پڑے۔

رؤیت ہلال اور تداخل ایام کا یہ ضابطہ ۵۱۶ء سے تین صدیوں تک بیت المقدس کی دوبارہ مسماری تک مروج رہا جب تک کہ ان کے درمیان آزاد عدالت عالیہ موجود رہی، لیکن جب جبر واستبداد کا رواج بڑھ گیا اور حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ آزاد عدالت عالیہ کا وجود خطرے میں پڑ گیا ہلیل یازدہم نے اسرائیل کی سالمیت کے لئے ایک غیر معمولی قدم اٹھاتے ہوئے کلینڈر بنانے کے اسرار ورموز کو عام کردیا جو کہ اب تک سینوں میں دفن راز ہی تھا۔

اس نئی حکمت عملی کے مطابق ہلیل یازدہم نے آئندہ کے لئے تمام مہینوں کو پیشگی ہی تجویز کردیا اور آنے والے سال کبیسہ اور دیگر سالوں میں (وہ سال جس میں فروری میں ۲۹ دن ہوتے ہیں) میں دنوں اور مہینوں کا اضافہ کردیا یہاں تک کہ اسرائیل میں نئے سرے سے آزاد عدالت عالیہ دوبارہ قائم ہوجائے۔ آج تک یہی کلینڈر یہود استعمال کرتے ہیں جس کے مطابق نئے چاند اور تہواروں کا تعین کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

independent Sanhedrin.In the fourth century. However when oppression and persecution theraternd the continued ex istence of the Sanhedrin. the patriarcg Hillel 11 took an extraordinary step to preserve the unity of Israel.In order to provent the jews scattered all over the surface of the earth from celebtating their New Moons festivals and holidays at different times. he made public up to then had been a closely guarded secret.----------

In accordance with this system. Hillel 11 formally sanctified all months in advance and intercalated allfuture leap years until such times as a new recoignized Sanhedrin would be established in Israed.This is the permanent calendar according to which the New Moon and festivals are calculated and celebrated today by the jews all over the world.----------

However, for calendar caculations, especially for the computation of the Moladoth (the times of the New Moon)and the Tedufoth(beginnings of the seasons) the day begins and ends at 6 o' clock in the evening, jerusalem time. (THE COMPREHENSIVE HEBEW CALENDAR 20th to 22 nd century by Arthur Spier, page 1 2. 13)

ان تفصیلات کی روشنی میں یہ کیسے کہنا ممکن ہے کہ قمری مہینے کے تعین کیلئے فلکی حساب کو عرب میں کوئی نہیں جانتا تھا یقین سے تو نہیں کہا جا سکتا، لیکن اس بات کا امکان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہود کے اس حسابی طریقہ کار کو دیکھتے ہوئے فرمایا ہو۔

''انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا'' ہم ایک امی امت ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں مہینہ اس طرح اور اس طرح ہے (ہاتھ کے سامنے سے ۲۹ اور ۳۰ دن) گویا ہمارے مہینوں کا حساب یہود کے حساب کے جیسا نہیں ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

(۱۰) یوسف قرضاوی اس سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کے مطابق تزکیہ اس امر کو دیکھنا چاہئے کہ چند دوستی آنکھ سے (بغیر کسی آلے کی مدد کے) دیکھا جا سکے۔ فلکی اعتبار سے ان کا زمین کی سیدھ میں ہونا اہم نہیں اور یہی بات قرآن و سنت کے الفاظ و مفہوم سے بھی ثابت ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] اس نے ان کا کلام ان سے زمانہ کی مشرق و مغرب جہاں [illegible] ہونے کا اعتبار تھا اس لئے جس روایت ظاہر ہوئی اہل مغرب کی [illegible] اہل مشرق پر حجت ہوگی یا اس سے حدود مملکت و اصول الشہادۃ کی مشرق و مغرب مراد [illegible] مشرق و مغرب اس لئے جہاں درحقیقت مطالع بدلتے ہوں کا حکم جدا ہوگا،

[illegible] ہیں چنانچہ علامہ کاسانی اپنی کتاب "بدائع الصنائع" میں لکھتے ہیں:

"اگر ایک شہر والوں نے تیس روزے پورے رکھے اور دوسرے شہر والوں نے اس [illegible] روزے کی ہوتے ہیں تو اگر تیس روزے والوں نے تیس روزے قاضی کے یہاں [illegible] ثبوت کی بنیاد پر ہوئے تھے یا شعبان کے تیس دن پورا ہونے کے بعد ہوئے تو [illegible] والوں پر ایک روزے کی قضا لازم ہوگی، اس لئے کہ انہوں نے رمضان کے ایک دن کا [illegible] نہیں رکھا تیس والوں کی رؤیت سے رمضان ہو جانے کے ثبوت کی وجہ سے اور انتیس والوں [illegible] انتیس والوں کی رؤیت میں قادح و معارض نہیں بن سکتا، کیونکہ وجود کا معارض نہیں [illegible] اور انتیس والوں سے روزے بلا رؤیت یا قاضی کے یہاں ثبوت یا شعبان کے تیس یوم کے [illegible] پورے ہونے تیس والوں کی غلطی ہے انہوں نے برا یا ایک روز پہلے روزہ رکھ کر [illegible] شروع کیا اور اس صورت میں انتیس والوں پر ایک روزہ کی قضا لازم نہیں ہے، کیونکہ [illegible] کہ رمضان کبھی تیس دن کا اور کبھی انتیس کا ہوتا ہے (بدائع الصنائع)۔

[illegible] مذکورہ دو شہروں میں ایک کی رؤیت دوسرے کو مستلزم ہو کر انتیس والوں کو ایک [illegible] قضا کا حکم اس وقت ہے جب کہ ان دونوں شہروں کے بیچ کی مسافت قریب ہو جس میں [illegible] اگر مسافت بعید ہو تو ایک شہر کا حکم دوسرے شہر پر لازم نہ ہوگا اور ابو عبداللہ [illegible] سے منقول ہے کہ اہل اسکندریہ کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا کہ [illegible] جاتا ہے اور جو لوگ وہاں منارہ پر ہوتے ہیں ان کو اس کے بعد بہت دیر تک

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] تحقیق [illegible] تحقیق رہے کہ کس مقام کا طلوع بعد غروب بعد استواء سے
[illegible] ہے اور بعد تک نے اس پر موقوف رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہمارے اسلاف کرام میں مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب اور
[illegible] محمد یوسف صاحب بنوری کا یہ مسلک رہا ہے کہ اختلاف مطلع کا اعتبار تو
[illegible] ان مقامات میں جن میں اس قدر مسافت ہو کہ ایک کے مطلع کا اعتبار کرنے سے دوسرے
[illegible] مطلع کا تعین ۲۸ دن روپ تا ہو یا ۲۹ دن ہو جاتا ہو تو ایسے دو مقامات میں اختلاف مطلع کا
اعتبار کرتے جدا حکم دیا ہے کا [illegible] رہایت ہیں)۔

ان اسلاف کرام کا مختار نظر یہ نہیں ہے کہ مطلقاً اختلاف مطلع کا اعتبار کرکے مسلک
[illegible] سے بالکلیہ انحراف کیا جائے اور مثلاً ایک ہی ملک کے دو شہروں میں جن میں اختلاف مطلع
[illegible] تحقق ہو اختلاف مطلع کا اعتبار کرتے ہوئے عمل کیا جائے، بلکہ جب تک تفاوت واضح دو مقامات میں نہ ہو
[illegible] تک مسلک اتحاد کا ہی نظر رکھا جائے۔

غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسے اوپر معلوم ہوا، ۲۴ فرسخ کے بعد اختلاف مطلع متحقق ہو
[illegible] ہے۔ چوبیس فرسخ کے تقریباً بہتر میل ہوتے ہیں اور بہتر میل کے کم و بیش ڈیڑھ سو کلومیٹر
[illegible] ہوتے ہیں تو دو شہر جن میں دو سو سے پانچ کلومیٹر کا فاصلہ ہو تو اگرچہ اختلاف مطلع کا تحقق تو ہو سکتا
[illegible] لیکن ایسے قلیل اختلاف کا اعتبار اس لئے نہیں کیا گیا کہ اس سے طلوع و غروب میں تفاوت کم
[illegible] ہوتا ہے، یہ ممکن ہی ہے کہ دو شہر جو ایک خط پر واقع ہیں اور ایک ہزار میل کا دونوں میں فاصلہ
ہے تو طلوع و غروب میں ایک گھنٹہ تک فصل متوقع ہے، لیکن جس شہر میں ایک گھنٹے قبل غروب ہوا
اور ہلال نظر آگیا تو دوسرا شہر جہاں ایک گھنٹہ بعد غروب آفتاب ہوا ہے وہاں اگرچہ رؤیت ہلال
نہیں ہوئی، مگر ہلال کی افق مطلع پر موجودگی بہت ممکن ہے، کیونکہ جس طرح آفتاب اس دور کے
شہر میں ایک گھنٹہ بعد غروب ہوا ہے تو چاند بھی اسی نسبت سے آفتاب کے پیچھے جا رہا ہے تو اس

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] جواب دیتے ہوئے خطاب ہر موقعہ والوں سے اپنے اپنے مطلع سے [illegible] بات ہے کہ خطاب ان کی وجوہ میں سے کسی رویت حقیقی یا حکمی کا تحقق ہو سکے، کسی کے لئے ان کے مطلع پر رویت حکمی کا تحقق کبھی نہیں ہو سکتا خطاب ان سے متحقق نہیں ہوگا (۱)۔

چنانچہ حضرت علامہ یوسف صاحب بنوری نے پشاور اور وزیرستان میں اختلاف مطلع کے امکان اور اعتبار کا خیال ظاہر فرمایا ہے، جبکہ پاکستان کے چالیس علماء کرام نے باکمیہ اختلاف مطلع کے غیر معتبر ہونے پر اتفاق کا فیصلہ فرمایا ہے، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی خود اس کا اظہار فرمایا ہے یہاں تک کہ انھوں نے اپنے رسالہ رؤیت ہلال اور "جواہر الفقہ" میں یہ بھی فرمایا کہ ایک ہی ملک میں ایک ہی روز عید منانے کی سعی اور اس کی شرعی حیثیت سے اہتمام کی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں نظیر نہیں ملتی شرعی حیثیت سے یہ اہم اور ضروری چیز نہیں ہے۔

حضرت مولانا محمد صاحب بنوری نے مطلع کے متحد ہوتے ہوئے بھی ایک ساتھ عید منانے کو ایک مشکل امر قرار دیا ہے (معارف سنہ ۱۹۰۶)۔

رہی یہ بات کہ صاحب احسن الفتاوی مطبوعہ پاکستان نے لکھا ہے:

مندرجہ بالا (متفقہ فیصلہ) تحریر کے بعد ۱۳ شوال ۱۳۶۸ھ میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور بندہ کی رائے سے اختلاف مطالع کو غیر معتبر قرار دے کر ملک میں تنفیذ حکم کے لئے چند تجاویز حکومت کو بھیجی گئی تھیں۔ الخ

تو بظاہر اس سے ایک ملک میں اختلاف مطالع کو غیر معتبر قرار دینے پر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب اور حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کا اتفاق ممکن ہے، لیکن اس سے بالکلیہ مسافت فاحشہ کے باوجود اختلاف مطالع کے غیر معتبر ہونے پر ان دونوں اکابر کے اتفاق کی کوئی دلیل

Marfat.com

"اور کہا جاتا ہے کہ بلاد بعیدہ میں اختلاف بعید ہ کا اعتبار ہوگا، زیلعی "شارح الکنز" فرماتے ہیں: یہی قول اشبہ ہے اور تجرید میں قدوری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور جرجانی بھی اسی کے قائل ہیں، شیخ فرماتے ہیں: (علامہ انور شاہ) یہی فقط صواب ہے (ھذا اصوا الصواب) فرماتے ہیں: زیلعی کے قول کو تسلیم کرنا ضروری ہے ورنہ عید کا ۲۷/۲۸ یا ۳۱/۳۲ کو واقع ہونا لازم آئے گا، جبکہ دونوں میں مسافت بعیدہ ہو جیسے ہند اور قسطنطنیہ میں طلوع ہلال دو روز پہلے ہو جاتا ہے، پس جبکہ بلاد ہند میں رؤیت ہلال قسطنطنیہ کے دو روز بعد ہوئی اور قسطنطنیہ کی رؤیت ثبوت (بطریق شرعی) پہنچی تو عید کا تقدم لازم آئے گا، ایک شخص نے قسطنطنیہ میں چاند دیکھا اور عید سے قبل ہمارے پاس آگیا تو وہ ہماری رؤیت پر عمل کرے گا یا خود کی رؤیت پر عمل کرے گا؟ الخ"

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہند، بنگلہ دیش اور نیپال کا مطلع جدا ہو سکتا ہے۔

۲۔ جب یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ گئی کہ مطلع ایک ہونے کی صورت میں اور اسی طرح اختلاف مطلع قلیل ہونے کی صورت میں سب جگہوں کا ایک ہی حکم ہے تو اگر کسی جگہ رؤیت شرعی طور پر ثابت ہوگئی اور شرعی طور پر اس کا ثبوت دوسرے شہر یا قاضی کو یا رؤیت ہلال کمیٹی کو پہنچ گیا تو قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا، اگر کسی جگہ شرعی قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی شرعی نہج پر قائم نہ ہو یا کمیٹی نہ ہو تو دوسرے شہر کی رؤیت کا علم بطریق استفاضہ یا شہادت شرعیہ عوام تک پہنچ جائے، مثلاً عالم یا مفتی دوسرے شہر کی رؤیت کو معتبر قرار دیدیں تو عوام پر لازم ہوگا کہ وہ اسکے مطابق عمل کریں۔

چنانچہ عالمگیری فتاوی ہندیہ میں ہے کہ شہروں وغیرہ میں جہاں قاضی یا نائبین قاضی موجود ہوتے ہیں وہاں شہادت کے لئے قاضی کا فیصلہ ضروری ہے، لیکن دیہات میں جہاں ایسا کوئی نظم نہ ہو وہاں کوئی شخص رمضان کا چاند دیکھ کر گاؤں کی مسجد میں لوگوں کے سامنے گواہی

Marfat.com

وَمِنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ فِي الْمَنَارَةِ وَلَيْسَ هُنَاكَ وَلَدٌ وَلَا قَاضٍ

فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ ثِقَةً يَصِفُ اللَّيْلَ بِقُرْبِهِ وَفِي الْقَطْرِ أَنَّ أَحَدَ عَمَلَانِ يَرَوْنَهُ لَيْلَةَ

لَا يَسَعُهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا

۱۰- ریڈیو ٹیلیفون تار برقی خط اور اخبار میں فرق ہے کہ تار برقی اور اخبار کے علاوہ استفتاء ہر ایک قبول نہیں البتہ خط "بشرط معرفة الكاتب وعدالته" اور ریڈیو ٹیلیفون "بشرط معرفت صاحب الصوت وعدالته" درجہ اخبار میں معتبر ہوں گے شہادت میں نہیں مفتی فیصلہ (احسن الفتاوی)۔

فیکس بھی ایک خبر ہے لیکن اس میں معرفت کاتب وعدالتہ پر غلبہ ظن نہیں ہے اس لئے اس کا حکم تار برقی یا مطلق خبر کا ہوگا اس لئے استفتاء کا مفتی ہوگا۔

الجواب ۲ الف- مدد لینے میں مضائقہ نہیں ہے تاکہ غلبہ ظن یا رویت میں سہولت ہو جائے مدار رویت پر رہنے کا حساب کی بنیاد پر کوئی فیصلہ جائز نہیں۔

ب- رویت کی شہادت کو رد نہیں کیا جا سکتا شہادت کو شارع نے یقین کے درجہ میں مانا ہے۔

حضرت علامہ شامی فرماتے ہیں: "وفي النهر فلا يلزم بقول المؤقتين أنه رأى الهلال في السماء ليلة كذا وإن كانوا في الصحيح كما في الإيضاح"۔

اور حضرت علامہ سبکی کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ (کیونکہ علامہ سبکی فرماتے ہیں: "لأن الحساب قطعي والشهادة ظنية"، علامہ سبکی کے قول کو خود متاخرین شافعیہ ابن حجر اور رملی نے اپنی اپنی شرح منہاج میں رد کر دیا ہے اور شہاب رملی کبیر جو شافعی ہیں ان کی طرف سے علامہ سبکی نے جواب لکھا ہے، شیخ رملی کبیر نے کہا کہ شہادت کو شارع نے بمنزلہ یقین رکھا ہے اور سبکی نے جو کچھ کہا وہ مردود ہے۔ جس کو متاخرین کی ایک جماعت نے رد کر دیا ہے۔ علامہ سبکی نے یہ جو کہا ہے انتیسویں کو طلوع شمس قبل دن میں چاند نظر آئے (یعنی صبح میں) اور بینہ شہادت پیش کرے تیسویں کی رات میں چاند دیکھنے (یعنی انتیسویں کی شام کو) کی تو شہادت کو حساب کے مقابلہ میں رد کر دیا جائے گا، کیونکہ حساب کے لحاظ سے مہینہ اگر انتیس کا ہوتا ہے تو

Marfat.com

Marfat.com

پھر اس سے نتیجہ میں میت کا استحقاق بھی ہو جاتا ہے، حالانکہ میت ابتداءً ایسے قول سے ثابت نہیں ہوتی، علماء پاکستان کا فیصلہ اس کے خلاف ہے ظاہر ہے کہ شیخین کے قول کو ترجیح ہے (ر، مختار ۲ ۳۹۱) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

الجواب ۳ الف- رمضان وعید کے ثبوت کیلئے جب کہ مطلع صاف ہو جمہ غفیر کی ضرورت ہے، جس طرح سے ظن غالب ہو جائے لیکن بلال رمضان میں بستی سے باہر سے آئے ہوئے یا موضع مرتفع سے دیکھنے والے ایک عادل شخص کی یا بستی کے دو عادل کی شہادت سے بھی اطمینان ہو جائے تو اس پر حکم دیا جا سکتا ہے۔

اگر کسی جگہ حاکم یا اسکے نائب (جماعت علماء یا عالم ثقہ فی القریہ) نے رؤیت بلال کے باب میں فاسق کی شہادت کا غلبہ ظن کے بعد اعتبار کرتے ہوئے حکم دیدیا تو نتیجۃً وہ سب کے لئے قابل تسلیم سمجھا جائے گا لیکن اس کو ایسا نہ کرنا چاہئے تھا (متفقہ فیصلہ پاکستان)۔

اس پر حضرت مفتی محمد شفیعؒ نے لکھا ہے ''لیکن ایسا نہ کرنا چاہیئے'' محل تامل ہے، کیونکہ جب شرعاً غلبہ ظن کی صورت میں قاضی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ فاسق کی شہادت قبول کرے تو پھر یہ کہنا کہ اسے ایسا نہ کرنا چاہئے تھا فی نفسہ بھی محل نظر ہے اور موجودہ زمانہ کے اعتبار سے تو یہ حکم شاید نہ قابل عمل ہو جائے کیونکہ معاملات کے لئے قابل قبول شہادت ہزار میں ایک بھی میسر آنا مشکل ہو جائے گا، ہاں یہ ظاہر ہے کہ قاضی کے لئے غلبہ ظن بصدق مخبر ضروری ہے، جو فاسق اس درجہ میں نہ ہو اس کی شہادت رد کی جائے گی، ورنہ قبول کر لینا چاہئے تاکہ حقوق ضائع نہ ہو جائیں۔

''معین الحکام باب الثانی والعشرین'' میں اس مسئلہ پر مفصل کلام کر کے اس کو ترجیح دی ہے (احسن الفتاوی ۴/ ۴۷۴)۔

اس سے معلوم ہوا کہ درحقیقت غلبہ ظن حاصل ہو جائے اور آدمی ایسا ہو کہ جھوٹ نہیں

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

رؤیت ہلال کا مسئلہ اور اختلاف مطالع کے حدود

مولانا محمد شعیب اللہ مفتاحی

۱- الف- اختلاف مطالع

رؤیت ہلال کے سلسلے میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں زمانہ قدیم سے اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک جماعت: اختلاف مطالع کا مطلقاً اعتبار کرتی ہے بلاد قریبہ میں بھی اور بلاد بعیدہ میں بھی ابن حجر ہیتمی نے بحوالہ ابن المنذر اس قول کو عکرمہ، قاسم، سالم و اسحاق کی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا کہ امام ترمذی نے اہل علم سے صرف اسی قول کو نقل کیا ہے اور ماوردی نے شافعیہ کا ایک قول یہی بیان کیا ہے (فتح الباری ۴ ۱۲۳)۔

دوسرا قول: اس کے برعکس یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں ہے نہ بلاد قریبہ میں نہ بلاد بعیدہ میں، لہذا ایک شہر میں رؤیت ہو جائے تو بطریق موجب جس شہر علاقے میں بھی یہ خبر پہنچے، وہاں کے لوگوں پر رؤیت کا اعتبار کرنا لازم ہو جائے ہوگا، ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ احمد و مالک کی طرف یہ قول منسوب ہے (الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱ ۵۵۰)۔

تیسرا قول: اس سلسلے میں یہ ہے کہ بلاد قریبہ میں اختلاف مطالع معتبر نہیں اور بلاد بعیدہ میں معتبر ہے، لہذا ایک جگہ کی رؤیت اس جگہ سے قریب علاقوں میں مانی جائے گی اور اس سے

ظور۔

Marfat.com

Marfat.com

چاند کے مسائل کا جواب

یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ مطالع کا اختلاف ایک واقعی شئی ہے فقہاء نے اس کا اعتبار کیوں نہیں کیا یا ان کی نظر سے یہ امر مخفی رہا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ مطالع کا اختلاف ایک واقعی چیز ہے اور حضرات فقہاء کی نظر سے مخفی نہیں ہے اور فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں جو اختلاف ہے وہ اس واقعی امر کے بارے میں نہیں بلکہ اس میں اختلاف ہے کہ اس اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے یا نہیں جیسا کہ علامہ شامی نے لکھا ہے:

اعلم أن نفس اختلاف المطالع لا نزاع فيه بمعنى أنه قد يكون بين البلدين تفاوت بحيث يطلع الهلال ليلة كذا في البلدتين دون الأخرى إلى أن قال وإنما الخلاف في اعتبار اختلاف المطالع الخ" (رد المحتار مع الشامی ۲/ ۳۵۳)۔

اب رہی یہ بات کہ پھر اس امر واقعی کا اعتبار بعض فقہاء نے جیسے ائمہ ثلاثہ نے کیوں نہیں کیا اس کا جواب تو یہ ہے کہ بعض احادیث جیسے "صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته" وغیرہ سے ان حضرات نے استدلال کرکے یہ حکم دیا ہے جس کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے اور اس سے قطع نظر ایک اہم نکتہ اس سلسلہ میں مولانا یوسف بنوری نے پیش کیا ہے وہ یہ کہ:

ائمہ کے زمانہ میں جو نظام مواصلات تھا اس کے اعتبار سے یہ ممکن نہ تھا کہ ایک [illegible] اتنا طویل مسافت [illegible] میں مطلع ہلال مختلف ہو جائے، پس [illegible] دوسری ایک جگہ نہیں پہنچ سکتا تھا جہاں کا مطلع پہلی جگہ سے مختلف [illegible] ائمہ نے فرمایا کہ ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ بھی معتبر ہے اور مطالع کے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

جو بعض حالات زمانے کے لحاظ سے بھی بہتر نہیں ہے کہ جہاں قاضی نہ ہو وہاں کسی عالم یا ہیئت وغیرہ سے فیصلہ کا انتظار کیا جائے تاکہ انتشار و افتراق سے بچا جا سکے۔

۵- رؤیت ہلال اور آلات جدیدہ

ایک علاقے کی رؤیت کی خبر کسی دوسرے علاقے میں جدید آلات جیسے ریڈیو، ٹیلیفون، ٹیلیگرام یا فون کے ذریعہ موصول ہو تو اس پر عمل کرنا لازم صحیح ہوگا یا نہیں؟ اور یہ ان کے اعتبار سے پختہ شہادتیں ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں تفصیل ہے، جو حسب ذیل ہے:

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی خبر سے رؤیت ہلال معتبر ہونے کی تفصیل یہ ہے:

۱- رمضان کے چاند کے ثبوت کے لئے ان کی خبر اس وقت معتبر ہو سکتی ہے جب کہ ریڈیو اور ٹی وی اسٹیشن اس بات کے پابند ہوں کہ بغیر علماء کے فیصلہ کے کوئی خبر ہلال کے بارے میں شائع نہ کریں، بلکہ علماء کے فیصلہ کے مطابق ثقہ لوگوں کے انتظام سے نشر کریں، اگر ثقہ لوگوں کے انتظام سے علماء کے فیصلہ کو نشر کیا جائے تو اس پر رمضان کے ثبوت کا مانا جا سکتا ہے ورنہ نہیں بلکہ رمضان کے چاند کے لئے شہادت شرط نہیں ہے، بلکہ ثقہ و معتبر آدمی کی خبر کافی ہے (کما مر فی الفصل الثانی)۔

۲- عید کے چاند کے لئے چونکہ آسمان کے غبار آلود ہونے کی صورت میں شہادت کی شرط ہے، لہٰذا ریڈیو اور ٹی وی کا اعلان ہلال عید کے لئے کافی نہ ہوگا، کم سے کم دو یا زیادہ سے زیادہ ثقہ صادق کا درجہ پائیں گے تاکہ شہادت کا شہادت کے لئے گواہ کا گواہ بننے میں

Marfat.com

ٹیلیفون کی خبر

۱- جن صورتوں میں محض خبر ثبوت کے لئے کافی ہے ان میں ٹیلی فون پر دی گئی خبر سے بھی وہی حکم ثابت ہوگا جو کسی ثقہ شخص کی خبر سے ثابت ہوتا ہے اور اس کی آواز اس طرح پہچانی جائے کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے کہ یہ فلاں آدمی ہے۔

۲- جن صورتوں میں شہادت ضروری ہے وہاں یہ خبر کافی نہیں اور خبر دینے والا معتبر ہو اور پہچانا جائے کیونکہ شہادت میں گواہی دینے والے کا معروف ہونا ضروری ہے۔

۳- بہت سے متعدد لوگوں کی طرف سے ٹیلی فون ملیں کہ یقین حاصل ہو جائے اور اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے تو اس پر عینی و مضمون دونوں میں اعتماد کرنا درست ہے۔

تار اور ٹیلکس

تار اور ٹیلکس میں چونکہ خبر دہندہ کی نہ تحریر ہوتی ہے اور نہ دستخط ہوتا ہے، بلکہ غیر مسلم کے دفاتر میں داخل بھی ہوتا ہے، اس لئے علماء نے اس کے بارے میں زیادہ احتیاط برتی ہے۔ بعض نے اس کو مطلق غیر معتبر قرار دیا ہے اور بعض نے بشرائط بعض صورتوں میں اس کو معتبر مانا ہے علامہ عبدالحی لکھنوی نے مطلقاً ان کی خبر کو غیر معتبر قرار دیا ہے (مجموعہ فتاویٰ ۱/۲۰۱)۔

حضرت تھانوی نے بعض شرائط کے ساتھ تار کی خبر کو معتبر مانا ہے (امداد فتاویٰ ۴/۱۱۰، ۴/۹۳) اسی طرح مفتی عزیز الرحمان وغیرہ دیگر حضرات علماء نے بھی بعض صورتوں میں اس کا اعتبار کیا ہے (فتاویٰ دارالعلوم)۔

۱- رمضان سے چاند کی خبر بذریعہ تار اس وقت معتبر ہو سکتی ہے جب کہ خبر دہندہ ثقہ و مقبول ہو اور حالت ایسی ہو میں خبر آئے اور ان خبروں سے کم از کم ظن غالب حاصل ہو جائے مشاورت

Marfat.com

Marfat.com

ـــ کی بنا ۲۹ تاریخ کو رویت کا امکان خارج کیا گیا چاند کی رویت نہ ہونے کی قانونی حیثیت

فیصلہ نمبر ۵۹۔

ب ـــ اگر کسی خطہ میں فلکیاتی حساب سے قمری مہینہ کی ۲۹ تاریخ کو چاند کی رویت

کا امکان نہ ہو مثلاً نئے چاند کے پیدا ہونے کے بعد اس پر انتہائی کم سے کم ۱۸ گھنٹے کا

وقفہ ہو تو ایسی صورت میں چاند کی بصری رویت حد امکان سے باہر ہوتی ہے ایسے خطہ سے

رویت ہلال کی شرعی شہادت لینا چاہئے رد کرنا چاہئے یا قبول کرنا چاہئے؟

راقم کا خیال ہے کہ ایسی شہادت رد کی جا سکتی ہے جب کہ فلکیاتی حساب سے قطعی

طور پر ثابت ہو کہ رویت واقعات کی روشنی میں دیکھی جائے تو ان حسابات میں قطعیت نہیں

پائی جاتی ہے کہ محکمہ موسمیات کے ماہرین کی تاریخ کو رویت بصری کا امکان ظاہر کرتے ہیں اور

دوسرے ماہرین فلکیات اس کا انکار کرتے اور عدم امکان کا فیصلہ سناتے ہیں۔ مفتی محمد شفیع نے

رمضان ۱۳۸۰ھ کا واقعہ اپنی کتاب رویت ہلال میں پیش کیا ہے کہ کراچی میں محکمہ موسمیات

نے ہفتہ پہلے یہ اعلان کر دیا تھا کہ انتیس رمضان جمعہ کے دن غروب آفتاب کے بعد چار منٹ

اس منٹ افق پر رہے گا اور دیکھا جائے گا جو تمام کراچی کے اخبارات میں شائع ہوا مگر پنجاب

یونیورسٹی کے رصد کاہ کے حکام نے اس کی تردید کی اور اخبار "ایوننگ اسٹار" میں ان کا بیان شائع

ہوا کہ یہ پیش گوئی غلط ہے، جمعہ کے روز ہلال عید نظر آنے کے غالباً بہت کم امکانات ہیں (رویت

ہلال ص ۲۲)۔

اس واقعہ کو پیش کرنے کے مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ اتنی بات اس اختلاف میں

سب کے لئے واضح ہو گئی کہ ان قواعد و آلات سے حاصل ہونے والے نتائج کو قطعی و یقینی کہنا محض

خوش گمانی ہے، صحیح یہ ہے کہ اس میں بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں (ایضاً)۔

ظاہر ہے کہ جب ایک جماعت رویت کا عدم امکان ظاہر کر رہی ہے اور دوسری امکان

Marfat.com

Marfat.com

بنع تظلیم کی تحدید میں مختلف اقوال ہیں امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ پچاس آدمی ہوں اور بعض نے کہا کہ اہل محلہ میں سے اکثر مراد ہیں اور بعض نے فرمایا کہ بستی سے ایک دو آدمی ہوں تو بنع تظلیم ہے خلف بن ایوب نے فرمایا کہ بلخ میں پانچ سو آدمی بھی قلیل ہیں (قوانین ۔۔۔ زیادہ سے زیادہ ۔۔۔ نے پائے) مگر فی ہذا الروایۃ میں ولی عدد مذکور نہیں ہے اور امام محمد نے فرمایا کہ لوگوں کی تعداد جس پر بنع تظلیم کا اطلاق ہو سکتا ہے امام المسلمین کی رائے پر منحصر ہے (بحر الرائق ۲: ۲۶۸، شامی ۲: ۳۸۱)۔

یہی آخری قول اکثر علماء احناف نے اختیار کیا ہے رمضان عید کے ہلال کے بارے میں بصورت عدم علت ایک قول یہ ہے جو ابھی گزرا اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس موقعہ پر بھی دو شاہدوں کی گواہی کافی ہے اس قول کو امام حسن نے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے اور صاحب "البحر" اور علامہ شامی نے اس قول کو اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے قابل عمل قرار دے کر ترجیح دیا ہے، علامہ ابن نجیم فرماتے ہیں:

"وینبغی العمل علیها فی زماننا: لأن الناس تکاسلت عن تراءی الأهلة فافتفی قولهم توجههم طالبین لما توجه هو إلیه فکان التفرد غیر ظاهر فی الغلط" (بحر الرائق ۲: ۲۶۸)۔

علامہ شامی نے "ردالمحتار" و "منحۃ الخالق" میں ابن نجیم کے خیال کی بھرپور تائید کی ہے ("منحۃ الخالق علی البحر الرائق مشائی ۲: ۳۸۸)، وجہ یہ ہے کہ لوگ چاند دیکھنے کا اہتمام نہیں کرتے، لہذا اگر بنع تظلیم کی قید ہٹا لی جائے، جیسا کہ ظاہر الروایۃ میں ہے تو چاند کا ثبوت مشکل ہو جائے گا پھر لوگ رمضان کے چاند کے ثبوت پر خوش بھی نہیں ہوتے، بلکہ شاہدوں کو ایذاء بھی دیتے پائے گئے ہیں تو یہ فسق کا زمانہ ہے، اس لئے امام شامی و امام ابن نجیم کی رائے ہے کہ بصورت عدم غیم و علت بھی صرف دو شاہدوں کی گواہی کو معتبر قرار دینا چاہئے۔

Marfat.com

Marfat.com

''عینی'' ''امام'' سے والد سے نقل کیا ہے کہ ''علامہ قاضی'' نے ''باب الشہادت'' میں بیان کیا ہے کہ علماء نے اس کی تصدیق کی ہے کہ جب کسی جگہ شاہد عادل نہ ہوں تو ہم غیر عادل لوگوں میں سے دینداری کے اعتبار سے بہتر اور فسق میں کم ہو اس کو شہادت کے لئے قائم کریں گے اور ایسا کرنا اس زمانے کے قاضیوں کے لئے لازم ہے تاکہ لوگوں کے حقوق اور مصالح ضائع نہ ہو جائیں پھر فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ کوئی عالم و فقیہ اس بات سے اختلاف کرے گا (نہایت ص ۳۱۸ بحوالہ معین ص ۲۰۵)۔

خلاصہ یہ کہ ضرورت کے موقعہ پر فاسق کی شہادت بھی مقبول ہے، بشرطیکہ وہ مجہول نہ ہو اور معروف ہو یعنی پہچانا جاتا ہو اگرچہ اصطلاح شریعت میں وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو۔

مستور الحال کی خبر

غیر ظاہر الروایۃ میں امام حسن نے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ مستور الحال کی خبر رمضان کے چاند میں مقبول ہے امام بزازی نے اس کی تصحیح کی ہے (البحر الرائق ۲/ ۲۶۶، شامی مع ۲۰۱ ۳۱۵)۔

اور شامی نے اس روایت کو بھی ظاہر الروایۃ قرار دیا ہے اور حاکم الشہید کی ''کافی'' سے ایک عبارت نقل کی ہے جس میں مسلم و مسلمہ کی شہادت کو معتبر قرار دیتے ہوئے تصریح کی گئی ہے کہ عدل ہو یا غیر عدل، اور عدل سے مراد مستور ہونا بیان کیا ہے (شامی ۲/ ۳۸۵)۔

ب- شہادت، مجلس قضا:

جہاں نظام قضا موجود ہے وہاں قاضی کے پاس جا کر شہادت قائم کرنا ضروری ہے، فقہاء کی عام عبارات میں جو یہ لکھا گیا ہے کہ رمضان کے چاند کی صورت میں ایک عادل کی خبر

Marfat.com

Marfat.com

ہشام لحسنة ذ حر شيئة غيرة عذر لا يقبل نفسه" ا ش

ہشرح نفسه بالكبيرة بعد العلم بحرمتها من غير عذر ظاهر تعنيه

اس سے معلوم ہوا کہ تاخیر سے شہادت اس وقت مردود ہوتی ہے جب کہ

(۱) بلا عذر ہو (۲) تاخیر کی حرمت کا علم ہو (۳) دوسرا فسق اور اداء شہادت کے لئے

پھر یہاں علماء میں اختلاف یہ بھی ہے کہ شہادت میں تاخیر سے اس کا غیر مقبول ہونا ہر قسم کی شہادت کے بارے میں ہے یا خاص حرمت فروج کے سلسلہ میں علامہ حموی نے "حاشیہ اشباہ" میں اس پر کلام کیا ہے اور ہر قسم کی شہادت میں تاخیر کو موجب فسق قرار دیئے جانے کی تائید کی ہے (اشباہ مع حاشیہ حموی ج ۲ ص ۳۲۴)۔

Martat.com

Marfat.com

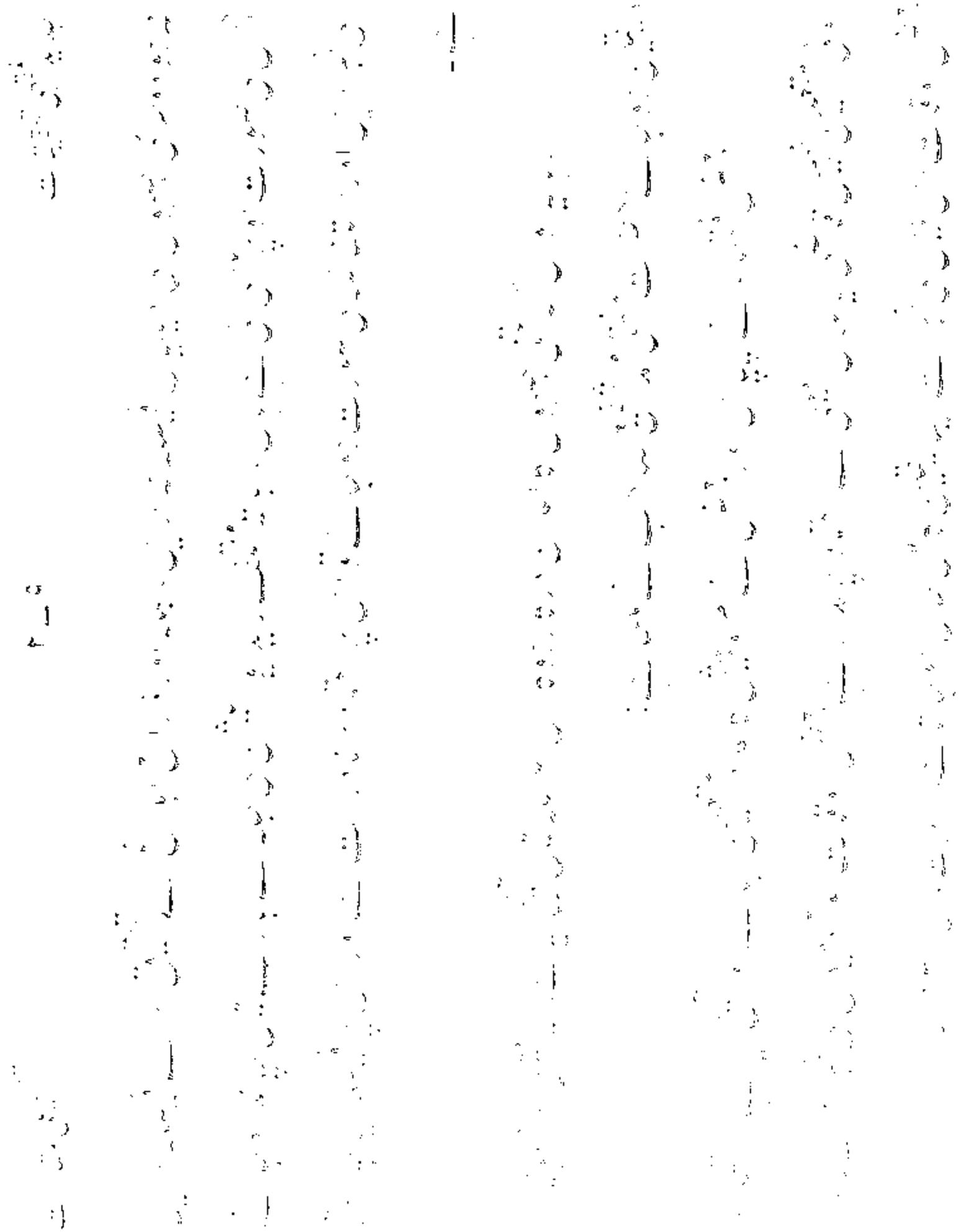

Marfat.com

رؤیت ہلال اور مطالع کی تحدید

مفتی نسیم احمد قاسمی

[illegible] رؤیت ہلال کے مسئلے میں اختلاف مطالع کا اعتبار ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ [illegible]

[illegible]

۱- بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ اگر کسی ایک جگہ [illegible] ثبوت ہو جائے تو پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے اس پر عمل کرنا لازم [illegible] اختلاف کا قول ضعیف اور امام مزنیؒ کی صراحت کے مطابق بعض شوافع کی بھی [illegible] ۱۳۹۱ھ

۲- دوسری رائے زیادہ مناسب اور قابل عمل ہے وہ یہ کہ قریبی ممالک میں اختلاف [illegible] اور دور دراز کے ممالک میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔ اب رہا سوال کہ [illegible] تو اس سلسلہ میں بنیادی اصول یہ ہے کہ اگر ایک [illegible] رؤیت ثابت ہونے کے نتیجہ میں دوسرے شہر میں مہینہ ۲۹ دن سے کم یا ۳۰ دن سے زائد [illegible] ان دونوں شہروں کا مطلع مختلف قرار دیا جائے گا اور ایسے دو شہروں میں سے ایک شہر میں [illegible] دوسرے شہر میں واجب التسلیم نہیں ہوگا، مثلاً ہندوستان میں رمضان کا مہینہ [illegible] رؤیت کی باضابطہ شہادت کے بعد شروع ہوا اور اس حساب سے جس دن

[illegible]

Martat.com

تاریخوں میں ایک دن یا اس سے زیادہ کا فرق عادۃً نہ ہوتا ہو وہاں شرعی طریقے کے مطابق رویت کے ثبوت کے بعد حکم رویت دونوں مقامات کے لوگوں کے لئے لازم ہو سکتا ہے، چونکہ ہندوپاک، بنگلہ دیش اور نیپال کے اکثر حصوں کے درمیان عام طور پر چاند کی تاریخوں میں ایک دن کا بھی فرق نہیں ہوتا ہے، اس لئے ان قریبی ممالک یا ان کے شہروں میں کسی جگہ شرعی طریقے کے مطابق ثبوت رویت فراہم ہو جانے کے بعد ان ملکوں کے دوسرے تمام علاقوں کے لئے رویت ہلال کا فیصلہ دیا جا سکتا ہے، امارت شرعیہ بہار اڑیسہ کا اس سلسلہ میں یہ فیصلہ ہے:

"عام طور پر یہ متقسم ہندوستان کا مطلع ایک ہے، البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہندوستان یا پاکستان کے بعض آخری کناروں کے شہر ایسے ہوں جو وسطی اور مرکزی ہندوستان کے بجائے دیگر ممالک سے اس قدر قریب ہوں کہ عادۃً وہاں کی رویت ان دوسرے ممالک کے مطابق ہوتی ہو، مثلاً یہ اپنے ساحلی علاقوں کی دوسرے قریبی علاقوں کے ساتھ قربت یا پاکستان کے بعض سرحدی علاقوں کی ایران یا افغانستان سے قربت ایسی صورت میں دور دراز کے صرف ایسے شہروں میں رویت ہو اور اندرون ملک کہیں بھی رویت نہیں ہوتی ہو تو قاضی اور دیگر ذمہ دار علماء کو احتیاط اور تحفظ کے ساتھ فیصلہ کرنا ہوگا" (تجویز رویت ہلال منعقدہ مجلس ۱۹۹۳ء)۔

قاضی کا فیصلہ اپنے دائرہ اثر تک محدود رہے گا:

ب — اتحاد مطلع کی صورت میں کسی بھی علاقہ یا ملک میں اس علاقہ کے قاضی اور جہاں نظام قضا نہ ہو وہاں مقامی مستند علماء یا ذمہ دار رویت ہلال کمیٹی یا اس ملک کے ارباب حل وعقد کے ذریعہ کئے گئے فیصلہ کا نفاذ اسی علاقہ یا ملک تک محدود ہوگا، اس کا نفاذ دوسرے علاقوں یا ممالک کے لئے نہیں ہوگا، لہذا جب کسی مقام سے قاضی یا مقامی رویت ہلال کمیٹی کے ذریعہ رویت ہلال کے ثبوت کا فیصلہ ہوگا تو اس کا نفاذ اس خطہ تک محدود رہے گا دوسرے خطہ کے قاضی یا رویت ہلال

Marfat.com

Marfat.com

ب۔ ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر رویت ہلال کی خبر نشر ہونے کی ایک صورت یہ ہے کہ کسی علاقے کا قاضی یا مقامی نمائندہ رویت ہلال کمیٹی یا ذمہ دار علماء نے شرعی اصول کے مطابق رویت ہلال کی تحقیق کی ہو اور تحقیق کے بعد رویت کا فیصلہ دیا ہو اور اب محکمہ ریڈیو کی طرف سے اعلان کرانے کی ذمہ داری اس قاضی یا نمائندہ سے متعلق ہو اور وہ اس قاضی یا رویت ہلال کمیٹی یا علماء کی طرف منسوب کرکے بحیثیت نمائندہ ریڈیو پر نشر کرتا ہے تو اس طرح کا اعلان درست اور قابل عمل قرار پائے گا۔

واضح رہے کہ ریڈیو کا اس طرح کا اعلان بھی صرف انہیں لوگوں کے لئے قابل عمل قرار پائے گا جو اسی شہر یا اس کے قرب و جوار کے رہنے والے ہیں جہاں کے قاضی یا نمائندہ رویت ہلال کمیٹی کی طرف منسوب کرکے وہاں کے ریڈیو اسٹیشن سے یہ اعلان نشر ہوا ہے ان لوگوں کے لئے اس اعلان کے مطابق رمضان کے چاند کی صورت میں روزہ رکھنا اور عید کے چاند کی صورت میں افطار واجب ہوگا۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ متعینہ الفاظ میں قاضی کا اعلان۔ اعلان سلطان کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ظن غالب حاصل ہونے کے لئے ریڈیو کی خبر توپ داغنے اور قندیلوں کو روشن کرنے سے زیادہ مفید ہے اور ریڈیو ٹیلی ویژن کی اطلاع و اعلان پر اطمینان توپ کی آواز قنادیل کی روشنی سے حاصل شدہ اطمینان کے مقابلہ میں کہیں زیادہ قوی ہوتا ہے، نیز تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ ریڈیو اسٹیشن سے فیصلہ انہیں الفاظ اور متعینہ جملوں میں نشر ہوتا ہے جو اس کے حوالہ کیا جاتا ہے اس طرح ریڈیو کے ذریعہ غلبہ ظن ضرور حاصل ہو جاتا ہے اور رویت کے باب

Marfat.com

Marfat.com

روزہ و افطار کے لئے بصری رؤیت کا اعتبار ہے

اسلام کے احکام و مسائل کے مخاطب ہر عام و خاص، عالم و جاہل، ماہر فلکیات اور علم فلکیات سے نابلد اشخاص ہیں، اس لئے شریعت اسلامی نے احکام کا مدار ایسے امور پر نہیں رکھا ہے جن تک ہر شخص کی رسائی ممکن نہ ہو، ثبوت رمضان و عیدین و بصری رؤیت سے متعلق ہے یا ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ سکے چاہے وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو اور چاہے جاہل ہو یا عالم اس کا مدار فلکیاتی حساب آلات اور فنی چیزوں پر نہیں رکھا گیا ہے، کیونکہ ہر شخص ماہر فلکیات نہیں ہوتا ہے۔

جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"انا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب، الشهر هكذا هكذا مرة تسعا وعشرين ومرة ثلاثين" (بخاری شریف ۱/۲۵۶)۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حساب و کتاب سے ناواقف ہیں مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔

اور رمضان المبارک کا روزہ رکھنے اور عید الفطر کے لئے بصری رؤیت کو کافی قرار دیتے ہوئے فرمایا: "صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن أغمى عليكم فاقدروا له ثلاثين" (مسلم شریف ۱/۳۴۸)، اسی طرح ترمذی کی ایک روایت میں جناب نبی کریم ﷺ نے ثبوت ہلال رمضان سے پہلے روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ہلال رمضان کی رؤیت پر روزہ رکھنے اور ہلال عید کی رؤیت پر افطار کرنے کا حکم دیا۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"قال رسول الله ﷺ: لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن حالت دونه غيابة فأكملوا ثلاثين يوما" (ترمذی ۱/۱۰۷)۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

ابتدا اور رمضان سے آغاز کا اعلان قاضی نے ۲۹ شعبان کو مطلع ابر آلود ہونے کی
[illegible] شہادت کی بناء پر کیا تھا تو اس صورت میں باتفاق ۳۰ رمضان کی شام
[illegible] نہ آنے کے باوجود اگلے دن روزہ افطار کرنا اور عید منائی جائے گی (قاضی
[illegible]

۳-الف- ثبوت رمضان کے لئے جب کہ مطلع صاف نہ ہو غبار آلود یا ابر آلود
[illegible] صرف ایک عورت آزاد یا غلام کی شہادت کافی ہے اور اس کے لئے لفظ شہادت
[illegible] ضروری نہیں ہے، اسی طرح ثبوت ہلال رمضان کے لئے مستور ان کی شہادت
[illegible] (۹۵)۔

البتہ اس صورت میں ہلال عید الفطر کے ثبوت کے لئے نصاب شہادت ضروری ہے،
[illegible] کہ دو عادل مرد یا ایک عادل مرد اور دو عورتیں شہادت دیں (ردالمحتار ۲/ ۳۱۲)۔

موجودہ عہد میں عدالت کے مطلوبہ معیار پر عام طور پر لوگ نہیں اتر پاتے ہیں، اس
[illegible] وہ شخص صوم وصلوۃ کا پابند ہو اعلانیہ طور پر معصیت میں مبتلا نہ ہو اور معاشرہ میں جھوٹا نہ
[illegible] جاتا ہو تو اسے عادل سمجھا جائے گا اور اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

اگر آسمان صاف ہو غبار آلود یا ابر آلود نہ ہو تو رمضان اور عید الفطر کے ثبوت کے لئے
عام طور پر فقہاء احناف جمع کثیر کی خبر کو ضروری قرار دیتے ہیں اور جمع کثیر سے مراد یہ ہے کہ
رمضان یا عید الفطر کی رؤیت کی خبر اتنے افراد دیں جن کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو اور ان
حضرات کی خبر سے غالب ظن حاصل ہو جائے (ہدایہ ۱/ ۹۶)۔

اب رہا یہ سوال کہ کتنے افراد کو جمع کثیر کہا جائے گا اور کیا اس کی کوئی تعداد متعین ہے۔

قاضی کا فیصلہ اپنے حلقہ تک محدود ہوتا ہے

۴- الف- اس صورت میں صوبہ بہار و اڑیسہ اور ملک کے دیگر صوبوں میں جہاں نظام قضاء موجود ہے اگر وہاں کے قاضی چاند ہونے کا ثبوت ہونے کے بعد اعلان کرتا ہے تو اس حلقہ قضاء کے تمام مسلمانوں پر اس اعلان پر عمل کرنا ضروری ہوگا، اصل یہ ہے کہ جس علاقہ یا

Marfat.com

کے لئے ضروری ہے اس اعلان کی حیثیت اعلان سلطان کی نہیں ہوگی لہٰذا عام لوگوں کے لئے اس اعلان کے مطابق روزہ رکھنا اور افطار درست نہیں ہوگا۔ البتہ وہاں کے لئے مقرر قاضی رؤیت ہلال کمیٹی یا ذمہ دار علماء سے تصدیق کرنے کا اعلان کردیں تو پھر وہاں کے مسلمانوں کے لئے اس پر عمل ضروری ہوگا (تجاویز رؤیت ہلال کمیٹی شرعیہ منعقدہ مجلس ۱۹۸۳ء)۔

معلن کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے

د- ریڈیو سے رؤیت ہلال کے اعلان کے معتبر ہونے کے لئے معلن کا مسلمان ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

اس سلسلہ میں بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ رؤیت ہلال کا مسئلہ دیانت کے قبیل سے ہے اور دیانت کے باب میں کافر کا قول معتبر نہیں ہے، اس لئے اگر ریڈیو کا معلن کافر ہو تو اس اعلان کا اعتبار نہیں ہوگا، مگر اس سلسلہ میں راقم الحروف کا خیال یہ ہے کہ معلن کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ اگر تجربات سے یہ بات ثابت ہو کہ ریڈیو اسٹیشن سے قاضی کا اعلان انہیں متعینہ الفاظ اور جملوں کے ساتھ ہوتا ہے جو قاضی کی طرف سے محفوظ طریقہ سے بھیجا جاتا ہے اور اس میں اسٹیشن والوں کی طرف سے ردوبدل نہ کیا جاتا ہو اور معلن قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کی طرف خبر کی صحیح نسبت کرتا ہو تو اس کے ذریعہ ہونے والے اعلان پر اعتماد کرلینا کافی ہوگا چاہے وہ غیر مسلم کیوں نہ ہو۔

جہاں رؤیت ممکن نہ ہو وہاں کا حکم

ہ- الف- ب- وہ علاقے جہاں بالعموم مطلع ابر آلود رہتا ہے اور بہت کم چاند کی رؤیت قمری ماہ کی ۲۹ر تاریخ کو ممکن ہوتی ہے، جیسے برطانیہ پارس جیسے دیگر ممالک۔ اس طرح

Marfat.com

Marfat.com

رؤیت ہلال اور اعلان کے اصول وضوابط

مولانا محمد مصطفیٰ عبد القدوس ندوی

رمضان کا ثبوت

[illegible] رمضان کے روزے کا ثبوت دو طریقے سے ہوتا ہے رؤیت ہلال جب [illegible] شعبان سے تیس دن پورے کرنے سے جب کہ فضا ابر آلود ہو اللہ تعالیٰ

[illegible]

فمن شهد منكم الشهر فليصمه [illegible]

[illegible]

صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته، فإن غم عليكم فأكملوا عدة شعبان

[illegible]

رمضان کی بابت رؤیت ہلال کے اصول

[illegible] ابر آلود ہو تو اس وقت اکثر علماء کے نزدیک رمضان کے ثبوت کے

[illegible] شہادت کافی ہے (اشرف الروایۃ علی موطا امام مالک ۲/۱۵۲، مسوی شرح

[illegible] کے مطابق یہی امام شافعی کا مذہب ہے، مہذب میں لکھا ہے:

[illegible]

Marfat.com

[illegible]

۱۔ امام مشرق حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس سے نقل کرتے ہیں۔

"قال ابن عمر و ابن عباس: إن رسول الله ﷺ أجاز شهادة رجل عدل رؤية هلال رمضان" (سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب اذا غم الشہر، حدیث نمبر ۲۳۴۲)۔

قسم (الف) والی حدیث میں آپ ﷺ نے ایک اعرابی کی شہادت پر روزہ رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ اسی طرح تیسری (ج) حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت بلال کی شہادت پر خود بھی روزہ رکھنے اور سب کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دینا یہ امر مسلم ہے کہ آپ ﷺ کا عمل بھی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے (بدائع الصنائع ۲/ ۱۱۲)۔ پھر یہ کہ حضرت علی، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ کے آثار سے بھی مترشح ہوتا ہے کہ ایک شخص کی شہادت رمضان کے لئے کافی ہے۔

روزے میں احتیاط کا تقاضہ بھی یہی ہے (المغنی ۳/ ۷)۔ اس احتیاطی پہلو کے پیش نظر حضرت علی نے ایک شخص کی شہادت کو قبول فرمایا۔

امام مالک اور دوسرے اہل علم حضرات رمضان کی رؤیت ہلال کو شوال و ذی الحجہ کی رؤیت ہلال پر قیاس کرتے ہیں (تبیین الحقائق ۲/ ۲۵۰)۔ مزید ان کا مستدل درج ذیل احادیث بھی ہیں:

۱۔ "عن عبد الرحمن بن خطاب أن رسول الله ﷺ قال: فإن غم عليكم فأتموا ثلاثين يوما فإن شهد شاهدان مسلمان فصوموا وأفطروا (سنن النسائی، قال الشوكاني: ذكره إلى حافظ في التلخيص ولم يذكر فيه قدماء وإسناده لا بأس به على اختلاف فيه" (نیل الاوطار ۴/ ۲۷۳)۔

وشهد شاهدا عدل، نسكنا بشهادتها (المدونۃ الکبریٰ ۱/ ۱۷۴)۔

Marfat.com

Marfat.com

تفرد به مروان بن محمد عن ابن وهب وهو ثقة" (ص ۲۹۲ ج ۱)۔

مفہوم:

"صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ" (ص ۲۹۲ ج ۱)۔

امام منذری تحریر کرتے ہیں:

"اسنادہ علی شرط مسلم" (ص ۲۶۳ ج ۲)۔

۲۹ یہ کہ ۲۹ شعبان کو مطلع ابر آلود یا غبار آلود ہونے کی وجہ سے رویت ہلال کی شہادت نہ مل سکے تو امام ابوحنیفہ، امام مالک اور صحیح قول کے مطابق امام شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک شعبان کے تیس دن پورے کرکے روزہ رکھنا شروع کریں گے (شرح صحیح مسلم للنووی ص ۳۴۶ ج ۱، تحفۃ الاحوذی ص ۱۵۲ ج ۱، تحقیق مجد علی موسیٰ ص ۲۹ ج ۲، ہندیہ باب الرویۃ، فتح القدیر ص ۲۹۲ ج ۱، شرح مہذب ص ۲۹۶ ج ۶، مذاہب اربعہ میں سے حنابلہ کے نزدیک ۲۹ شعبان کے تیسویں دن کا انتظار نہیں کیا جائے گا، بلکہ ۲۹ شعبان کو ۲۹ دن کے متصور ہوں گے اور رمضان شروع ہو جائے گا (المغنی ص ۳ ج ۳)، یہی حضرت عمرؓ، عبداللہ بن عمرؓ، عمرو بن العاصؓ، ابوہریرہؓ، انس، معاویہ، عائشہ اور اسماء کا مذہب ہے، بکر بن عبداللہ، ابوعثمان نہدی، ابن ابی مریم، مطرف، محمد بن علاء، داؤد اور مجد ابن تیمیہ اسی طرف گئے ہیں (حوالہ سابق) گویا کہ ایسی صورت حال میں بقول جمہور ۲۹ شعبان کی تیسویں تاریخ ہوگی اور حنابلہ کے بقول رمضان کا پہلا دن ہوگا۔

علماء کا ایک تیسرا طبقہ ہے جن کا کہنا یہ ہے کہ مطلع کی آلودگی کے وقت علم نجوم اور فلکیاتی حساب پر عمل کیا جائے گا، اگر اس کے مطابق ۲۹ شعبان کو چاند کا طلوع یقینی ہے تو رمضان ثابت ہو جائے گا اگرچہ بصری رویت نہ ہو سکے، اس نقطۂ نظر کے حامل ابن قتیبہ (شرح الاحکام لقاضی ص ۲۹۳ ج ۱، شرح المہذب ص ۲۶۶ ج ۶)، ابوالعباس ابن سریج شافعی (شرح مہذب ص ۲۶۶ ج ۶، فتح

Marfat.com

Marfat.com

جمہور کی دلیلیں

جمہور کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجمل ہے اس کی تفسیر خود حضرت عبداللہ بن عمر کی دوسری روایت کرتی ہے:

"أن رسول الله ﷺ قال: فإن غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين"

(ابن ابی شیبہ ۲، ۳۰۳ بیروت)۔

حاکم عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"...فإن غم عليكم فاقدروا له واعلموا أن الشهر لا تزيد على ثلاثين"

(مستدرک ۱/ ۵۱۵)۔

امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

"عن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: الشهر هكذا وهكذا ثلاث مرات بيديه، ثم قبض في الثالثة إبهامه، فإن غم عليكم فأتموا ثلاثين"

(السنن الکبری، باب الصوم لرؤیۃ الہلال ۴/ ۲۰۵)۔

نیز حضرت عبداللہ بن عمر کی حدیث کے شواہد بکثرت ہیں، ان میں چند پیش کیا جاتا ہے:

۱۔"عن أبي هريره يقول: قال النبي ﷺ فإن غبي عليكم فأكملوا عدة ثلاثين" (بخاری شریف، مسلم باب وجوب رمضان لرؤیۃ الہلال ۱/ ۳۴۷)۔

۲۔حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے:

فإن حالت دونه غيابة فأكملوا ثلاثين يوما قال أبو عيسى: حديث ابن عباس حديث حسن صحيح (ترمذی باب فی الصوم لرؤیۃ الہلال والإفطار ۱/ ۱۴۸)۔

۳۔حضرت عائشہ کہتی ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

لان الأصل بقاء الشهر فلا ينقل عنه الا بدليل ولم يوجد

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے فعل کی بات ہے تو یہ حدیث موقوف ہے اور جب

اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جب مرفوع اور موقوف احادیث باہم متعارض ہوں تو مرفوع

حدیث کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

نیز حضرت عائشہؓ آپ ﷺ کا عمل نقل کرتی ہیں ان شہادت کے بعد راوی

کے فعل کو ترجیح دینا بدیہی بات ہے کہ حضور ﷺ کا فعل صحابی کے عمل کے مقابلہ میں قابل ترجیح

ہے۔ ابوبکر جصاص نے تو ابن عمرؓ کا قول جمہور کے مثل نقل کیا ہے:

"والتاول الثانی هو الصحیح وهو قول عامة الفقهاء وابن عمر راوی

الحدیث" (احکام القرآن للجصاص ۱/۲۰۱)۔

لغوی معنی کے اعتبار سے دونوں ہی کا احتمال ہے، جہاں قدر کے معنی تنگ کرنے کے

آتے ہیں وہیں شمار و اندازہ کرنے کے بھی آتے ہیں، لیکن جب متکلم بذات خود اس کے ایک معنی

کی تعیین کر دے تو پھر اب اس میں تاویل و تخصیص کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے۔

"واما المفسر فهو ماظهر المراد به من اللفظ ببیان من قبل المتکلم

بحیث لا یبقی معه احتمال التاویل والتخصیص" (اصول شاشی ۳۲)۔

فلکیاتی حساب کا اعتبار

رؤیت ہلال کی بابت شمس و قمر اور ستارے کے حساب کا اعتبار جو لوگ کرتے ہیں ان

میں قدیم علماء میں سے ابن قتیبہ، ابو العباس سریج شافعی، شرف بن عبداللہ بن شغیر تابعی، سبکی

شافعی، محمد بن مقاتل قاضی عبدالجبار، بعض اجلہ تابعین بعض فقہاء بصریین (شرح المہذب ۶/۲۷۹)

Marfat.com

Marfat.com

دوسری دلیل "فاقدروا لہ" ہے جس کا معنی قدروہ بحساب المنازل کرتے ہیں یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور جمہور علماء اس نظریہ کے مخالف ہیں (رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۶۵-۲۶۶)۔

جمہور فقہاء ان مذکورہ تمام احادیث سے استدلال کرتے ہیں جو صحیح ہونے کے ساتھ صریح ہیں۔ امام نووی رقم فرماتے ہیں:

"واحتج الجمهور بالروايات التى ذكرها وكلها صحيحة صريحة فاكملوا العدة ثلاثين، واقدروا له ثلاثين وهى مفسرة روايته فاقدروا له المطلقة" (شرح مہذب ۶/ ۲۷۰-۲۷۹)۔

اہل نجوم وحساب کی دلیل پر ایک ناقدرانہ نظر

چاند وستارے کے منازل سے "فاقدروا له" کی تاویل نادرست ہے، کیونکہ یہ تاویل قرآنی آیت سے متصادم ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يسئلونك عن الأهلة، قل هى مواقيت للناس" (بقرہ)۔

ابوبکر رازی اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں: "فعلق الحكم فيه برؤية الأهلة" (احکام القرآن ۱/ ۲۰۱)۔

اس کی تائید ان تمام احادیث سے ہوتی ہے جن سے جمہور علماء استدلال کرتے ہیں جن میں روزہ رکھنے اور افطار کو رویت ہلال پر معلق کیا گیا ہے اور ابن عمر کی مطلق حدیث فاقدروا لہ کی تفسیر وثلاثین سے کی گئی ہے آیت احکام کے مشہور مفسر ابوبکر حصاص کہتے ہیں:

"وليس هذا القول ممايسوغ الاجتهاد فيه لدلالة الكتاب ونص السنة وإجماع الفقهاء بخلافه وقوله العلماء صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته، فإن غم

عليكم فصدوا ثلاثين هو الفصل في اعتبار الشهر ثلاثين، إلا أن يرى قبل ذلك

الهلال [illegible] ثلاثين ١٣٥٢هـ.

[illegible]

[illegible] الإجماع حجة عليهم [illegible] ١٣٥٢هـ.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کما۔

[illegible] حدیث میں ممانعت آئی ہے اور وہی نجومی کی بات [illegible] اس سے فرق لازم آتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "من اتی کاهنا او منجما فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ"۔

[illegible] اس حدیث کے الفاظ میں ان الفاظ میں ہے:

"قال العلامة نوح فی حاشیة الدرر والغرر: والحدیث اخرجه صاحب السنن والحاکم، وصححه بلفظ من اتی کاهنا او منجما فصدقه بما قال فقد کفر بما انزل علی محمد واخرجه ابویعلی بسند جید من اتی عرافا او ساحرا او کاهنا" [illegible] (۲۶۵)۔

نجومی کے قول یا فلکیاتی حساب کو صحیح سمجھنا درست نہیں ہے بنا اگر نجومی فلکیاتی تحقیق و حدیث کے مقابل میں اگر تسلیم کرتا ہے تو اس کا ایمان خطرہ میں ہے اگر صرف علامات کی حد تک مانتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں علامہ شامی نے کہا "هو اصل المذهب فاحفظه" (حوالہ سابق ۲۶۶)۔

رمضان مبین عبادت ہے اللہ تعالیٰ عبادات میں بندوں کو اتنے ہی کا مکلف بناتا ہے جتنا عام انسانوں کے بس میں ہو، جیسا کہ قرآن مجید میں بالتصریح موجود ہے۔

"لا یکلف الله نفسا إلا وسعها" (بقرہ) ابوبکر جصاص کی تحریر ملاحظہ ہو:

"فعلق الحکم برؤیة الأهلة ولما کانت هذه عبادة تلزم الکافة لم یجز أن یکون الحکم فیه متعلقا بما لا یعرفه إلا خواص الناس"

لہذا اگر فلکیاتی حساب کا لوگوں کو مکلف بنایا جائے تو ان کے حق میں باعث مشقت ثابت ہوگی، کیونکہ اس علم سے مخصوص افراد ہی واقف ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

یہ من البلاد الاسلامیۃ التی تعتمد علی الرؤیۃ البصریۃ الھلال دون الحساب بای شکل من الأشکال" (قرارات مجلس المجمع الفقہ الاسلامی، ۶۶ ط ۱۴۱۰ھ)۔

۳- اگر مطلع صاف ہو تو شوافع کے نزدیک ثبوت رمضان کے لئے ایک عادل شخص کی شہادت کافی ہے (شرح مہذب ۶/ ۲۷۶) جب کہ مالکیہ خبر مستفیض کو ضروری قرار دیتے ہیں (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/ ۶۰۰)، یہی قول احناف کا بھی ہے (احکام القرآن للجصاص ۱/ ۲۰۲، ہندیہ ۱/ ۱۹۸، سراجیہ ۳، رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۳۴)، خبر مستفیض کا مطلب یہ ہے کہ ایک اتنی بڑی جماعت چاند دیکھنے کی شہادت دے جن کا جھوٹ پر اتفاق کرنا عادۃ محال ہو (رسائل ابن عابدین ۱/ ۲۳۴، نیز دیکھئے الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/ ۶۰۰)۔

عید الفطر کی بابت رویت ہلال کے اصول

۱- اگر مطلع ابر آلود ہو تو سوائے ابوثور (احکام القرآن لابن العربی ۱/ ۸۴، فقہ السنہ ۱/ ۳۶۷، شرح زرقانی ۲/ ۱۵۲) کے ائمہ اربعہ (التمہید ۱۴/ ۳۵۵، عمدۃ القاری ۵/ ۱۰/ ۲۸۱، المدونۃ الکبری ۱/ ۱۷۴، احکام القرآن لابن العربی ۱/ ۸۳، ہندیہ ۱/ ۱۹۹)، اور تمام فقہاء اس پر متفق ہیں کہ دو عادل گواہان سے رویت ہلال ثابت ہو، علامہ عبد البر لکھتے ہیں:

"فاجمع العلماء علی أنه لا تقبل فی شهادة شوال فی النظر إلا رجلان عدلان" (التمہید ۱۴/ ۳۵۴)۔

۲- فضا غبار زدہ ہے لہیں سے رویت بصری کی اطلاع بھی دستیاب نہیں ہوئی ایسی صورت حال میں اکثر فقہاء کے نزدیک دوسرے روز رمضان کی تیس تاریخ کو بھی روزہ رکھیں گے، حنابلہ اس دن عید الفطر منانے کے قائل ہیں وہ ایسی صورت میں ۲۹ روز کا مہینہ مانتے ہیں، اصل ان کی دلیل عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث "فاقدروا له أی ضیقوا له العدد" ہے اس کا

Marfat.com

Marfat.com

روية المصاحعة الكثيرة يوهن تواطؤها على الكتاب و يفيد خبرها العلم"(البحر الرائق ۲: ۲۵۵)۔

اس مسئلہ میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں، امام ابو یوسف سے پچاس کی تعداد مروی ہے (البحر الرائق ۲: ۲۶۹)، ابن خلف بن ایوب پانچ سو کی تعداد کو بھی متصور کرتے ہیں اور امام محمد بالتعیین امام [illegible] کے جواب دینے کی طرف گئے ہیں (رسائل ابن عابدین ۱: ۲۳۲، ہدایہ ۱: ۱۹۱، [illegible] ۲: ۳۲۶، [illegible] ۳۰)۔ علاء الدین حصکفی امام محمد کے قول کو علی المذہب قرار دیا ہے (رد [illegible] ۲: ۱۰۰)۔ مواہب میں اس کی تصحیح کی گئی ہے، شرنبلالی کا بھی یہی خیال ہے (رد [illegible] ۲: ۱۰۰)، "بدائع الصنائع" میں ظاہر الروایہ کی صراحت ہے (بدائع الصنائع ۲: ۱۰)۔ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ مسجد سے ایک دو لوگ آ کر رویت ہلال کی اطلاع دیں (البحر الرائق ۲: ۲۶۹)، علامہ ابن ہمام حنفیہ نے صحیح قول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "والحق ما روی عن محمد وأبی یوسف أیضا أن العبرة لتواتر الخبر ومجیئة من کل جانب (فتح القدیر ۲: ۳۲۶)۔

رسائل ابن عابدین میں اسکی وجہ پر یوں روشنی ڈالی گئی ہے۔

"لا مجرد الاستفاضة: لأنها قد تکون مبنیة علی إخبار رجل واحد فینبغی الحذر عنه" (رسائل ابن عابدین ۱: ۲۵۳)۔

جو استفاضہ کی شرط اس لئے لگاتے ہیں کہ مطلع بے غبار کے وقت ایک آدمی کو رویت ہلال میں مغالطہ ہو سکتا ہے، مشہور حنفی فقیہ برہان الدین مرغینانی لکھتے ہیں:

"لأن التفرد بالرؤیة فی مثل هذه الحالة یوهم الغلط، فیجب التوقف فیه حتی یکون جمعا کثیرا" (ہدایہ)۔

حسن امام ابوحنیفہ سے ایک دوسری روایت نقل کرتے ہیں کہ مطلق دو شخص کی شہادت

Marfat.com

Marfat.com

ہلال سے مسئلہ میں بنیادی فرق شرعی یا ہلال ہونے کا اطمینان قلب ہونا ہے اس کی تائید رؤیت ہلال سے متعلق دوسری فقہی جزئیات سے ہوتی ہے، جیسے ان شہروں سے وارد شخص کی رؤیت ہلال کی اطلاع یا بلند مقام پر رہنے والے کی شہادت کی اساس و بنیاد پر بصری رؤیت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے جب کہ مطلع صاف ہو، البتہ شاہد کا عادل ہونا شرط ہے اس کی وجہ تیقن کا حصول ہے۔

"لأنه يتيقن في الرؤية في الصحارى مالم يتيقن في الأمصار لما فيها من الكثر الغبار. وكذا إذا كان في المصر في موضع مرتفع وهلال الفطر إذا كانت السماء مصحية كهلال رمضان. فهذا يدل على ترجيح رواية الحسن"

(بدائع ۲/ ۱۲۶۵)۔

نیز ظاہر الروایہ کے مطابق اصل تعداد معتبر ہے نہ کہ جم غفیر (حوالہ سابق، رسائل ابن عابدین ۱/ ۱۲۳۵) جیسا کہ اس سے قبل گزرا اس کی تائید نصوص سے بھی ہوتی ہے، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس کا قول ہے:

"إن رسول الله ﷺ أجاز شهادة رجل على رؤية هلال رمضان وكان رسول الله ﷺ لا يجيز على شهادة الإفطار إلا شهادة رجلين" (السنن الکبری، باب شہادۃ علی رؤیۃ ہلال رمضان ۴/ ۲۱۲)۔

اس کے علاوہ حضرت عمرؓ کا مکتوب اہل خانقین کے نام حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب اور حضرت ربعی بن حراش کی مرفوع حدیثیں جن میں دو مسلم گواہان کا تذکرہ ہے ان احادیث میں فضا کی آلودگی یا بے غبار ہونے کی کوئی تفصیل نہیں ہے، مطلق و مقید کرنے کے لئے دلیل چاہئے قیاس سے نص کو مقید کرنا درست نہیں جب کہ اس پر عمل کرنا ممکن ہو:

إن المطلق من كتاب الله تعالى إذا أمكن العمل بإطلاقه فالزيادة عليه بخبر الواحد والقياس لا يجوز (اصول الشاشی/ ۱۰۹)۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] کے بعد آپ ﷺ سے پاس جا کر رویت ہلال کی خبر دی [illegible] اس کی [illegible] حدیث میں ایک اعرابی شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور رویت ہلال کی اطلاع دیتا ہے اور آپ ﷺ اس کی شہادت قبول فرماتے ہیں (نصب الرایہ باب فی [illegible]

شہادت کی تاخیر

رویت ہلال کی شہادت میں حتی الوسع تاخیر سے بچنا چاہیئے تاہم پھر بھی چند گھنٹے کی تاخیر سے فرق اثر مرتب نہیں ہوتا جیسا کہ بعض فقہی جزئیات سے معلوم ہوتا ہے، حوالی کا مذکورہ قول اسی طرف ہے، البتہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ قاضی وغیرہ کو غور و فکر اور تحقیق کرنے کا موقع نہ مل سکے [illegible] علامہ شامی نے روکنے کی [illegible] چنانچہ امداد آفندی رقمطراز ہیں:

"وفیه اشارة الی ان شهادته لازمة لئلا یفطر الناس" (رد المحتار ۱/۴۳۹)۔

"موسوعہ فقہیہ" کی عبارت سے یہی بات عیاں ہے:

"وان وقت اعلام بالنسبة لرمضان، هو ما قبل فجر الیوم منه" (موسوعہ فقہیہ ۲۲/۳۵)۔

اگر کوئی معقول عذر پیش ہو تو اسے چاہیئے کہ کسی دوسرے رویت کی پوری کیفیت بتا کر شہادت سے کئے روانہ ہو، ایک دن یا اس سے زائد تاخیر کے بعد شہادت دے، تو اس میں تفصیل ہے اگر وہ شہر سے باہر سے آرہا ہے اور اس کو راستے میں اتنی تاخیر ہوگئی تو اس کا عذر مقبول ہے اور شہادت قبول کی جائے گی جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے۔

"عن رجل من أصحاب النبی ﷺ قال: اختلف الناس فی آخر یوم من رمضان، فقدم اعرابیان، فشهدا عند النبی ﷺ بالله لأهلا الهلال أمس

Marfat.com

۲۱۹)، لہذا ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر والے کے لئے لازم ہوگی؟ یہی "ظاہر الروایۃ" کے مطابق احناف کا مشہور مسلک ہے، علامہ محقق ابن ہمام تحریر فرماتے ہیں:

"الأخذ بظاهر الرواية أحوط" (فتح القدیر ۲/ ۳۱۴)۔

علامہ شامی بھی مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب یہی نقل کرتے ہیں اور اسی کو ترجیح دیتے ہیں:

"لكن المعتمد الراجح عندنا أنه لا اعتبار به، وهو ظاهر الرواية، وعليه المتون كالكنز وغيره، وهو للصحيح عند الحنابلة كما في الإنصاف، وكذا هو مذهب المالكية" (رسائل ابن عابدین)۔

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں:

"وإذا رأى الهلال أهل بلد لزم جميع البلاد الصوم" (مغنی ۳/ ۵)۔

امام ابولیث اور بعض شوافع بھی اس کے قائل ہیں (مغنی ۳/ ۵، شرح المہذب ۶/ ۲۷۳)۔

علماء کی ایک معتد بہ مقدار اختلاف مطالع کو معتبر مانتی ہے، یہی عکرمہ قاسم بن محمد سالم بن عبداللہ، ابن عباس، اسحاق بن راہویہ اور امام بخاری کا قول ہے (الجامع لاحکام القرآن ۲/ ۲۹۵)، جیسا کہ امام بخاری نے اپنے ترجمۃ الباب میں اس طرف اشارہ فرمایا: "لأهل كل بلد رؤيتهم" احناف میں امام زیلعی (تبیین الحقائق ۱/ ۳۲۱) اور علامہ کاسانی (بدائع الصنائع ۲/ ۸۳) نے اسی کو اختیار کیا ہے، شوافع کا مختار مذہب یہی ہے، امام نووی تحریر فرماتے ہیں:

"وبهذا قطع المصنف والشيخ أبو حامد البندنيجي وآخرون، وصححه العبدري، والرافعي والأكثرون" (شرح المہذب ۶/ ۲۷۳)۔

مالکیہ کے نزدیک تفصیل ہے، وہ یہ کہ اگر امام اعظم امیر المومنین تمام لوگوں کو ایک دن عید الفطر منانے کا اعلان کریں اور ان کے نزدیک رؤیت ہلال ثابت ہو چکی ہو تو پھر ایک شہر کی رؤیت دوسرے اہل شہر کے لئے لازم ہے، ابن ماجشون لکھتے ہیں:

Marfat.com

"لا يلزم بالشهادة إلا لأهل البلد يثبت فيه الشهادة إلا أن يثبت عند الإمام أعظم . فيلزم الناس كلهم، لأن البلاد في حقه كالبلد الواحد، إذ حكمه نافذ في الجميع" [illegible]

[illegible]

[illegible]

"أي القول الأول أذهب، لأنه فيه أثر مرفوعا . وهو حديث حسن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

[illegible] کی دلیل

بعض اختلاف مطالع کے قائل ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ ایک حدیث غریب ہے

[illegible] نے روایت کی ہے [illegible] ۔

۲- اوقات صلوۃ کا اختلاف مطالع معتبر مانتے ہیں تو چاند کی رویت میں بھی اختلاف کا اعتبار ہونا چاہئے۔

موسوعۃ الفقہیۃ میں ہے۔

"فقرر بعد مانتانه اختلاف الهلال باختلاف الآفاق وجوب أن يكون لكل قوم رويتهم في الهلال كما أن لكل قوم أوقات صلوتهم" (موسوعۃ فقہیہ ۲۲/ ۳۰۶ تبیین الحقائق ۳۲۲)۔

۳- "وروى أن أبا موسى الضرير قدم الاسكندرية فسأل عمن صعد على منارة الاسكندرية فيرى الشمس بزمان طويل بعد ما غربت عندهم في البلد أيحل له أن يفطر؟فقال لا ويحك لأهل البلد: لأن كلا مخاطب بما عنده" (تبیین الحقائق ۱/ ۳۲۲)۔

مانعین کی دلیل پر ایک نظر

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ روزہ رکھنا اور موقوف کرنا رؤیت ہلال سے متعلق ہے، لیکن ہر مسلمان کی رؤیت مراد نہیں ہے اور ایسا ممکن بھی ہے کہ تمام مسلمان دیکھ سکیں، بلکہ بعض اشخاص کی رؤیت مقصود ہے (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۲/ ۶۰۹)، لہذا یہ خطاب عام نہیں رہا نیز اگر ایک شہر کی رؤیت دوسرے اہل شہر کے لازم قرار دیا جائے تو گویا کہ ایسی چیز کا انہیں مکلف بنارہے ہیں جو ان سے منفی ہے حالانکہ انسان اس کا مکلف نہیں ہے "لا يكلف الله نفسا إلا وسعها

Marfat.com

سورج واوقات صلاۃ کے لئے معیار بنایا اسی طرح رؤیت ہلال وثبوت رمضان اور عیدین کے لئے معیار قرار دیا ہے "الموسوعۃ الفقہیہ" میں لکھا ہے:

"أن البلاد المشرقية إذا كان الهلال فيها في الشعاع وبقيت الشمس تترك مع القمر إلى الجهة الغربية فما تصل الشمس إلى أفق المغرب وقد خرج الهلال عن الشعاع فيراه أهل المغرب ولا يراه أهل المشرق" (موسوعہ فقہیہ ۲۲: ۳۶۲)۔

اختلاف مطالع کی بابت حنفی نقطۂ نظر

اس سے پہلے گزرا کہ احناف کا مشہور مذہب عدم اعتبار کا ہے، لیکن موجودہ دور میں تقریباً حنفی علماء اختلاف مطالع کے قائل نظر آتے ہیں اور متاخرین علماء میں بہتیرے فقہاء معتبر مانتے ہیں جن کے سرخیل امام زیلعی ہیں وہ رقم طراز ہیں:

۱- "والأشبه أن يعتبر؛ لأن كل قوم مخاطبون بما عندهم وانفصال الهلال عن شعاع الشمس يختلف باختلاف الأقطار (تبیین الحقائق ۱: ۳۲۱)۔

۲- ملک العلماء کاسانی تحریر فرماتے ہیں:

"فيعتبر في أهل كل بلد مطالع بلدهم دون البلد الآخر" (بدائع الصنائع ۲: ۸۳)۔

ا-ب- اختلاف مطالع کے حدود

جو لوگ اختلاف مطالع کا اعتبار کرتے ہیں وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قریب ملکوں میں اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے (شرح المہذب ۶: ۲۷۳، فتح الباری ۴: ۱۰۵، فتح العلام ۴: ۱۸،

Marfat.com

Martat.com

حضرت سلیمان علیہ السلام قال: فانہ قد انتقل کل غدوۃ ورواح من اقلیم الی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برصغیر کا مطلع

برصغیر ہندوستان سے واضح ہوتا ہے ایک دن کا فصل اختلاف مطلع کا
برصغیر ہندوستان شمول پاکستان و بنگلہ دیش و نیپال وغیرہ کے مطلع کے
درمیان ایک دن کا فرق واقع نہیں ہوتا ہے، بلکہ چند منٹوں یا زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ کا فرق ہوتا
ہے، بنا بریں ان ملکوں کا مطلع ایک ہوگا، اس کی بابت "مجلس تحقیقات ونشریات ندوۃ
العلماء لکھنؤ" نے بھی واضح طور پر اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

ہندوستان و پاکستان سے بیشتر حصوں اور بعض قریبی ملکوں مثلاً نیپال وغیرہ کا مطلع
ایک ہے، ہندو پاک کا مکمل نیشنل اسی پر مبنی ہے اور غالباً تجربہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان
ملکوں کے شہروں میں اس قدر بعد مسافت نہیں ہے کہ مہینہ میں ایک دن کا فرق پڑتا ہو، اس بنیاد
پر ان دونوں ملکوں میں جہاں بھی چاند دیکھا جائے شرعی ثبوت کے بعد اس کا ماننا ان دونوں ملکوں
کے تمام اہل شہر پر لازم ہوگا۔

مغرب وحجاز سے دور دراز ملکوں کا مطلع ہند و پاک کے مطلع سے علیحدہ ہے، یہاں کی
رؤیت ان ملکوں کے لئے اور ان ملکوں کی رؤیت یہاں کے لئے ہر حالت میں لازم اور قابل قبول
نہیں ہے، اس لئے کہ ان میں اور ہند و پاک میں اتنی دوری ہے کہ عموماً ایک دن کا فرق ان میں
واقع ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ۔

اگر ملک کے کسی حصہ میں ۲۹ رتاریخ کو رؤیت ہلال کا ثبوت ہوگیا، تو مطلع ایک ہونے
کی وجہ سے دوسرے خطہ کے مسلمانوں پر اس پر عمل اس وقت لازم ہوتا ہے، جبکہ وہاں کے مقامی
قاضی یا ہلال کمیٹی کے ذمہ داران کے نزدیک اس رؤیت ہلال کے شرعی ثبوت متحقق ہو جائے (شرعی
ثبوت کے شرائط و شہادت علی الشہادۃ ملاحظہ ہو)۔

Marfat.com

ٹیلی فون اطلاع کی حیثیت

ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاع کی حیثیت تحریر خبر کی سی ہے جس طرح تحریروں میں باہم
[illegible] اسی طرح آوازوں کے درمیان مشابہت بڑی حد تک پائی جاتی ہے، بلکہ
[illegible] ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے ایسی صورت حال میں ٹیلی فون کے ذریعہ کی
[illegible] ٹیلی فون کے ذریعہ خبر دینے والے شخص سے ایک گونہ
[illegible] ہو
[illegible] ہو تو کوئی بعید نہیں ہے، اس سے غالب گمان حاصل
[illegible] غالب گمان کافی ہے بشرطیکہ مطلع صاف ہو تو رمضان کے
[illegible] اطلاع کافی ہوگی الا یہ کہ مختلف مقامات سے اس قدر فون آئے خبر

كما لو قضى بشهادتها جاز لهذا القاضي أن يحكم بشهادتها؛ لأن قضاء القاضي

حجة ولقد شهدوا [illegible]

[illegible]

اختلاف مطالع کا اختلاف:

"فيجب أن يكون هذا الجواب إذا لم يكن بينهما من البعد ما تختلف به المطالع" (ص ۱۰۱)۔

"مختلف علاقوں سے رپورٹیں آئیں کہ رویت ہلال سے ثبوت کا اعلان کیا جا رہا ہو، یہاں تک کہ وہ جج مستغیث کی حیثیت اختیار کرے تو ایسی صورت میں دوسرے صوبے و ملک [illegible] کی رویت کا اعتبار کیا جائے جب کہ ان کا مطلع ایک ہو" (ص ۱۰۲)۔

"معرف اختلاف میں رپورٹ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"نعم: إذا تواردت أخبار رأيته متعددة من شتى الجهات، ولا تختلف جهات الأنباء عن البلد الذي لم ير فيه الهلال ببعد يختلف فيه المطالع، فيسوغ العمل بهذه الأنباء المرسلة، وتدخل في حد الاستفاضة المفيدة للطمأنينة" (ص ۳۰۰)۔

[illegible] پورے ملک کا مرکزی قضاء کا قیام عمل میں آجائے جس کے پاس صوبائی قضاء یا ہلال کمیٹی سے ذمہداران رویت ہلال کی پوری کارروائی سرانجام دینے کے بعد مرکزی قضاء یا مرکزی رویت ہلال کمیٹی اطلاع دیں اور مرکز رپورٹ یا خود سے اعلان کرے یا اپنی طرف سے نائب مقرر کرکے اعلان کرائے تب پورے ملک کے مسلمانوں پر اس اعلان پر عمل کرنا واجب ہوگا اور اس کی حیثیت سلطان کے اعلان کی ہوگی۔

"خبر منادي السلطان مقبول عدلا كان أو فاسقا" (ہندیہ ۵/۳۰۹، کتاب الکراہیہ)۔

Marfat.com

Marfat.com

ص المصنف [illegible] ظاهرة تفيد غلبة الظن . وغلبة الظن حجة موجبة للعمل
[illegible] (۲۲۳)۔

[illegible] ثابت ہوتی ہے، اور وہیل نے اس کی شرائط میں سے یہ شرط نہیں لگائی ہے: "ولا تشترط کونہ مسلما صحیحا" (۲۵۲ ۳ ۲۵۲ ہدایت اولین)۔

فلکیاتی تحقیق کی رعایت

۴- ب [illegible] رمضان و عید الفطر کا ثبوت رؤیت ہلال ہی سے ہوگا، اس پر تمام فقہاء [illegible] ہے کہ فلکیاتی تحقیق دوسرے کے حق میں لازم نہیں ہے، لیکن ماہر فلکیات اپنے علم و تحقیق پر عمل کر سکتا ہے۔

اس مسئلے میں شوافع سے زیادہ مختلف اقوال ملتے ہیں، امام نووی کے بقول اس کے قول میں [illegible] روزہ رکھے، لیکن اس سے فرضیت ادا نہیں ہوگی (ہدایت المصلی ۲۳۰)۔

لیکن رملی سے بقول فرضیت کے لئے کفایت کر جائے گا (رسائل ابن عابدین ۱ ۲۹۱)۔

علامہ شامی نے مفصل بحث کے بعد اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

"فیمکن التوفیق بین الأقوال الماضیة بحمل القول بالعمل به علی المجوز للفساد، او لمن صدقه، والقول بعدمه علی الوجوب، فلا یلزم الأخذ بقوله ولا یثبت به الهلال اتفاقا، هذا ما ظهر لی والله تعالی أعلم" (رسائل ابن عابدین ۱ - ۲۹)۔

علامہ شامی کی رائے کی تائید دوسرے فقہی جزئیہ سے ہوتی ہے کہ اگر کسی کی شہادت رد کر دی جاتی ہے، تو دوسرے کے حق میں رؤیت ثابت نہیں ہوتی، لیکن چونکہ اس نے دیکھا ہے، اس لئے اس کے اوپر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے۔

Marfat.com

ناممکن ہے لیکن اس سے باوجود قابل انکار تعداد رویت ہلال کی اطلاع سے رہی ہو لیکن وہ کسی وجہ سے قابل قبول نہ ہو تو رویت ہلال کا فیصلہ رد کیا جائے گا لیکن وہ واحد بصری رویت کی خبر دینے والا بیان کی تکذیب کی جائے گی اس کی بابت غور و فکر کی ضرورت ہے کیونکہ معاملات میں وہ شاہد سے اطمینان قلب ہو جاتا ہے اور رویت میں بھی اصل یہی ہے کہ قاضی کا قلب مطمئن ہو جائے واللہ اعلم رہے کہ مذکورہ تصریحات اس وقت ہے جب کہ اس روز ماہ قمری کی ۲۹ تاریخ ہو۔

واحد ثقہ شہادت زدہ علاقے کا حکم

۵۔ الف۔ ب۔ ایسے علاقوں جہاں بالعموم مطلع ابر آلود رہتا ہو دیدہ واحد فضا ثقہ شہادت زدہ رہتی ہے ۲۹ تاریخ کو بہت کم چاند نظر آتا ہے۔ اگر ۳۰ دن پورے کرنے کا حکم دیا جائے تو دیگر ممالک اسلامیہ سے حساب سے چار سال میں ایک دن کا فرق واقع ہو جائے گا تو کیا ایسے مقامات میں بھی فلکیات کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے چاند کی رویت کا اعتبار کیا جائے یا دوسرے پڑوسی ممالک کی رویت بالکل پر عمل کیا جائے؟ "صوموا لرؤیته و افطروا لرؤیته، فإن غم علیکم فعدوا الثلاثین" کا تقاضا یہی ہے کہ اگر ۲۹ کو چاند نظر نہیں آیا تو تیس پورے کرو۔ امام القرآن میں رقمطراز ہیں:

"هو أصل فی اعتبار الشهر ثلاثین إلا أن یری قبل ذلک الهلال، فإن کل شهر غم علینا، فعلینا أن نعده ثلاثین، هذا فی سائر الشهر التی یتعلق بها الأحکام، وإنما یصیر إلی أقل من ثلاثین برؤیة الهلال" (احکام القرآن للجصاص ۱: ۲۰۲)۔

اصل بات یہی ہے جیسا کہ علامہ کاسانی فرماتے ہیں:

"لأن الأصل فی الشهر ثلاثون یوما، والنقصان عارض. فإذا لم یعلم،

ثبوت رؤیت ہلال کے شرعی اصول وضوابط

مولانا محمد ابوبکر قاسمی*

۱-الف- رؤیت ہلال کے مسئلہ میں حنفیہ، حنابلہ اور مالکیہ کا اتفاق ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے، لہذا اہل مغرب کی رؤیت سے اہل مشرق پر روزہ فرض ہوجائے گا، لیکن شوافع کے نزدیک اختلاف مطالع کا اعتبار ہے، لہذا اہل مغرب کی رؤیت سے اہل مشرق پر روزہ فرض نہیں ہوگا اور بعض علماء کے نزدیک بلاد قریبہ میں اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے اور بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے، پھر بلاد قریبہ اور بعیدہ کی تحدید میں اس سلسلہ میں بعض حضرات علماء کا خیال ہے کہ ایک ماہ کی مسافت سے کم پر جو شہر واقع ہو وہ بلاد قریبہ کے حکم میں ہے اور جو اس سے زیادہ دور ہوں بلاد بعیدہ کے حکم میں ہے اور بعض علماء نے بلاد قریبہ و بعیدہ کی تحدید مسافت سفر سے کی ہے اور دوسرے بعض علماء نے دو ملکوں کو آپس میں بلاد بعیدہ کے حکم میں داخل مانا ہے اور ایک ملک کو بلاد قریبہ کے حکم میں رکھا ہے اور کچھ علماء کا خیال ہے کہ بلاد قریبہ بعیدہ کی کوئی تحدید نہیں ہے مبتلی بہ جس شہر کو قریب تصور کرے وہ بلاد قریبہ میں داخل ہے اور جس کو وہ دور سمجھے وہ بلاد بعیدہ میں داخل سمجھا جائے گا، لیکن بے غبار بات یہ ہے کہ بلاد قریبہ و بعیدہ کی تحدید کے لئے کوئی حد فاصل قائم کرنا نہایت مشکل امر ہے ساتھ ہی جن لوگوں نے تحدید کا کوئی قول کیا ہے وہ دعوی بلا دلیل ہے، اسی لئے بعض علماء محققین نے اختلاف مطالع کو غیر معتبر قرار دیتے

---

* سابق نائب ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ۔

Marfat.com

Marfat.com

سے ثابت ہے کہ ہر علاقہ کے لئے اپنے یہاں کا چاند دیکھنا یا قاضی کی اس بارے میں رویت ہلال کا فیصلہ سے اعلان ہونے کی صورت میں دوسرے علاقوں پر وہ واجب عمل ہوگا، بغیر ان شرعی ضابطوں سے دوسرے علاقوں پر رویت کے چاند ہونا ثابت ہوئے نہ تو وہ واجب عمل ہے اور نہ ہی مجوز عمل: "اعلم أن الهلال بالشهادة على الرؤية أو الشهادة على الشهادة أو الشهادة على القضاء أو استفاضة الخبر من جهات شتى" (معرفت سنن ج ۵ ص ۳۳۳)۔

علامہ ابن رشد مالکی علیہ الرحمہ کے اس کلام سے جو بعض حضرات علماء نے یہ سمجھا ہے کہ "بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع کا معتبر ہونا اجماعی مسئلہ ہے" (مقالہ علامہ یوسف جورنی فی احسن الفتاوی ج ۴ ص ۴)۔

احقر کے خیال میں علامہ ابن رشد کے مذکورہ کلام سے یہ مطلب کشید کرنا صحیح نہیں ہے، بلکہ اس کلام کا بے غبار مطلب یہ ہے کہ کسی حاکم و امام کا رویت ہلال کا فیصلہ اس کے حدود ولایت سے خارج بلاد بعیدہ میں حجت نہیں ہے، بلکہ وہاں اس کے حجت ہونے کے لئے ضروری ہے، کہ وہ فیصلہ بلاد بعیدہ میں شرعی گواہوں کے ذریعہ پہنچے، چنانچہ ابن حجر عسقلانیؒ نے "فتح الباری" میں علامہ ابن رشد مالکی کے قول ہی کے مثل حافظ ابن عبد البر کا قول نقل کیا ہے اور پھر علامہ قرطبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر کسی جگہ رویت ہلال کا قطعی ثبوت ہو جائے پھر اس کو دوسری جگہوں تک شرعی گواہوں کے ذریعہ پہنچایا جائے تو دوسری جگہ کے لوگوں پر روزہ رکھنا ضروری ہوگا، علامہ ابن حجر کے حافظ ابن عبد البر کے قول کے بعد علامہ قرطبی کے قول کے نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ علامہ ابن عبد البر مالکی یا ابن رشد مالکی کے قول سے بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع کے معتبر ہونے کو اجماعی مسئلہ سمجھنا صحیح نہیں ہے، بلکہ حضرات مالکیہ کا مشہور مذہب خود حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے یہی نقل کیا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک مطلقاً اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے: "إذا رأى ببلدة لزم أهل البلاد كلها وهو المشهور عند المالكية لكن حكى ابن عبد

Marfat.com

Marfat.com

شہادت وقبول کرنا پسند کرتا ہے (مستفاد من فتح الملہم شرح صحیح مسلم ۳/۱۳)۔

ب- چاند کی رؤیت کے لئے محکمہ موسمیات سے بھی مدد لینے کی ضرورت نہیں ہے

یہ کہ اس مسئلہ کا تعلق اس سے نہیں ہے، بلکہ چاند کا دیکھنا تو عبادت کا ذریعہ ہونے کے سبب خود شریعت نے اس مذہب اسلام میں چاند کے دیکھنے کا حکم حدیث نبوی میں فرمایا گیا ہے، اگر چاند نظر آجائے یا اس کے نظر آنے کا قوی شرعی ثبوت فراہم ہوجائے تو بہتر، ورنہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ مہینہ کو ۳۰ دن پر ختم کرکے پہلی تاریخ کا آغاز کردیا جائے، چنانچہ ترمذی شریف کی ایک صحیح حدیث میں فرمان نبوی ہے: "صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته، فإن غم علیکم فعدوا ثلاثین، ثم أفطروا الخ" (ترمذی شریف باب ماجاء لا تقدموا الشهر بصوم) اس حدیث نبوی اور اس کے مثل دیگر فرمان نبوی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اسلام نے اپنے ماننے والوں کو چاند کی رؤیت کے امکان، یا مطلع کے گرد آلود ہونے یا صاف ہونے کے جاننے کے لئے محکمہ موسمیات سے مدد لینے کا مکلف نہیں بنایا ہے، اب اگر کوئی اس سے مدد لیتا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ ایک عبادت کے معاملہ میں دوسرے انسان کی کورانہ تقلید میں مبتلا ہے، جس سے اس کے مذہب نے اس کو محفوظ رکھا ہے (مزید حسن الفتاوی وغیرہ میں ملاحظہ)، "وهل یرجع الی قول أهل الخبرة العدول ممن یعرف علم التجوید الصحیح أنه لا یقبل کذا فی السراج الوهاج" (حاشیہ کنز ۱۵)۔

د- ۲۹ شعبان کو مطلع کے ابر آلود ہونے کے سبب قاضی نے ایک شخص کی شہادت کی بنا پر اگلے دن رمضان ہونے کا اعلان کردیا، اس کے بعد رمضان کی تیس تاریخ مکمل ہوچکی اور اس تاریخ کو موسم بھی صاف تھا، نیز لوگوں نے عید کے چاند کو دیکھنے کی بہت کوشش کی، مگر اس کے باوجود چاند نظر نہ آیا تو اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ جس شخص واحد نے رمضان کے چاند کی گواہی دی اسے مغالطہ ہوا، لہذا اگلے دن کو رمضان کی تیس تاریخ قرار دے کر روزہ رکھنے کا فیصلہ کیا

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔ ہاں شہادت تو دراصل قاضی سے پاس پہنچتی ہے، پھر وہ شہادت واقعہ کی
ماہیت کے ثبوت ہلال کا فیصلہ و اعلان بذریعہ خبر واحد یا خبر مشہور، یا آلات جدید وغیرہ کی
وغیرہ سے ذریعہ کرتا ہے اور یہی چیز عوام و خواص کے لئے ثبوت ہلال کی دلیل بن کر موجب عمل
بنتی ہے۔ اب یہ کسی قاضی سے فیصلہ کی خبر دوسرے قاضی کے لئے اسی وقت موجب عمل ہوگا
جبکہ وہ شہادت کی اقتضاء کی شرائط کے مطابق پہنچے، یا دوسرے طریق موجب سے پہنچے، بغیر اس
کے وہ فیصلہ اس دوسرے قاضی کے حق میں موجب عمل یا مجوز عمل نہیں ہوگا (مدار المختار مع رد
المحتار ۲ ۱۰۵)۔

ہاں جب دوسرے قاضی کے پاس رؤیت ہلال کی خبر یا ایک قاضی کے فیصلے کی خبر
طریق موجب سے ذریعہ پہنچے اور اس پر عمل کرنا واجب اور اس کے خلاف کرنا معصیت ہوگا،
بشرطیکہ اس قاضی وغیرہ کے اجتہاد میں وہ طریق موجب نہ ہو تو وہ معذور ہے اور رمضان کے
شبہ سے جس طرح ایک عادل شخص کی رؤیت کی خبر معتبر ہے، اسی طرح اس رؤیت ہلال
رمضان کی شہادت پر ایک عادل شخص کی شہادت بھی معتبر ہے (دیکھئے: فتاوی عالمگیری ۱ ۱۹۷)۔

اور جہاں حاکم نہ ہو، وہاں فطر میں عدد تو ضروری ہے، لیکن لفظ شہادت ضروری نہیں
ہے، لیکن صاحب بحر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم حاکم کی عدم موجودگی میں
شہادت کا لفظ اختیار کرنا ضروری ہے (بحر ۲ ۳۶۱)۔

مذکورہ تفصیل سے بات واضح ہوگئی کہ اگر مسلم حاکم کسی ملک میں موجود نہ ہو، جیسا کہ
ہمارے ملک ہندوستان میں تو ہلال فطر کے اثبات کے لئے کل شرائط شہادت کا سقوط نہ ہوگا، بلکہ
شرائط کا اعتبار ضروری ہے، چنانچہ خود درمختار کی عبارت میں عدد کا لزوم مصرح ہے حالانکہ عدد
کسی شرط شہادت میں سے نہیں (تنویر الابصار مع الدر المختار ۲ ۵۵۰)۔

مذکورہ تفصیلات کا حاصل یہ ہے کہ ہندوستان اور اس جیسے دیگر ممالک میں اگر ایک

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] اگر کا خیال یہ ہے کہ ریڈیو سے اعلان رویت سے [illegible] فقہاء کی
[illegible] ہے اور منادی سلطان کے سلسلہ میں "فتاویٰ عالمگیری" وغیرہ میں لکھا ہے
[illegible] خواہ وہ عادل ہو یا فاسق ہو "خبر منادی السلطان مقبول عدلا
کان او فاسقا کذا فی جواهر الاخلاطی" (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۰۹)۔ اس عبارت میں
[illegible] منادی سلطان کی خبر کو مقبول قرار دیا گیا ہے وہیں اس کے مسلمان ہونے کی کوئی
[illegible] سے معلوم ہوتا ہے ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ رویت ہلال کے معتبر ہونے
[illegible] کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔ نیز اس سلسلہ میں ذیل کا جزئیہ ملاحظہ ہو:

"ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات الا اذا کان قبول قول الکافر
المعاملات یتضمن قبوله فی الدیانات، فحینئذ تدخل الدیانات فی ضمن
المعاملات. فیقبل قوله فیها ضروریة، هکذا فی التبیین" (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۰۸)۔

مذکورہ تصریحات فقہاء کی روشنی میں احقر کا ناقص خیال یہ ہے کہ ریڈیو سے رویت
ہلال کے اعلان معتبر ہونے کے لئے معلن کا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے، بلکہ کوئی بھی شخص اعلان
کرے اور تجربات سے تصدیق ہوتی ہے کہ یہ شخص قاضی یا رویت ہلال کمیٹی کی طرف خبر کی صحیح
نسبت کرتا ہے تو اس کے اعلان پر اعتماد کرنے کی گنجائش ہے

نیز یہ رہے کہ ریڈیو کے اس اعلان کی حیثیت منادی سلطان کی اسی قاضی کے حدود
قضاء میں ہوگی جہاں سے وہ اعلان نشر ہو رہا ہے دوسری جگہ نہیں۔

۵- الف- جن ملکوں یا صوبوں میں مطلع ہمیشہ ابر آلود رہتا ہے یا بالعموم ایسا ہوتا رہتا
ہے تو ایسے ممالک کے لئے شرعاً حکم یہ ہے کہ جہاں ہلال رمضان کے لئے کسی ایسے ملک کے
ریڈیو کے اعلان پر اعتماد کیا جائے جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ وہاں ضوابط شرعیہ کے مطابق
رویت ہلال کا فیصلہ ہوتا ہے، خواہ یہ ملک کتنا ہی بعید کیوں نہ ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی

سے اعلان کی اطلاع دیدے صوبوں کے قاضی کو شہادت شرعی کے اصول کے مطابق شہادت علی القضاء یا شہادت علی الشہادت یا شہادت علی الرویۃ کے ذریعہ نہ ہو جائے وہاں اگر وہ اعلان کرنے والوں کی تحقیق کا درجہ اختیار کرے اور اس کی صورت یہ ہے کہ کم از کم چھ آدمی کی خبر یا چھ جگہوں کے ریڈیو اسٹیشن یا چھ جگہوں کے ٹیلی فون سے ہلال عید کے اعلان کا ثبوت فراہم ہو جائے تو اس دوسرے صوبے کے قاضی کے لئے بھی ہلال عید الفطر کا اعلان اپنے حدود قضاء میں کر دینا واجب ہے۔

Marfat.com

رؤیت ہلال موجودہ تناظر میں

Marfat.com

Martat.com

اور تیسرے قول و علامہ نووی شارح صحیح مسلم نے حضرت کریب اور حضرت عبداللہ ابن عباس کے درمیان جو بلال رمضان کے ثبوت رویت کی متعلق پیش آیا اس کے ذیل میں تحریر فرمایا: "انما ردہ، لان الرویة لا یثبت حکمها فی حق البعید" یعنی حضرت ابن عباس نے حضرت کریب کی بات کہ ہم لوگوں نے اور امیر معاویہ نے جمعہ کو چاند دیکھا ہے اور شنبہ سے روزہ رکھے ہیں اور آپ لوگوں نے شنبہ کو چاند دیکھا ہے یکشنبہ سے روزہ رکھے ہیں رد فرمادیا، کیونکہ رویت کا حکم دوسرے شہر میں تفاوت بعید کی بناء پر معتبر نہیں ہوتا ہے اور صاحب "مستخلص الحقائق" نے اس کی مزید وضاحت فرمائی کہ اختلاف مطالع کا اعتبار اس وقت نہ کیا جائے گا، جبکہ دو شہروں کے درمیان تفاوت بعید نہ ہو اور اگر دو شہروں کے درمیان تفاوت مزید ہوں تو اختلاف مطالع معتبر ہوگا، یعنی جب ان دونوں شہر میں سے کسی ایک میں ثبوت رویت ہو جائے تو دوسرے شہر والوں پر سابقہ رویت لازم نہ ہوگی اور اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا۔ شیخ ابوالحسن القدوری اور شیخ المشائخ علامہ برہان الدین اور علامہ ابن ہمام صاحب "فتح القدیر" کی متفقہ یہی رائے ہے، حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے یوں فرمایا کہ ایسے دو شہر جن کے درمیان تفاوت بعید ہے وہاں اختلاف مطالع معتبر ہوگا اور جن دو شہروں کے درمیان تفاوت بعید نہیں ہے وہاں اختلاف مطالع معتبر نہ ہوگا، حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی کے ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے اختلاف مطالع اسی تفصیل کے مطابق معتبر ہے، گرچہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی رائے کے مطابق اختلاف معتبر یہاں نہیں ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ مشرق میں رویت بلال بحجت شرعیہ سے ثابت ہو جائے فرماتے ہیں کہ (فتاوی رشیدیہ ۳۶۷)، لیکن خاتم المحدثین حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کی رائے یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہوگا، یہ مذکورہ اختلاف اختلاف مطالع کے متعلق زمانہ قدیم سے ہوتا آرہا ہے اس لئے عمل کرنے کے لئے اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایک رائے کو راجح قرار دیا جائے تاکہ عمل کرنا آسان

Marfat.com

Marfat.com

ولقدر البعد الذی تختلف فیه المطالع مسیرة شهر او اکثر علی ما

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱ ۳۴۲)۔

اس عبارت سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع ایک ایسا

اختلاف ہے جو دو شہروں کے درمیان ایک ماہ یا اس سے زیادہ کی مسافت

پر ہوتا ہے۔

بہرحال یہ تحقیقات تو اس وقت کی ہے جب کہ سفر اونٹوں اور گھوڑوں کے ذریعہ کی جاتی تھی یعنی آج جب کہ فاصلوں کا سفر گھنٹوں میں طے کیا جاتا ہے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے اس کی حد میلوں کے ذریعہ مقرر کی جائے چنانچہ سفر شرعی جس میں مکلف کو رخصت کا جواز ملتا ہے بقول حضرت امام اعظم تین دن کی مسافت ہے اور حضرت امام شافعیؒ کے بقول چار برید کا ارادہ کرنا ضروری ہے اور ایک برید بارہ میل کا ہوتا ہے اس طرح اڑتالیس میل تین کی مسافت کے برابر ہوتا ہے اور حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب نے بھی اسی کو پسند فرمایا ہے تو دو شہروں کے

Marfat.com

[illegible]

[illegible] ۱۹۶۲ء سے مختلف ممالک اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مختلف موضوعات پر چند فیصلے فرمائے تھے ان میں سے ایک فیصلہ بعینہٖ پیش خدمت ہے۔ اندرون و بیرون پاکستان سے پختہ حضور اور بعض قریبی ملکوں مثلاً نیپال وغیرہ کا مطالع ایک سے زائد مقامات پر ہمیشہ عمل اسی پر رہا ہے اور غالباً یہ بھی یہی ثابت ہے ان ملکوں سے شہروں میں اس قدر بعد مسافت نہیں کہ مہینہ میں ایک دن کا فرق پڑتا ہو اس بنیاد پر اندرونوں ملکوں میں جہاں بھی چاند دیکھا جانے شرعی ثبوت کے بعد اس کا اعلان دونوں ملکوں کے تمام اہل شہر پر لازم ہوگا۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ مذکورہ مقامات کے مطالع کا ایک حکم ہے اور یہی نتیجہ ہوا ایک جگہ کا ثبوت رؤیت حال دوسرے ملکوں کے باشندوں کے لئے لازم ہونا بشرطیکہ ثبوت رؤیت کی خبر بطریق موجب موصول ہوئی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی نے فرمایا کہ مشرق والوں کی رؤیت مغرب والوں پر ثابت ہو جائے گی اور حجت شرعیہ سے ثابت ہو جائے (فتاویٰ رشیدیہ ۳۶)۔

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی تحریر فرمایا کہ اگر دوسری جگہ سے خبر آنے والوں سے معتبر ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ طریق موجب سے پہنچے، اور طریق موجب چار ہیں (۱) شہادت بالرؤیت (۲) شہادۃ علی الشہادت بالرؤیت (۳) شہادت علی حکم الحاکم (۴) استفاضہ جو حکم حاکم کے حکم میں ہے اور جب ان ذرائع سے خبر آوے گی تو اس پر عمل واجب ہے اور خلاف ہے کہ ترک واجب معصیت ہے (بذل المنتاوی ۲/ ۱۱۸-۱۲۰)۔

فتاویٰ ہندیہ میں جو عبارت ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اگر بطریق موجب خبر موصول ہو جائے تو اس عمل کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اس میں "یجب" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

اور اس کے قاضی یا ہلال کمیٹی نے ثبوت رؤیت ہلال کا اعلان کردیا تو اس کے [illegible] پر عمل کرنا واجب ہوگا تاکہ [illegible] ہیں یہ اختلاف نہ کریں اور اگر کسی شہر کا قاضی بنا دیا جائے تو اس کے [illegible] حاکم [illegible] اور اگر حاکم قضاء کی تعیین کردی جائے تو حاکم قضاء عام ہوگا اور تمام لوگوں کے لئے قاضی کا اعلان واجب العمل ہوگا۔ عبارت اس طرح ہے: "قلده قضاء بلد كذا لا يدخل السواد والقراء بلا نص عليه" (الشیخ نظام وغیرہ ۵۰۳)۔

اور جن جن لوگوں نے قاضی یا ہلال کمیٹی کے اعلان اور احکام کو اپنے لئے واجب العمل [illegible] یہ قاضی وغیرہ کے حدود قضاء کے اندر رہتے ہیں ان لوگوں پر عمل کرنا لازم وضروری ہوگا مثلاً قاضی نے رؤیت ہلال کی شہادت پر موافق شرع رؤیت ہلال کے ثبوت کا اعلان کیا تو یہ اعلان حدود قضاء کے لوگوں کے لئے چند وجوہ سے لازم ہوگا۔

۱- اس وجہ سے کہ قضاء قاضی ایک مستقل حجت شرعی ہے، جیسا کہ "درمختار" میں ہے:

"لأن قضاء القاضي حجة" (۴/۲۸۱)۔

۲- اس وجہ سے کہ قاضی حکومت کا مقرر کردہ ہے، لہذا قاضی کا اعلان گویا کہ سلطان وقت کا اعلان ہے اور سلطان کا اعلان واجب العمل ہوتا ہے، اس لئے ایسے قاضی کا اعلان بھی واجب العمل ہوگا یا مسلمانوں کی ایک متدین جماعت نے قاضی مقرر کیا ہے اور ایسے قاضی کے حکم کا ماننا قطعی ہے ثابت ہے قرآن کریم میں ہے: "أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم" (سورہ ۴/۵۹) اور باتفاق اکثر مفسرین أولوا الأمر قاضی ہیں۔

۳- اس وجہ سے بھی کہ شریعت کا مقصود ایمانیات کے علاوہ عبادات اور معاملات کے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] پر مشتمل خط پر مختلف دستخط تھی ہو۔ پھر مرسل الیہ کے پاس اس بات کی شہادت بھی بہم پہنچنا [illegible] کی طرف سے یہ فلاں قاضی کا خط ہے اور انہوں نے مجلس قضاء میں ہمارے حوالہ کیا اور مضمون [illegible] یا تھا اور یہ [illegible] کی اس پر مہر ثبت کیا تھا (ملخصاً من ص ۲۵۹)۔

پہلی شرط کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مطلع صاف نہ رہا ہو، لہٰذا جب کسی قاضی کا خط بذریعہ فیکس موصول ہو مذکورہ دونوں شرائط کے ساتھ تو مرسل الیہ قاضی کے لئے اس خط سے [illegible] فیصلہ کرنا جائز ہوگا واجب نہ ہوگا، اسی طرح قاضی مقرر کردہ کی فرد کی طرف سے یا کسی [illegible] کی طرف سے شہادت کے لئے قاضی شریعت کو بذریعہ فیکس اطلاع دی جائے تو مذکورہ شرائط پائے جانے کے ساتھ اس کا اعتبار کیا جائے گا اور قاضی شریعت کے لئے آمدہ اطلاع کی [illegible] میں فیصلہ کرنا جائز ہوگا، مفتی کفایت اللہ صاحب نے بذریعہ اخبار موصولہ خبر کا اعتبار کرکے موصوفہ کی اجازت سے متعلق جواز کی رائے دی ہے اور فرمایا کہ عمل کرنا واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس سے ذریعہ غالب ظن ہوسکتا ہے یقین نہیں ہوسکتا ہے (کفایت المفتی ملخص) ہاں اگر بذریعہ فیکس موصولہ خبر کے بعد شہادت رؤیت کی ضرورت محسوس ہو تو ایسی صورت میں اس تحریر کا اعتبار صحیح نہ ہوگا، کیونکہ گواہ کا قاضی و حاکم کے روبرو گواہی دینا ضروری ہے تحریری گواہی معتبر نہیں۔

بذریعہ فون موصولہ خبر کے متعلق بھی کچھ ایسی ہی بات ہے کہ "الصوت یشبہ الصوت" اس لئے آوازوں کا فرق براہ راست بھی بسا اوقات محسوس نہیں ہوتا ہے بلکہ اشتباہ ہوجاتا ہے اور بذریعہ فون موصولہ آواز تو اور بھی مشکل سے شناخت میں آتی ہے اور جب دور دراز سے خبر آتی ہے تو عموماً آواز کی کیفیت بدل جاتی ہے اور شناخت متعذر ہوجاتی ہے، مگر جس طرح تحریر قرائن، شرائط اور دوسرے خارجی اسباب کے ذریعہ منسوب الیہ کی تحریر ہونے کا گمان غالب ہونے کی بنا پر قابل عمل ہوجاتی ہے علی ہذا القیاس فون کے ذریعہ موصولہ خبر بھی قرائن، خارجی اسباب اور چند شرائط کے ساتھ قابل عمل وقابل فیصلہ ہوگی، پہلی شرط یہ ہے کہ بذریعہ فون خبر دینے

Marfat.com

غیرھم لانہ حکایۃ" (۱۲۱۲)، ہاں اگر کسی وجہ غالب سے ظن ہو جائے تو وہ تنہا عمل کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔

تاریخ کتابت کے ذریعہ موصولہ خبر کی چند شرائط کے ساتھ حجیت مانی جا سکتی ہے، جیسا کہ حضرت تھانوی نے امداد الفتاویٰ میں تفصیل ذکر فرمائی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ تاریخ مشابہ ہے کہ کسی طرح کے ذریعہ سے معنی مقصود پر دلالت وضعیہ غیر لفظیہ ہوتی ہے ایسی ہی تاریخ بھی کسی معنی مقصود پر دلالت وضعیہ غیر لفظیہ ہوتی ہے لیکن دونوں میں فرق ہے خط میں حرف کے نقوش ہونے کی بنا پر علامت بنا دی جاتی ہے مگر تاریخ میں یہ علامت معدوم ہوتی ہے۔ نیز خط میں معنی مقصود پر دلالت وضعی ہوتی ہے اور تاریخ میں وہم ہوتی ہے کہ میں فلاں کرین سے آرہا ہوں تو آنے والا آدمی پیشگی کی پر بات کہہ رہا ہے کہ جب سے شروع کی تو آپ نہیں سے کہ بڑا احمق آدمی ہے جو آنے کی اطلاع دینے والا ہے کہ جب سے شروع کر دیا ہے تو آپ کو یہ شخص احمق اتنی سے معلوم ہوا کہ اس کی دلالت معنی مقصود پر وضعی نہیں ہے نتیجہ یہ کہ تاریخ میں معنی مقصود پر دلالت واضح نہیں ہوتی ہے لہٰذا خط کے مقابلہ میں تاریخ کا اعتبار کمزور ہوگا اور خط کے متعلق حضرت تھانوی نے اپنے خاص اصطلاحی الفاظ میں یوں فرمایا کہ تحریر امور ملزمہ میں باستثناء مواضع معدودہ ضرورت شدیدہ بشرط امن من التزویر کمثل فرامین شاہی وغیرہ کے بدون اقرار کاتب یا قیام بینہ حجت نہیں ہوتی (امداد الفتاویٰ ۲ ۱۱۱)۔

۲۔ فلکیاتی حساب سے مدد لینا

نفاذ حکم کے لئے فلکیاتی حساب کا اعتبار تو بہر حال کسی طرح جائز نہیں کیونکہ اس کا اعتبار کرنا متعدد احادیث صحیحہ کے خلاف ہے، جیسے "نحن أمة أمية لا نكتب الخ" اور "صوموا لرؤيته الخ" وغیرہ ونیز ائمہ اربعہ میں سے حضرت امام شافعیؒ کے علاوہ کسی امام کے

Marfat.com

[illegible] الحساب قطعی" ([illegible] ۲۶۲-۱۲۵) تو پھر یہ احتمال بھی ناشی بالرویت [illegible] اس وجہ سے بھی یہ قول قابل اعتبار نہیں ہے [illegible] خلاف ہے جیسا کہ ابن المنذر نے الاشراف میں ذکر کیا ہے [illegible] فلکیاتی حساب پر عمل کرنے والا شخص شریعت کی نظر میں مجتہد [illegible] ہے نہ ایسا شخص عقلی اور فلکیاتی حساب کے اعتبار سے بھی غلط پر ہے، اس لئے یہ شخص [illegible] فیصلہ متقدمین فقہاء کرام کے اس قاعدہ کلیہ: "لا عبرة بقول المولدين"۔

اب رہی بات فلکیاتی حساب کے ذریعہ اس مسئلہ میں مدد لی جا سکتی ہے یا نہیں کہ یہ آج ہلال کی بصری رؤیت کا امکان ہے یا نہیں تو میری ناقص رائے میں اس سے مدد لینے کی چند وجوہ سے گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

۱- تو اس وجہ سے کہ فلکیاتی حساب خود بھی بعض مقدمات الفاسدہ پر مبنی ہے اور اس سے مدد لینا بھی فاسد ہے، چونکہ ہلال کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب ۲۹ تاریخ گزر جائے اور ۳۰ تاریخ کی شام آجائے تو افق آسمان پر چاند تلاش کرنا فرض ہے، یفترض علی المسلمین فرض کفایة أن يلتمسوا الهلال" (الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/۵۵۱) اور جب فلکیاتی حساب سے استعانت کو جائز قرار دے دیا جائے تو لوگ ۲۹ تاریخ کی شام اور ۳۰ کی شب میں چاند تلاش کرنے کے بجائے حساب و تلاش کرنے لگیں گے اور جب معلوم ہو جائے گا کہ آج افق پر چاند کی بصری رؤیت کا امکان نہیں ہے تو لوگ تلاش کرنا جو فرض کفایہ تھا کو بالکل چھوڑ دیں گے کہ جب رؤیت بصری کا امکان ہی نہیں ہے تو تلاش کرنا فضول ہے تو گویا اس طرح امت ایک فرض کفایہ کو اجتماعی طور پر ترک کر دیگی۔

۲- فلکیاتی حساب سے استعانت اس لئے بھی صحیح نہیں کہ جو حساب کیا جائے گا کوئی ضروری نہیں ہے کہ صد فیصد ٹھیک ہی ہو غلط ہو سکتا ہے اور غلط ہونا کئی وجہوں سے راجح ہے، اولا

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] ان تصویروں کا مقصد دوسروں سے [illegible] تصویر واضح [illegible] پر منتج ہونے کی (س ۹-۱-۳۲-) [illegible] تصویر [illegible] [illegible] تصویر [illegible] [illegible]

[illegible] یہ ہے کہ رویت کی نگاہ تمام احکام میں [illegible] پر [illegible] رویت ہلال سے متعلق تین باتوں میں سے ایک بات پر عمل کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے ایک یہ ہے کہ رویت عامہ ہو تو عمل کرنا ضروری ہوگا، دوسرے یہ کہ اگر رویت عامہ کا ثبوت نہ ہو تو ایک دو قابل اعتماد چاند دیکھنے والے شخص یا ہلال کمیٹی یا عوام الناس کے مجمع میں شہادت دی ہو کہ میں نے دیکھا ہے تب عمل کرنا واجب ہوگا اپنی شرطوں کے ساتھ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ۲۹ تاریخ کو گذشتہ رویت ہلال نہ ہو تو تکمیل ثلاثین ضروری ہوگا، اب اگر فلکیاتی حساب سے استعانت کو جائز قرار دیا جائے تو امت حساب کے چکر میں پڑ جائے گی جو ایک امر صعب ہے اور اس امت کے مزاج کے خلاف ہے، کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ "لا نکتب ولا نحسب" یعنی نہ ہم رویت ہلال کے لئے لکھتے اور نہ حساب کرنے کے مکلف ہیں، کیونکہ اس سلسلے میں ہم امت امیہ ہیں، لہذا استفتاء کی صورت میں شریعت کے احکام جو اکثر و بیشتر اسی پر مبنی ہیں وہ عسر سے متبدل ہو جائیں گے اس لئے فلکیاتی حساب سے مدون چاند کی رویت بصری کے لئے جائز نہ ہوگا۔

۲-ب- شہادت رویت اور فلکیاتی حساب کے تعارض کے وقت عمل شرعی شہادت پر ہوگا۔

قمری ماہ کی ۲۹ تاریخ کو چاند کی بصری رویت کا امکان و عدم امکان باعتبار فلکیاتی حساب سوائے بعض اصحاب امام شافعیؒ باتفاق فقہاء غیر معتبر ہے، چنانچہ فقہ شافعیؒ کی کتاب "الانوار" میں لکھا ہے کہ چاند کے منازل و حساب کی واقفیت کی وجہ سے حساب اور غیر حساب

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] پانچ [illegible] ایک فریضہ دینی اور عبادت ہے اور قرآن و حدیث سے بیشتر مقامات پر [illegible] یہ واضح [illegible] اسلامی عبادات انہیں طریقوں سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے واضح فرمایا ہے، اس لئے محکمہ موسمیات سے یہ بات [illegible] چاند کی رویت ممکن ہے یا نہیں درست نہ ہوگا، نیز افق آسمان پر چاند کا وجود شرعی نقطۂ نگاہ سے [illegible] نہیں ہوتا اس کی رویت بصری ضروری ہے اور محکمہ موسمیات سے تعاون لینے کا مطلب یہ [illegible] محکمہ چاند سے افق آسمان پر ہونے کا واضح کرے گا اور اس کی عمر و بتائے گا اور یہ واضح کرے [illegible] افق آسمان پر جب چاند کی عمر تیس منٹ کم از کم ہوگی تب چاند کی رویت ممکن ہوگی۔ [illegible] رویت بصری کے لئے عمر کا تیس منٹ ہونا کوئی ضروری نہیں، بلکہ اس سے کم مدت میں بھی [illegible] ہو سکتے اور بھی یہ ممکن ہوگا کہ محکمہ موسمیات کی طرف اعلان ہو جائے کہ آج چاند دیکھا [illegible] کیونکہ ایسی شہادت ملتی ہے کہ متعینہ دن رویت بصری کیا ہوئی کہ اس کے اگلے دن بھی رویت نہ ہوئی تیسرے دن رویت ہوئی۔ اس لئے یقین کے ساتھ کہا جائے گا کہ محکمہ موسمیات کی یہ اطلاع کہ رویت بصری کا امکان آج ہے مثلاً غیر یقینی ہے اور قاعدہ ہے کہ جو شئی خود ثابت نہ ہو اس کو اثبات کے لئے ذریعہ نہیں بنایا جا سکتا ہے اور نفی غیر کے لئے ہے، نیز محکمہ موسمیات [illegible] یا فلکیاتی حساب اس کے ذریعہ دی جانے والی خبر کسی سائنس داں نے جو مقدمات متعین [illegible] سائنس داں اس کی تردید و تغلیط کر سکتا ہے، جیسا کہ گذشتہ زمانوں میں ہوا کہ بہت سی نئی تحقیقات نے پرانے فلسفے اور ریاضی کے اصول کی دھجیاں بکھیر دیں اور گذشتہ ریاضات کے خلاف مشاہدہ کرا دیا، اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آج ایک محقق ماہر فن نے جو کچھ کہہ دیا وہ وہ حرف آخر ہے، بلکہ اسی دور کے دوسرے ماہرین اس کے خلاف رائے رکھتے ہیں، بلکہ خود ایک ہی شخص کا کبھی کبھی دو خیال ہو جاتا ہے اور خود اپنے ایک قول کی تغلیط دوسرے قول سے کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت مفتی شفیع صاحب پاکستان نے تحریر فرمایا ہے کہ ۱۳۸۰ھ میں محکمہ

Marfat.com

إن علماء الهيئة

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] قال فی غایۃ البیان وجہ قول محمد وھو

[illegible] لمطلع ما ثبت بقول الواحد ابتداء بل تبعا فکم من شیء یثبت

[illegible] ولا یثبت قصدا [illegible] الواحد فی ایک چیز پیش کرنا کہ ثبوت

[illegible] ایک شخص کا بچہ بننے والی چیز واحد دو کی شہادت سے اور اس شہادت کے ذریعہ

[illegible] ثبوت وراثت کسی ضمن ہو جانے کا حکم ایک واحد کی کے لئے ثبوت وراثت کی

[illegible] کی شہادت سے ثبوت وراثت نہیں ہو سکتا کیا حذا اقتیاس ثبوت رمضان ایک شخص کی

[illegible] قصدا واحد اور اس سے ضمن میں تیس روزے مکمل کرنے کے بعد چاند کی

[illegible] رویت مطلع سے صاف ہونے کے باوجود نہ ہونے کی صورت میں بھی ثابت ہو جانے کا

[illegible] علیم امت مولانا تھانوی نے فرمایا کہ صورت مسئولہ مختلف فیہ ہے اور علماء

[illegible] امام محمد کے قول کی تصحیح ترجیح کی صرف ہے کہ صورت مذکورہ میں مطلع صاف ہونے

[illegible] کی خبر دینے والی بڑی تعداد ہو جس کی تشویش عوام کا اندیشہ ہو مشائخین کے قول پر فتویٰ

[illegible]

[illegible] رویت ہلال کے متعلق قاضی کا حکم

ایک قاضی کا ولی کسی فیصلہ قاضی علاقہ کے مسلمانوں کے لئے واجب العمل ہوگا یا نہیں؟

[illegible] یہ ہے کہ [illegible] ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ وہ شام

[illegible] ایک جماعت کے بارے میں کہ انہوں نے چاند بعد کی شب میں دیکھا گیا اور تمام

Marfat.com

Martat.com

[illegible] (احسن الفتاویٰ ص ۹۹ ج ۲)

[illegible]

[illegible] ریڈیو پر اعلان کی شرعی حیثیت

[illegible] ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعہ متعینہ و مخصوص الفاظ کے [illegible] اس اعلان کے مطابق اس قاضی کے حلقہ و قضاء کے مسلمانوں پر عمل کرنا [illegible] اس کے خلاف کرنا معصیت ہوگا۔ جیسا کہ مفتی نظام الدین صاحب دار العلوم [illegible] اس کے بارے میں ریڈیو ٹیلیفون وغیرہ شرعی حکم نامی کتاب میں تحریر فرماتے [illegible] کہ اگر بایں الفاظ اعلان یا خبر نشر ہو کہ میرے سامنے فلاں حاکم [illegible] تمام افراد شرع میں یا فلاں مفتی شہر یا فلاں عالم مقتدا و متدین [illegible] یا فلاں وزیر نے کہ جس کو حکومت کی جانب سے بااختیار بنایا گیا ہو [illegible] ثبوت رؤیت کا حکم یا فیصلہ دیدیا ہے اور ان الفاظ کا نشر کرنے والا شخص [illegible] اس پر عمل کرنا درست ہوگا (ص ۱۹)، اسی طرح حضرت مفتی شفیع [illegible] آلات جدیدہ کے شرعی احکام میں تحریر فرمایا ہے کہ جس شہر میں کسی قاضی یا

Marfat.com

Marfat.com

سنے والوں کی تمام رعایا والوں اعلان کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوتا ہے اور قاضی کی حیثیت اپنے حلقہ قضاء کے اعتبار سے بادشاہ کی طرح ہے، لہذا جس طرح بادشاہ کی طرف منسوب اعلان واجب العمل ہوتا ہے اسی طرح قاضی وغیرہ کی طرف منسوب شرعیہ واجب العمل ہوگا اور جیسے اعلان معلن کے معاملہ میں عادل ہونا ضروری نہیں، بلکہ اگر کوئی فاسق آدمی بھی اعلان کرتا ہے اور بادشاہ وقت کی طرف منسوب کرتا ہے تو عوام الناس کو اس کے خلاف کرنے کی بالکل اجازت نہ ہوگی، بلکہ اس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہوگا اسی طرح قاضی کی طرف منسوب اعلان کے لئے معلن کا عادل ہونا ضروری نہ ہوگا بلکہ معلن اگر فاسق بھی ہو تو اعلان قابل اعتبار ہوگا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: "خبر منادی السلطان مقبولا عدلا کان أو فاسقا کذا فی جواهر الاخلاطی" (۳۰۹/۲)۔

و۔ معلن کا مسلمان ہونا

ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ رؤیت ہلال کا اعلان جو کسی قاضی یا ہلال کمیٹی کی طرف منسوب کرکے کیا جائے تو اصل کے اعتبار سے اس کو رمضان وعیدین کے اعتبار سے دو حیثیت حاصل ہوگی، ایک تو یہ ہے کہ اعلان ایک امر دینی کی اطلاع ہے کیونکہ صاحب "بحر" نے وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ رمضان کے چاند کی اطلاع ایک امر دینی کی اطلاع کی طرح ہے عبارت اس طرح ہے "(قیل بعلة خبر عدل الخ) لأن صوم رمضان أمر دینی فأشبه روایة الأخبار الخ" (۲۶۶/۲) اور امور دینیہ کے متعلق خبر کے معتبر ہونے کے لئے ایک مسلمان عادل کا کم از کم ہونا ضروری ہے، یعنی غیر مسلم کی خبر مطلقا معتبر نہ ہوگی عبارت اس طرح ہے: "خبر الواحد یقبل فی الدیانات کالحل والحرمة والطهارة والنجاسة إذا کان مسلما عدلا" اس کے بعد تیسری سطر میں ہے: "ولا یقبل قول الکافر فی الدیانات" (۲۶۶/۲)

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثبوت رویت کا حکم یا فیصلہ دیتے تو اس نشریہ پر تمام علاقوں سے عمل درآمد ہوتا ہے اور علاقے والوں سے یہ نشریہ محض ایک خبر و حکایت ہوتی شہادت نہ ہوتی کیونکہ شہادت کے لئے شاہد کا مجلس قضا میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

اس نشریہ کے متعلق غور طلب بات یہ ہے کہ اس کی حیثیت دوسری جگہ کے قاضی کے لئے کیا ہوتی؟ تو یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ اس اعلان و دوسری جگہ کے لئے جو اس قاضی کے حلقہ قضاء سے باہر ہے اعلان سلطان کی طرح نہ ہوگا لیکن دوسری حیثیت اس نشریہ کی یہ ہے کہ یہ خبر ٹیلیفون کے ذریعہ موصولہ خبر کے مشابہ ضرور ہے کہ دونوں خبر بذریعہ قضا ایک خاص آلہ کے ذریعہ دوسری جگہ کے قاضی کو موصول ہوتی ہے اور ٹیلی فون کے ذریعہ موصولہ خبر کے متعلق حضرت اقدس مولانا تھانوی کے حوالہ سے نقل کر چکا ہوں کہ اگر قرائن سے متکلم کی تعیین ہو جائے اور وہ شخص عادل اور مسلمان یا مسلمان مستور الحال ہو تو خبر معتبر ہوگی بعینہٖ اسی قیاس ریڈیو کے ذریعہ موصولہ خبر کے بارے میں معلن کی تعیین ہو جائے اور معلن عادل یا مستور الحال ہو تو دوسری جگہ کے قاضی کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس اعلان پر اعتماد کر کے اپنے یہاں بھی فیصلہ کر دیں اور مزید دوسری جگہ سے خبر کے آنے کا انتظار نہ کریں۔

اور اگر اعلان کو شہادت علی حکم الحاکم کی حیثیت دی جائے تو ہلال فطر کے ثبوت کے لئے مجلس قضاء اور لفظ شہادت کے شاہد کا مجلس میں حاضر ہونا ضروری ہے یا اگر شاہد مستور الحال ہو تو اس کی تعیین کے لئے دوسرے ایسے شخصوں کا مجلس قضاء میں اس شاہد مستور کی تعیین کی شہادت دینا ضروری ہے جو اس شاہد کو دیکھ رہے ہوں تو بھی دوسرے قاضی کے لئے ہلال عید کا فیصلہ کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ یہ معلن عادل ہو اور دوسرا اعلان بھی اس کے مطابق آجائے اور اگر ہلال رمضان کا موقعہ ہو تو چونکہ اس موقعہ پر نہ لفظ شہادت ضروری ہے اور نہ مجلس قضا ضروری ہے، اس لئے دوسرے قاضی کے لئے صرف ایک قاضی کے اعلان کے مطابق دوسرے قاضی کو فیصلہ کرنا جائز

Marfat.com

Marfat.com

رؤیت ہلال ایک تفصیلی بحث

مولانا سعید الرحمن العلوی

[illegible]

چاند و سورج ایک تکوینی چیز ہے مشرق و مغرب تک چمکنا ان کی طبیعت میں داخل ہے سورج کی روشنی کی وجہ سے کسی جگہ روشنی ہوتی ہے تو کسی جگہ اندھیرا ہوتا ہے اور اسی سورج سے ایک جگہ چاند نکلتا ہے اور اس سے روشنی عاریت لیتے ہوئے جب اس سے بہت دور ہوتا ہے تو مکمل روشن رہتا ہے لیکن جب اس سے بہت قریب ہو جاتا ہے تو لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔

پھر جب دوبارہ اوجھل خدا سے دوری شروع ہوتی ہے تو بتدریج ہلال بن کر قمر بن جاتا ہے اسی طرح گردش اور مختلف مقامات پر صبح و شام میں اختلاف کی وجہ سے چاند کی رؤیت مختلف وقت میں ہوتی ہے اس لئے اختلاف مطالع کا ثبوت لازمی ہے۔

اختلاف مطالع سے متعلق علماء کرام کے اقوال اگرچہ مختلف ہیں لیکن اثبت اور اشبہ یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہے۔ صاحب "مراقی الفلاح" فرماتے ہیں۔

"(صوموا لرؤیته) بدل من الخطاب فإنه علق الصوم بمطلق الرؤية و هی حاصل برؤية قوم فيثبت الحكم احتيا طا و اختاره صاحب التجريد وهو الأشبه وإن كان الأول أصح كذا فی السيد" (مراقی الفلاح ص ۳۰۹، فتاویٰ عبدالحی ۱/ ۳۴۸)۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] زمانہ سے فقہاء اقوال رہے اول درجہ سے جغرافیہ داں اور سیاح تھے (بلکہ بہت
[illegible]) دنیا ورق مسلوں کہتے تھے، اس لئے کہ آسمان گیا اور اس پر یقین نہیں ہوا تھا
[illegible] مشرق اور مشرق بعد سے جزائر کا پتہ نہیں تھا اور مغرب جزائر دنیا کا آخری حد تھا
[illegible] ہوتا تھا اپنے اپنے [illegible] سے شروع ہوتا تھا اس طرح دنیا دو حصہ اقلیم ہو جاتا تھا

[illegible] ۲۵ ۱۲ ۱۔

[illegible] یہ نتیجہ اخذ کرنا شاید غلط نہ ہوگا کہ اس مسئلہ کی تعبیر کے
[illegible] عبارت میں جتنے عام الفاظ استعمال کئے گئے ہوں مگر مراد وہ نہیں ہے جو آج کے حالات
[illegible] کی بنا سے یہ سمجھی جا سکتی ہے۔ بلکہ ان عبارتوں کی یہ توجیہ کرنا بعید از حقیقت نہ ہوگا کہ مقام
[illegible] سے دور دراز ممالک کے لئے رؤیت کا اعتبار اس وقت ہوگا جب اس کا شرعاً ثبوت
[illegible] سے یہ ممکن اور متصور ہو اس لئے ایسا کرنا ممکن ہو اس لئے کہ موجودہ دور کی وسیع و عریض
آبادی میں یہ بات تقریباً محال ہے کہ ایک جگہ کی رؤیت تمام دنیا کے لئے لازماً عمل ہو اس پہلو
سے غور کرنے پر اختلاف مطالع کا معتبر ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

لیکن یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اصل اختلاف مطالع کے معتبر ماننے میں
[illegible] اختلاف مطالع سے وجود میں، اس لئے کہ نفس اختلاف مطالع کا انکار حقیقت کا انکار کرنا
[illegible] نے فرمایا۔

"اعلم أن نفس اختلاف المطالع لا نزاع فيه بمعنى أنه قد يكون"

(شامی ۱: ۱۰۵)۔

اختلاف مطالع کے اعتبار پر عمل

اب تک جانبین کے اقوال مع دلائل بیان کئے گئے، لیکن سوال یہ ہے کہ جو لوگ

Marfat.com

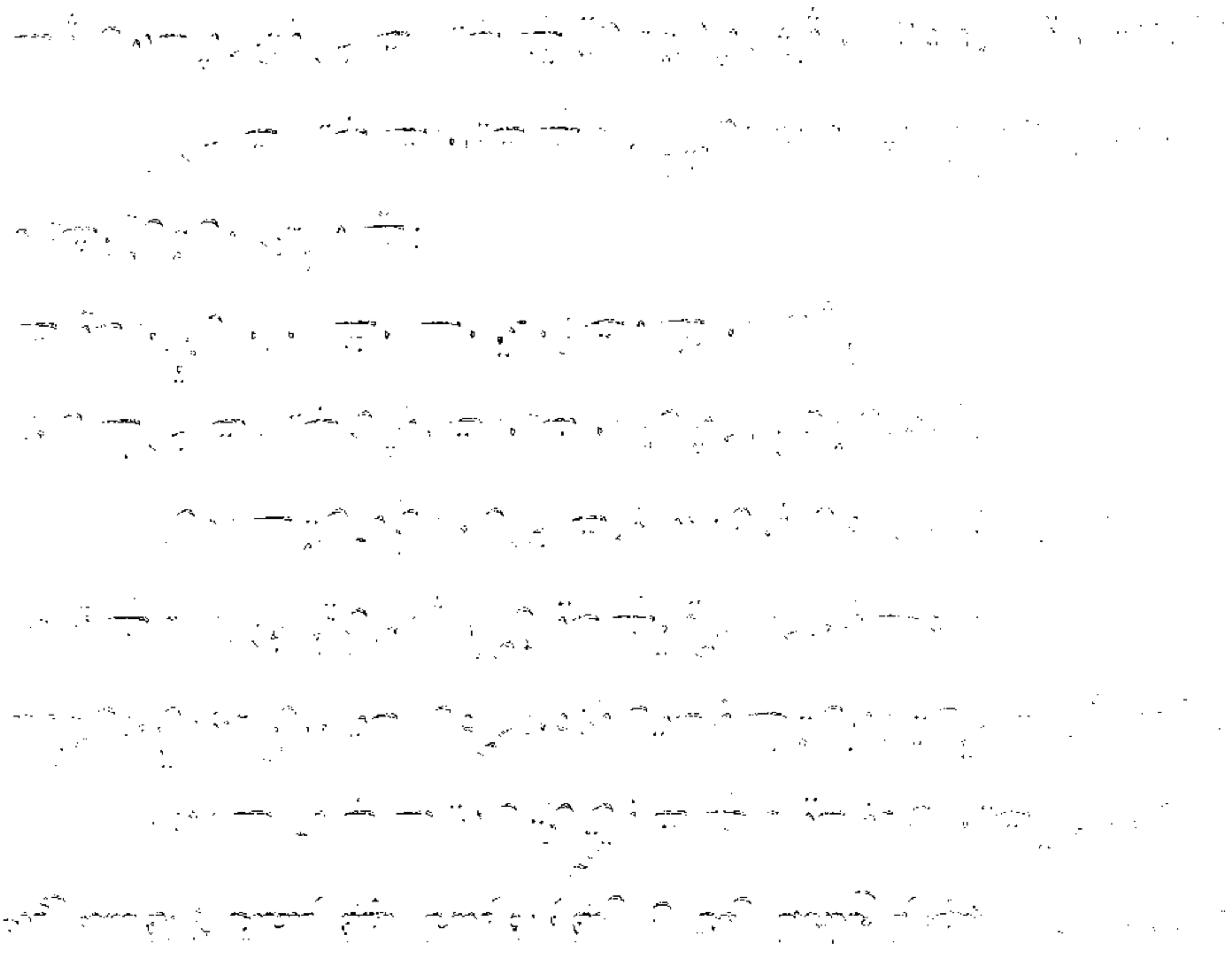

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

وقت یا کسی جانب حکومت مقرر عام طور پر جو ان کاموں کے لئے ہوتا ہے پورے ملک کے لئے ایسے کسی اعلان کافی ہوگا۔ فتح القدیر میں ہے۔

"لا یقبل اخبارہ (القاضی) قاضیا آخر فی غیرہ عملہ أو غیرہ عملہما ولو کان علی قضائہ لأنہ بالنسبۃ إلی العمل الآخر کواحد من الرعایا غیر أن الکتاب خص من ذلک بالاجماع (فتح القدیر ۳۱۹/۷)، اسی طرح مفتی شفیع صاحب نے اپنے ایک رسالہ میں فرمایا۔

قاضی یا ہلال کمیٹی کے فیصلے وصف اسی شہر اور اس کے مضافات کے اندر رہنے والوں کے لئے واجب العمل قرار دیا جائے گا جو اس کے دائرہ اثر میں ہیں (رسائل ۵۰)

اور اگر کوئی ملک یا علاقہ ایسا ہو جہاں مستقل قاضی یا حاکم نہ ہو (جیسا کہ ہندوستان کے اکثر مقامات) تو پھر علماء دیندار طبقہ پر مشتمل رؤیت ہلال کمیٹی ہو تو ان کے اعلان کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

آلات جدیدہ کے احکام

دور جدید میں بہت سے ایسے آلات جدیدہ ایجاد ہو چکے ہیں مثلاً ریڈیو ٹیلی ویژن وغیرہ ان آلات کے ساتھ بعض احکام شرعیہ متعلق ہیں، لیکن ان کی وجہ سے ایک طرف بہت آسانیاں ہیں تو دوسری طرف بعض اعتبار سے پریشانیاں بھی ہیں اس کی وجہ بعض شرائط کا مفقود ہونا ہے اس لئے فقہاء کے ذکر کردہ شرائط کی روشنی میں ان آلات کا جائزہ لینا ہے تاکہ درپیش پریشانیاں دور ہوں اور امت کے درمیان اختلاف وانتشار نہ پیدا ہوں۔

ان آلات کے مابین شرائط واحکام کے اعتبار سے قدرے فرق پایا جاتا ہے اس لئے سب کا الگ الگ بیان کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

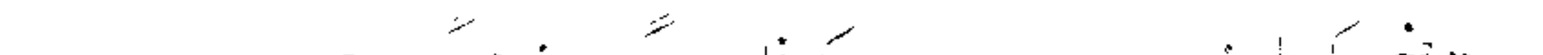

Marfat.com

[illegible]

[illegible] ٹیلی فون سے [illegible] اگرچہ آواز پہچان لی جائے [illegible] شہادت
[illegible] حضرت مولانا تھانوی ٹیلی فون سے متعلق فرماتے ہیں۔

[illegible] ٹیلی فون پر شہادت میں بعض احکام مختلف ہیں ٹیلی فون کے متعلق فقہاء نے یہ
[illegible] ٹیلی فون میں صاف پہچانی نہیں جاتی دوسرے اگر پہچانی بھی جائے تب بھی آواز
[illegible] میں شبہ ہوا کرتا ہے اور جو شرائط شہادت کے تعین کی ہیں یہاں ممکن نہیں لہٰذا یہ شہادت
ٹیلی فون سے [illegible] فیصلہ میں معتبر نہیں (امداد الفتاویٰ ۲ ۱۹۰)۔

[illegible] اس پر ایک شبہ ہے جس میں لکھنے کے اگر صورت وغیرہ دیکھ کر پہچان لیا جائے اور
[illegible] بھی ہو تو فیصلہ میں یہ خط معتبر نہیں ہے البتہ فتویٰ میں بہر کیف معتبر ہیں۔

اور ایسا ہی ممکن بھی ہے کہ جس صاحب نے فون پر بیان سے فون کیا کر دوبارہ
فون کیا جائے تو اس کا یقین ہو جائے گا کہ فلاں نے ہی فون پر خود حضرت مولانا تھانوی
دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ جن احکام میں جانب مانع قبول ہے اس میں غیر معتبر ہے اور ان میں
جانب مانع نہیں اس میں اگر قرائن قویہ سے متکلم کی تعیین معلوم ہو جائے تو معتبر ہے (امداد الفتاویٰ
۲ ۱۹۰)۔

جب قرائن قویہ سے مخبر کی معرفت ہو جائے تو اس کی خبر کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا
جاتا جب کہ موجود اور جنس گذشتہ دور کے اکابر ٹیلی فون و خط پر قیاس کرتے چلے آئے ہیں خط
کے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر تحریر سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ فلاں نے لکھا ہے، جیسا کہ خود حضور
ﷺ کے زمانہ میں بہت سے احکام خط کے ذریعہ ارسال کئے گئے اور اس پر عمل بھی ہوا اگرچہ
اس میں جعل و تزویر کا احتمال ہے، لیکن جب یقین ہو جائے کہ فلاں کا خط ہے تو عمل کرنا درست
ہوگا جب کہ حضرت گنگوہی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

عید کا ثبوت بھی ہو سکتا ہے

خبر مستفیض کی تعریف اور اس کا حکم

مختلف مقامات پر خبر مستفیض کا تذکرہ آنے کی وجہ سے مناسب ہے کہ اس کی تحقیق کر لی جائے۔ علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں:

"اعلم أن الهلال يثبت بالشهادة على الرؤية أو بالشهادة على الشهادة أو شهادة على القضاء الا فاضة أي التواتر" (عرف الشذی حاشیہ ترمذی ۱/۱۵۹)۔

بہت سے فقہاء اور علماء کے کلام سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ خبر مستفیض اس کو کہتے ہیں جس سے علم یقین یا قریب بہ یقین حیثیت حاصل ہو جائے، اگرچہ مصداق میں اختلاف ہے، چنانچہ علامہ انور شاہ نے استفاضہ کو تواتر کے ہم معنی قرار دیا اسی طرح فقیہ ابن رشد کے کلام سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے فرماتے ہیں:

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] ہے تیاں ایسا دوربین [illegible] لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اس طرح سے دوربین [illegible] والی رویت معتبر ہوگی اس لئے کہ اس کی رویت بصری رویت کے ہم مانند ہے۔

اس کی مزید وضاحت [illegible] نے ایک فتویٰ سے ہوتی ہے فرماتے ہیں۔

دوربین نفس آلہ تکبیر بصر است و رویت بصر واقع است پس حکمت متل عینک یا شدند [illegible] ایں رویت کہ مدار وجوب احکام است صادق است پس بالمحالہ صحیح و معتبر و مناط احکام باشد ابتدا بر دلیل فی ایں امر بثبوت پیوندد کہ خاصیت آن دوربین چنیں است کہ ہلال باوجود تحت افق بودن بواسطہ آں بنظر آید حتی کہ شمس ہم باوجود طلوع از افق در آں مطالع می آید آرے صحیح و معتبر نباشد (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۹)

سائنسی قواعد سے رؤیت ہلال کی پیش قیاسی

اس بات کو مولانا برہان الدین صاحب نے اپنی کتاب میں ایک مشہور صاحب قلم ضیاء الدین نے حوالہ سے لکھا ہے جو ضیاء الدین لندن آبزرویٹری کے شعبۂ فزکس و علوم فلکیات سے منسلک ڈائرکٹر ہے اس موضوع پر خط و کتابت کر کے معلومات حاصل ہوئیں، ڈائرکٹر صاحب نے جو اس خط کا جواب دیا اس کا خلاصہ ضیاء الدین صاحب کے الفاظ میں یہاں مختصراً پیش کیا جا رہا ہے۔

آپ (ضیاء الدین صاحب کے استفسار کے متعلق کے رصد گاہی سائنسداں کوئی ایسا معیار قائم کرنے کے قابل ہو چکے ہیں جس سے نیا چاند نمودار ہونے والی شام کی یقینی پیش قیاسی کی جا سکے، مجھے افسوس ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے، آگے چل کر ڈائرکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں:

درحقیقت رؤیت ہلال کے متعلق کوئی بھی مفروضہ قائم نہیں کیا جا سکتا، مجھے افسوس ہے کہ میرے خیال میں کوئی ایسا سائنسی طریقہ نہیں ہے جس سے اس موقعہ پر اسلام کی ضروری شرائط

Marfat.com

Marfat.com

کتاب الصلوٰۃ سے متعلق ہے، یہ فصل اس وقت ہے جبکہ مطلع ابر آلود ہو اور مطلع صاف ہو تو ہلال رمضان یا غیر رمضان سب میں عدل یا مستور الحال ثقہ مسلمانوں کی شہادت (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) اتنی تعداد میں ہو کہ اکثر رائے ثبوت کا ظن غالب ہو جائے تب روزہ رکھنا واجب ہوگا جہاں قاضی یا ہلال کمیٹی وغیرہ نہ ہو وہاں لوگ مذکورہ بالا شرائط کے مطابق عدل یا مستور الحال کی خبر پر عمل کریں (ردالمحتار ۲/ ۹۱)۔

شہادت حسبہ

اگرچہ عرفی شکل میں رؤیت ہلال کی اطلاع شہادت کی حیثیت رکھتی ہے، لیکن اس کی نوعیت اور حکم عام شہادتوں کی طرح نہیں ہے، اس لئے کہ عام شہادتیں بعد طلب دی جاتی ہیں اور رؤیت سے متعلق بے نیہ طلب سے دی جاتی ہے، اس لئے اس کا درجہ "شہادت حسبہ" کا درجہ رکھتی ہے، اس کا حکم فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ ایسی شہادت میں اگر شاہد تاخیر کرے تو غیر معتبر ہوگا، بلکہ چاند دیکھنے والے کو چاہئے کہ دیکھتے ہی قاضی یا ہلال کمیٹی کو مطلع کرے تاکہ اس کے مطابق اعلان کیا جائے، اس کی وضاحت صاحب "البحر" نے فرمائی ہے۔

"وفرعوا عليه ما لو شهدوا في تاسع عشرين رمضان إنهم رأوا هلال رمضان قبل صومهم بيوم إن كانوا في هذا المصر لا تقبل شهادتهم تركوا الحسبة وإذا جاءوا من خارج قبلت" (البحر الرائق ۲/ ۲۶۷)۔

"(وقوله لأنهم تركوا الحسبة) فإن شاهد الحسبة إذا أخر شهادته بلا عذر لفسق وإلا تقبل شهادته كما في الأشباه والنظائر" (۲/ ۲۶۷)۔

لیکن کسی عذر کی وجہ سے تاخیر ہوگئی جیسے قاضی کی دور مقام پر رہتا ہے اور چاند دیکھنے والا پہنچتا ہے اس کی طرف جاتا شروع کردے مگر پھر بھی پہنچنے میں تاخیر ہو تو اس تاخیر کی وجہ سے

Marfat.com

رؤیت ہلال کمیٹی

قاضی محمد حسین آسی

ا۔ الف۔ رویت ہلال کے سلسلے میں مطالع کے اختلاف کا اعتبار ہوگا یا نہیں؟

ج۔ اس مسئلہ میں الف۔ اس میں فقہائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں اور حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ البتہ فقہاء اس باب میں مختلف ہیں کہ صوم اور افطار صوم میں یہ اختلاف معتبر ہے یا نہیں۔ متقدمین فقہائے احناف اور عامہ امت کی تصریحات اور ان کے دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بلاد بعیدہ میں اس باب میں بھی اختلاف مطالع معتبر ہے۔ البتہ بلاد قریبہ میں اس کا اعتبار نہیں۔ (مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، مجلس مذاکرہ ۳ مئی ۱۹۶۲ء)

ب۔ بلاد بعیدہ میں مطالع کے اختلاف کا اعتبار ہے تو اس کے حدود کیا ہیں؟

بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔ اس کے حدود یہ ہیں کہ ان میں بالعموم اس قدر رویت ہلال کے اعتبار میں ایک دن کا فرق ہو جاتا ہو۔ ایک کی رویت دوسرے کے لئے لازم نہیں ہوتی تو مہینہ کی جگہ ۲۸ دن کا رہ جائے گا اور کسی جگہ ۳۱ دن کا قرار پائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت سے اس قول کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ جہاں پر دن کا فرق جس حد تک ہو وہاں پر تاہ و ایک مطلع ہے اور اس کی یہی حد ہے (مجلس تحقیقات ا۔

ج۔ ہندوستان بشمول پاکستان، بنگلہ دیش و نیپال کا مطلع ایک ہے یا مختلف؟

نوٹ: اس کی تفصیل مکمل نہیں ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

پہلی تفصیل سے پہلی دو شرائط ہیں ان کے ساتھ ریڈیو کا نشریہ اور اعلان معتبر و قابل عمل ہو سکتا ہے۔

جہاں حکومت کی جانب سے قاعدۂ شرعی کے مطابق رؤیت ہلال کا ثبوت حاصل کرنے اعلان کرنے کا قانون و انتظام ہو اور اس پر عمل رائج و مشہور ہو تو وہاں متقی مطمئن ذرائع سے حدود مملکت کے اندر عمل کرنے کے لئے یہ مطلق اعلان ہی مثل اعلان قاضی و مثل حکم قاضی معتبر ہوگا۔ خواہ حکومت مسلمہ ہو یا کافرہ اس اعلان اور نشریہ پر عمل کرنا لازم ہوگا اور اس صورت میں حدود مملکت سے باہر بھی اس اعلان و نشریہ پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔ بشرطیکہ مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن ہونے سے بجائے ۲۸ یا ۳۱ دن کا نہ ہو رہا ہو۔ ہمارے ملک میں آج کل ریڈیو کی خبریں اکثر ایسی ہوتی ہیں کہ عوام بھی اکثر بالالحاظ شرائط و قیود اس کو معتبر اور قابل عمل قرار دے کر عمل کر بیٹھتے ہیں اور ان ہی وجوہ کی بناء پر بعض علماء نے ریڈیو کی خبروں کو مطلقاً غیر معتبر و ناقابل عمل قرار دیا ہے، ورنہ راجح اور محقق ہے کہ اگر بایں الفاظ اعلان یا نشر خبر ہو کہ میرے سامنے فلاں حاکم شرعی نے یا فلاں ہلال کمیٹی نے جس کے تمام افراد باشرع ہیں یا فلاں مفتی شہر نے یا فلاں عالم متقدی نے یا فلاں مسلمان حاکم یا مسلمان وزیر نے ثبوت شرعی حاصل کر کے ثبوت رؤیت کا حکم یا فیصلہ دے دیا ہے اور ان الفاظ کو نشر کرنے والا شخص بھی معلوم و معتبر ہو تو اس نشریہ پر عمل کرنا درست اور صحیح ہوگا۔ (فتاویٰ نظامیہ)

سوال نمبر ۲: ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اکثر موسم کا فرق رہتا ہے اور فضا میں ابر و غبار یا مختلف قسم کی کثافت کے اعتبار سے بھی ان کے مابین فرق ہے، اس لئے قمری مہینے کی ۲۹ تاریخ کو ہر جگہ مطلع یکساں صاف یا گرد آلود نہیں رہتا تو:

الف- کیا رؤیت کے لئے فلکیاتی حساب سے مدد لی جا سکتی ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ آیا افق پر چاند کی بصری رؤیت کا امکان ہے یا نہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

دیکھنے کے بعد چند گھنٹوں کی تاخیر یا ایک دن یا اس سے زائد کی تاخیر کے بعد شہادت دے تو یہ ان کی شہادت قبول کی جانے کی پابندی کی جائے گی خصوصاً جب کہ رمضان و عید الفطر کے موقعوں پر تاخیر سے اعلان کی صورت میں مسلمانوں کے مابین شدید انتشار و اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔

الجواب ب:۔ دیکھنے والوں کے لئے فوری طور سے شہادت دینا ضروری ہے یہاں تک کہ پردہ نشین عورتوں پر لازم ہے کہ وہ رمضان اور عید کا چاند دیکھنے والی رات میں اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکلے اور قاضی کے پاس جا کر چاند ہونے کی گواہی دے اور یہی حکم آزاد عورت کے لئے بھی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نکل کر جائے اور گواہی دے (درمختار ۲ ۱۶۲)۔

تاخیر چند گھنٹوں کی ہو یا ایک دن کی بلا عذر اگر شہادت میں تاخیر ہوئی ہو تو جو نماز اگلے دن بلا عذر پڑھی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی اور اگر عذر کے ساتھ ہو تو صحیح ہوگی، لیکن وہ بھی قضا ہوگی ادا نہ ہوگی اور شہادت اگر شرعی قیود و شرائط کے ساتھ دی گئی ہو اور کسی وجہ سے تاخیر ہوگئی ہو تو شہادت رد نہیں کی جائے گی۔

سوال نمبر ۴: الف۔ صوبہ بہار و اڑیسہ اور ملک کے دیگر صوبوں میں جہاں نظام قضا موجود ہے، اگر وہاں کے قاضی چاند کا ثبوت ہونے کے بعد اعلان کرتا ہے تو کیا اس حلقۂ قضاء کے تمام مسلمانوں پر اس اعلان پر عمل کرنا ضروری ہوگا یا نہیں۔؟

الجواب ۴: الف۔ جی ہاں! قاضی کے اعلان کے بعد اس حلقۂ قضا کے تمام مسلمانوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ب۔ قاضی کے طرف سے اگر ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعے متعینہ الفاظ میں اعلان ہوتا ہے تو اس کا اعلان اعلان سلطان کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

الجواب: ب۔ جی ہاں! قاضی کی طرف سے اگر ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعے متعینہ الفاظ میں اعلان ہوتا ہے تو یہ اعلان اعلانِ سلطان کے حکم میں ہوگا۔

www.ahnafmedia.com

Marfat.com

جہاں چھ مہینہ دن اور چھ مہینہ رات ہو

وہاں پر اطراف کے وہ ملک جہاں رات اور دن ۲۴ گھنٹے میں بدلتے رہتے ہیں ان سے رابطہ قائم کرکے ہلال رمضان وعید اور افطار و نماز کے اوقات چاند کی خبر شرعی قواعد کی روشنی

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

...سلہ میں فقہاء کے اقوال...

...بنیادی چیز یہ ہے کہ شریعت نے اس مسئلہ میں معیار رویت وقرار دیا ہے...
...رویت سے ثبوت ہے...ان پر فیصلہ ہونے کی حالت میں مضمون اخبار کے...
...پر مضمون سے ثبوت ہوتا ہے یا قرار دیا ہے اس کے کہ اس سے غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے...
...مضمون ہوتا ہے...

"وقوله هو غلبة الظن؛ لأنه العلم الموجب للعمل لا العلم بالمعنى المتقدم الخ" ...ص ۱۰۰ ج ۱

...صورت میں فقہاء کرام نے موجب عمل خبر استفاضہ وقرار دیا ہے اور خبر مستفیض کے بارے میں فرمایا ہے:

"والمعنى الاستفاضة ان تاتي من تلك البلدة جماعات متعددون كل منهم يخبرون عن اهل تلك البلدة انهم صاموا عن رؤية لا مجرد الشيوع من غير علم بمن اشاعه، كما قد تشيع اعتبار يتحدث بها سائر أهل البلدة ولا يعلم من اشاعها الخ" ...ص ۱۰۰ ج ۱

"خبر استفاضہ کے لئے کہی یہ ضروری ہے کہ لوگ اپنا مشاہدہ بیان کریں، نہ یہ کہ کسی بات کی شہرت ہو، اس مشاہدہ کی بنا پر خبر استفاضہ کو یقین کا درجہ دیا گیا ہے۔

"الاستفاضة تفيد اليقين"

اس سے وہ خبر استفاضہ کو اسی شہر کے لئے نقل حکم حاکم کا درجہ دیا گیا ہے: "فكانت تلك الاستفاضة بمعنى نقل حكم الحاكم المذكور وهي أقوى من الشهادة الخ" ...ص ۱۰۰ ج ۱

تیسری چیز اثبات رویت کے لئے علامات کا وجود ہے، یعنی شہر میں نقاروں اور سائرن

Marfat.com

Marfat.com

اب یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ ریڈیو کی اطلاع یا خبر محض سے یا اعلان محض ۱۹۵۱ء کا باب
[illegible] کے متعلق یہ اطمینان ہو جائے کہ کس جگہ سے ریڈیو
[illegible] چاند ہونے کا حکم
[illegible] مسلم معتمد خبر دیتا ہو تو اس اعلان پر اعتماد کرکے
[illegible] چاند ہونے کے حکم پر عمل کیا جا سکتا ہے اور تمام شہروں اور قصبوں
[illegible] اس کے موافق حکم کریں تو اس پر عمل کیا جائے۔ یہ حکم تمام ہندوستان
[illegible]

مندرجہ بالا فتوے میں لفظ "خبر" اور اعلان دونوں کا ذکر ہے لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ
[illegible] اور مقصود اعلان ہے اور کسی اعلان کے معتبر ہونے کے لئے ان
[illegible] ضرورت ہے کہ جس کا مذکورہ عبارت میں ذکر ہے ورنہ ہر کس کہ باشد کا اعلان
[illegible] نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مولانا مدظلہ نے دفعہ ۲ میں اعلان کے لئے جو شرائط
[illegible] زائد ہیں۔ اس لئے کہ اس جگہ اعلان کرنے والا مقصود نہیں بلکہ اعلان کرنے
[illegible] فتوے کے اندر یہ الفاظ "خبر دینے والا بھی متعین ہو کہ کوئی مسلم معتمد خبر دیتا
[illegible] احتیاط ہیں کہ عبادات اور دیانات اسی طرح حلت اور حرمت میں احتیاط کی عمل کرنا اولیٰ
[illegible] یہ جائے شاید ان حضرات کے سامنے ریڈیو اسٹیشن کے قوانین موجود نہ
[illegible]

علاوہ ازیں آخر میں مشورہ دیا گیا ہے کہ تمام شہروں اور قصبوں میں متعین ذمہ دار

Marfat.com

Marfat.com

ظاہر ہونے پر چاند واپس آخری منزل میں غروب میں رہنے کا بہت تھوڑا وقت ملتا ہے۔ اس سے وہ اہل مغرب پر خفیہ رہنے سے فعل سے ظاہر ہو سکتا ہے اتنے وقفے کے لئے اہل مشرق کی رویت کے لئے ایک دن درکار ہوتا ہے۔

اس بارے میں اہل فقہ نے ایک ضابطہ مقرر کیا ہے:

"وقدر البعد الذی تختلف فیه المطالع مسیرة شهر"

"وہ بعد جس میں اختلاف مطالع ہوتا ہے اس کی مقدار ایک مہینہ کی مسافت ہے"

فقہاء نے اس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ پر قیاس کیا ہے فرماتے ہیں:

"اعتبارا بقصة سلیمان علیه السلام فانه قد انتقل کل غدو ورواح من اقلیم الی اقلیم و بینهما شهر" (ردالمحتار ۲ ص ۱۰۵)۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ پر قیاس کرتے ہوئے، کیونکہ وہ ہر صبح و شام ایک اقلیم سے دوسری اقلیم کی طرف منتقل ہوتے رہتے تھے اور ان کے درمیان ایک مہینہ کا مسافت ہوتی تھی۔

عام حالات میں ایک دن کی مسافت ۱۲ میل اور تین دن کی مسافت ۴۸ میل اور ایک مہینہ کی ۱۸۰ میل یا ۵۰۰ میل قرار دی گئی ہے، یعنی ۵۰۰ میل کی دوری پر اختلاف مطالع ہو سکتا ہے خلاصہ یہ کہ ۲۹ تاریخ کا چاند ہو، اس بارے میں علم ہیئت کے ماہرین کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے، میرا انتشار اس قدر ہے کہ اگر کوئٹہ بلوچستان میں ۲۹ تاریخ کو رویت ہو جائے۔ اور وہاں حکومت پاکستان کے ریڈیو اسٹیشن سے اعلان کرا دے تو کلکتہ کے مسلمانوں کے لئے یہ رویت متحقق نہ ہوئی اور اگر تسلیم نہ ہو تو پھر اختلاف مطالع کی بحث نکالنا بے کار ہے، پھر تو یہ کہہ دینا کافی ہے کہ تمام عالم میں کسی بھی جگہ رویت متحقق ہو جائے عید منائی جائے گی اور یہ حدیث ابن عباس کے سراسر خلاف ہے و نیز اس کے تسلیم کر لینے میں وحدت عید کا نظریہ بھی سامنے آجاتا

Marfat.com

مسائل رؤیت ہلال

مولانا انیس الرحمٰن قاسمی

۱۰ الف — اختلاف مطالع

۱۔ مشرق و مغرب میں واقع دور دراز شہروں میں چاند کے مطلع کا مختلف ہونا ایک عام واقعہ و مشاہدہ ہے۔ چاند کا مطلع بھی اسی طرح مختلف ہوتا ہے جیسے سورج کا مطلع مختلف ہوتا ہے۔ فقہاء اس اختلاف کا اعتبار کرتے ہوئے تعیین یا خصوصی اور رمضان کے روزے اور عیدین وغیرہ کی تعیین میں اسے یا نہیں؟ اور "اختلاف مطالع" وغیرہ ان عبادتوں کے لئے کا عدم تسلیم کیا جائے گا؟ اس کی مثالیں جہاں مسلمان آباد ہیں۔ ان کا روزہ وغیرہ ایک ہی دن شروع ہوگا اور ایک ہی دن ختم ہوگا اسی طرح ان کی عیدین بھی ایک ہی دن ہوا کریں گی اور اس سے اتحاد امت کا اظہار بھی ہوگا یہ تصور و نظریہ ایک خوش آئند نظریہ ہے اور اگر فقہاء احناف کے قول ظاہر اور مالکیہ و حنابلہ کے قول کو اختیار کیا جائے تو یہی نظریہ درست ہوگا۔

فقہاء احناف کے "قول ظاہر" کو تمام اصحاب متون و شروح نے ذکر کیا ہے (دیکھئے: بحر ۲/ ۲۹۳)۔

مالکیہ و حنابلہ کے اقوال ان کی کتابوں میں بھی ہیں جیسے امام قرافی کی "الفروق" صحیح، خطاب کی "مواہب الجلیل" اور ابن قدامہ کی "المغنی" ہیں (الفروق ۲/ ۲۰۳، مواہب

ناظم: امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ۔

Marfat.com

"اذا كان البلدة الاخرى. فاما اذا كان تفاوت يختلف المطالع لم يلزم حكم احدى البلدتين البلدة الاخرى" [illegible]

اور اس تفاوت کے مقدار کی تعیین "علامہ شبیر احمد عثمانی" نے اس تحریر سے ثابت ہوتی ہے

[illegible]

"ينبغي أن يعتبر اختلافها إن لزم التفاوت بين البلدتين بأكثر من يوم واحد. لأن النصوص مصرحة بكون الشهر تسعة و عشرين أو ثلثين. فلا تقبل الشهادة ولا يعمل بها فيما دون أقل العدد ولا في أزيد من أكثره" [illegible]

حاصل یہ ہے کہ ایک شہر کی رویت وتسلیم کرنے کے نتیجہ میں دوسرے شہر میں عادتاً مہینہ ۲۹ دن سے کم یا ۳۰ دن سے زائد ہو جائے تو ایسے دو شہروں کا مطلع مختلف ہوگا اور ایسے دو شہروں میں سے ایک میں رؤیت کا ثبوت دوسرے شہر میں واجب التسلیم نہیں ہوگا، مثلاً ہندوستان میں شعبان کا مہینہ ۲۹ رجب کی مقامی رؤیت کے باضابطہ ثبوت کے بعد شروع ہوا اور جس دن یہاں ۲۹ دن شعبان ہوا اس دن سعودی عرب میں ۲۹ تاریخ ہو اور وہاں چاند نظر آجائے تو ہندوستان میں شعبان کا مہینہ ۲۸ دن کا ہو جائے گا اگر وہاں کی رؤیت تسلیم کرلی جائے، اس لئے ایسے ممالک میں ایک کی رؤیت دوسرے کے لئے واجب التسلیم والتعمیل نہ ہوں اور دونوں کا مطلع متحد ہوگا۔

غیر منقسم ہندوستان کا مطلع

ن - غیر منقسم ہندوستان یعنی پاکستان و بنگلہ دیش اسی طرح نیپال کا مطلع ایک ہے، اس لئے کہ ان ممالک کی رؤیت میں عموماً ایک دن کا فرق نہیں ہوتی ہے، اس لئے ان ممالک کے

Marfat.com

Marfat.com

پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے اس کو ایک مستقل باب میں بیان کیا ہے۔

اس باب میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ رویت ہلال کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کو واضح کریں۔ اس کے لئے ہم نے قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کی کتابوں سے بھی مدد لی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس بارے میں ملک کے مختلف علماء سے بھی رابطہ قائم کیا اور ان کی رائے معلوم کی۔

اس باب میں ہم نے رویت ہلال کے بارے میں شرعی نقطۂ نظر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے ہم نے قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کی کتابوں سے بھی مدد لی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس بارے میں ملک کے مختلف علماء سے بھی رابطہ قائم کیا اور ان کی رائے معلوم کی۔

اس باب میں ہم نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ رویت ہلال کے بارے میں شرعی نقطۂ نظر کو واضح کریں۔ اس کے لئے ہم نے قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ کی کتابوں سے بھی مدد لی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے اس بارے میں ملک کے مختلف علماء سے بھی رابطہ قائم کیا اور ان کی رائے معلوم کی۔

اس باب میں ہم نے رویت ہلال کے بارے میں شرعی نقطۂ نظر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے

رؤیت ہلال، اعلان اور آداب

مفتی داؤد احمد نگرولی

اس میں اختلاف روایت ہے، اختلاف مطالع معتبر نہیں ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:

"ولا عبرة لاختلاف المطالع في ظاهر الرواية. كذا في فتاوى قاضي خان. وعليه الفتوى. الفقيه أبي الليث. وبه كان يفتي شمس الأئمة الحلواني قال: لو رأى أهل المغرب هلال رمضان يجب الصوم على أهل مشرق. كذا في الخلاصة" (فتاوی عالمگیری ۱/۱۹۹، مکتبہ رشیدیہ پشاور)

بعض بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع کا اعتبار کیا گیا ہے اور بلاد بعیدہ سے مراد دو شہر ہے درمیان ایک دن یا اس سے زیادہ کا فاصلہ ہو، اس لئے کہ نصوص مصرح ہے کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے کبھی ۳۰ دن کا، اس لئے ۲۹ دن سے کم کی صورت میں ۲۸ دن کا مہینہ، یا ۳۰ سے زیادہ کی صورت میں ۳۱ دن کا مہینہ لازم آتا ہو تو نہ شہادت قبول کی جائے گی اور نہ اس پر عمل ہوگا۔ "نعم فينبغي أن يعتبر اختلافها إن لزم منه التفاوت بين البلدتين بأكثر من يوم واحد، لأن النصوص مصرحة بكون الشهر تسعة وعشرين أو ثلاثين فلا تقبل الشهادة ولا يعمل بها في مادون أقل العدد ولا أزيد من أكثره" (فتح الملہم شرح مسلم بحوالہ فتاوی [illegible] ۱/۳۱۹)۔

[illegible] علوم حسینیہ، نگرول ضلع جونا گڈھ۔

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

جواب طلب سوال نمبر ۱۱۱

Marfat.com

[illegible]

۲ - الف - رویت ہلال کے فیصلہ کن حساب سے عدد نہیں کی جائیں گی۔

ب - فیصلہ کن حساب سے مہینے کی رویت کا دعویٰ کرنے والے کو اپنے دعوے کی شرعی [illegible] قبول ہوں گی۔

ج - [illegible] شہادت سے عدد مہینے کی ہوں گی نہ ورت نہیں۔

د - [illegible] شہادت دینے والے [illegible] ہوں گے اور [illegible]

۳ - الف - رمضان و عیدین کے ثبوت کے لئے جب [illegible] ہو تو اتنے آدمی کی شہادت [illegible] یقین ہو جائے، اور تعداد کی تحدید قاضی یا مفتی کی رائے پر منحصر ہے اور [illegible] ہوگا جو قاضی نے [illegible] اختلاف عصر سے عدل کی تعریف میں [illegible] ہوگا۔ مستورات کی شہادت رمضان کے ثبوت میں معتبر ہوگی لیکن عیدین میں معتبر نہ ہوگی۔

ب - چاند دیکھنے والوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی رویت کی شہادت دیں، اور ان کا بیان شہادت [illegible] اس سے شہادت اور مجلس قضا یا ایسے معتمد عام جس کی بات کا عوام یقین کرتی ہو، شہادت کی دوسری شرطوں کا پتا چلانا ضروری ہے۔

ج - رمضان اور عید الفطر کی شہادت فوری طور پر دینا ضروری ہے۔

۴ - الف - ہندوستان میں محکمہ قضا شرعی قائم نہیں ہو سکتا، ہاں محکمہ شرعیہ قائم کرنا ضروری ہے جس کے قاضی قضا سے ذریعہ یا ہوا اعلان دوسرے لوگوں پر لازم نہیں ہوتا۔

ب - قاضی کی طرف سے اعلان، ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعے اعلان سلطان کے حکم میں نہیں ہوگا۔

Marfat.com

رؤیت ہلال کے اعلان کا شرعی ضابطہ

"اختلاف المطالع غیر معتبر علی ظاہر المذہب فیلزم اہل المشرق برؤیۃ اہل الغرب وقدر البعد الذی تختلف فیہ المطالع مسیرۃ شہر رد المحتار مع الدر المختار بطریق موجب کان یتحمل اثنان الشہادۃ او یشہد علی حکم القاضی او یستفیض الخبر"۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہلال سے مدت ایک ماہ انتیس کا ہوتا ہے ایک ماہ تیس کا (بخاری و مسلم) شعبان سے آخر مہینہ میں چاند دو برابر دیکھیں رمضان کے تیس روزے رکھے تیس روز ہلال نہ دیکھا غیم وغیرہ کے دونوں ماہ دو برابر وطلوع ہوا تمام ہندوستان والوں کو نظر آیا تو تمام سے اتفاق ہوئیں ہلال جس ماہ یا کل شمال طرف طلوع ہوتا ہے تو جنوب والوں کو نظر نہیں آتا۔ جس ماہ یا جنوب صرف طلوع ہوتا ہے تو شمال والوں کو نظر نہیں آتا۔ جیسا کہ ۱۹۹۱ء سے میدان کی ہلال شمال صرف طلوع ہونے پر جنوب والوں کو نظر نہیں آیا۔ لہذا جنوب والے ایک روز پیچھے رکھنے پائیں۔

چاند سے پر عمل کرنے کیلئے خبر واحد غریب، وہ شخص کا دینا جس کو عزیز کہتے ہیں۔ مشہور، وہ خبر دینا جس کو مشہور کہتے ہیں، چار شخص کا کہنا جس کو متواتر کہتے ہیں جن میں سے ایک

Marfat.com

Martat.com

رؤیت ہلال کے متعلق سوالات کے جوابات

مولانا محمد نعیم الدین

سوال:- رؤیت ہلال کے سلسلے میں مطالع کے بارے میں مذاہب اربعہ کے مشائخ کے درمیان اختلاف ہے بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے بلکہ اہل مغرب کی رؤیت کی خبر شرعی طریقہ سے اہل مشرق کو پہنچے تو مشرق والوں پر روزہ واجب ہے اور یہی حنفیہ کی ظاہر الروایۃ ہے کما فی رسائل ابن عابدین، فتح القدیر، درمختار، بدائع الصنائع وغیرہا۔

دوسری جماعت کی رائے: یہ ہے کہ مطلقاً اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے گا جس طرح کہ غروب وطلوع شمس اور اوقات صلوٰۃ وافطار میں مختلف اماکن میں اختلاف ہوتا ہے۔

تیسری جماعت کی رائے: یہ ہے کہ بلاد قریبہ میں اعتبار نہیں کیا جائیگا اور بلاد بعیدہ میں اعتبار کیا جائے گا فقہاء احناف میں سے صاحب کنز علامہ زیلعی صاحب "بدائع" علامہ کاسانی صاحب مجتبیٰ نے اس آخری قول کو اختیار فرمایا ہے (کما فی فتح القدیر ۲/ ۵۳)۔

ب۔ شاہ انور کشمیری اور حضرت شبیر احمد عثمانی نے بھی العرف الشذی شرح ترمذی و فتح الملہم شرح مسلم میں اس آخری قول کو ترجیح دی ہے، ان دونوں حضرات نے فرمایا ہے کہ اگر مطالع کا اعتبار نہ کیا جائے تو بعضوں کے حق میں مہینہ ستائیس یا اٹھائیس دن کا اور بعضوں کے لئے

Marfat.com

اعلان کا انتظار کریں، اور دوسرے حصے کے قاضی اور ہلال کمیٹیاں اس اعلان کی پابند نہیں ہیں، البتہ اعلان اگر خبر مستفیض کے درجہ میں پہنچ جائے اور متعلقہ قاضی یا ہلال کمیٹی اس خبر مستفیض پر اعتماد کرے یا شرعی طریقہ سے رویت مذکورہ کا ثبوت ان کے پاس ہو جائے تو اعلان کرنے والے علاقہ کے قاضی یا ہلال کمیٹی ہو تو ماتحت سب قاضی اور ہلال کمیٹیاں اس اعلان کی پابند ہیں۔

ایک حصہ کی رویت اور اعلان کے مطابق دوسرے حصوں کے مسلمانوں پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اس حصہ کے مسلمان اپنے مقامی قاضی کے فیصلہ کے مطابق روزہ رکھ کر تیس روزے پورا کریں اور دوسرے حصوں کے مسلمانوں نے انتیس روزہ رکھ کر عید کی تو ان کو ایک روزہ کا قضا کرنا واجب ہے۔

ہ۔ ہلال رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لئے ثبوت رویت کے واسطے باقاعدہ شہادت یا خبر مستفیض کی شرط ہے اور ہلال رمضان کے لئے شہادت یا خبر مستفیض کی نہیں ہے۔

لہذا ہلال رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کی رویت مطلقاً فون، فیکس، ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعہ ثابت نہیں ہوگی، بلکہ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ ان ذرائع سے خبر کی نشر کی جائے تو اس خبر کا اعتبار ہوگا ورنہ نہیں۔

۱۔ جس علاقہ میں رویت ہوئی اس علاقہ کے قاضی یا ہلال کمیٹی چاند دیکھنے والوں کی شہادت پر مطمئن ہو کر ثبوت رویت کا فیصلہ دیں۔

۲۔ قاضی یا ہلال کمیٹی نے جن الفاظ سے اعلان کیا ہے، ریڈیو یا ٹیلی ویژن میں بعینہ وہ الفاظ نشر کئے جائیں۔

۳۔ ریڈیو یا ٹیلی ویژن میں فیصلہ دینے والا قاضی یا ہلال کمیٹی کا تعارف ہو۔

۴۔ ریڈیو یا ٹیلی ویژن اسٹیشن کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ قاضی یا ہلال کمیٹی کے

Marfat.com

"(تم اعلم) انه اذا تم عدد رمضان ثلاثين بشهادة فرد و لم ير هلال الفطر و السماء مصحية لا يحل الفطر اتفاقا لظهور غلط الشاهد" (رسائل ابن عابدین ۲/۴۴۶)۔

۴۔ الف) جبکہ مطلع صاف ہو تو رمضان وعیدین کے چاند دیکھنے کی شہادت کے لئے جم غفیر کی شرط ہے، جم غفیر سے کوئی عدد معین نہیں، بلکہ امام مقتضی وجتنی عدد سے غلبہ ظن حاصل ہو جائے اتنی عدد کافی ہے (فتاوی ہندیہ ۱/۱۰۱)۔

Marfat.com

Marfat.com

ج- [illegible] سے [illegible] ہوں میں [illegible] ہو [illegible] آس [illegible]
[illegible] سے قاضی چاند ہونے کا ثبوت ہونے کے بعد اعلان کریں تو اس حلقہ قضاء
[illegible] مسلمانوں پر اس اعلان پر عمل کرنا ضروری ہوگا۔

ب- قاضی کی طرف سے اگر ریڈیو یا ٹیلیفون کے ذریعہ متعینہ افتاح محکمہ اوقاف کے شق
[illegible] ہونے کے ساتھ اگر اعلان ہوئے تو وہ اعلان قاضی کے متعینہ حدود میں اعلان
[illegible] کے حکم میں ہوگا، کیونکہ متعینہ حدود کے اندر سکونت کرنے والے مسلمانوں کی طرف سے
وہاں قاضی کے حکم دینے کے لئے مجاز ہے۔

ج- ایک صوبہ کے قاضی یا بلال کمیٹی شرعی اصولوں کی بنا پر رؤیت ہلال ثابت ہونے
[illegible] اعلان کریں تو وہ صرف اس صوبہ کے مسلمانوں کے لئے واجب العمل ہوگا دوسرے علاقہ
کے مسلمانوں کے لئے وہ [illegible] درجہ میں ہوگا، کیونکہ قاضی کو جس متعین حدود کے لئے منتخب کیا گیا
[illegible] متعین حدود کے اندر حکم دینے کے لئے مجاز ہے۔

د- بندہ کے نزدیک ریڈیو سے ہلال کے اعلان کا معتبر ہونے کے لئے معلن کا
مسلمان ہونا ضروری نہ ہونا چاہئے، بلکہ جب ایسے آدمی خاص ہو جائے کہ معلن قاضی یا بلال
کمیٹی کی طرف سے صحیح نسبت کرتا ہے تو اس پر اعتماد کرنا چاہئے، کیونکہ غلبہ ظن حجت موجبہ للعمل
ہے۔

كما صرح به في رد المحتار ۲/۱۲۸، قلت والظاهر أنه يلزم أهل القرى الصوم بسماع والمدافع أو رؤية القناديل من مصر: لأنه علامة ظاهرة تفيد غلبة الظن. و غلبة الظن حجة موجبة للعمل كما صرحوا به الخ.

الف- جن علاقوں میں مطلع عموماً ابر آلود رہتا ہے اور عموماً چاند کی رؤیت ۲۹ ویں تاریخ کو ممکن نہیں ہوتی ہے ایسے علاقوں میں ہمیشہ رمضان وعیدین کے فیصلہ کے لئے ۳۰ دن کا مہینہ

Marfat.com

رمضان کب شروع ہو، امکانی یا یقینی رؤیت پر

جناب عمر افضل

[illegible] سے جب سے چاند دیکھنے کی پیشگوئی کے بارے میں [illegible] تیز رفتار ترقی کے ساتھ ساتھ پہلے سے ترتیب کردہ اسلامی قمری کیلنڈر کا [illegible] جو امت مسلمہ کے اتحاد کے لئے سب سے بڑا [illegible] ہوئے اسلامی [illegible] انہوں نے ان مسائل پر سنجیدگی سے غور نہیں کیا جو ایک عام [illegible] پیش آتے ہیں۔ پیش آنے والی مشکلات کے حل کے لئے ایک سحر انگیز تکرار سنائی دے [illegible] سوال یہ ہے کہ ہم ایک اسلامی مہینہ کے آغاز کے لئے [illegible] کیلنڈر کی [illegible] کیلنڈر تیار کرتے ہیں؟

[illegible] اصولی بنیاد پر "امکان" کے خلاف ایک مضبوط دلیل قائم کی جا سکتی ہے:

[illegible] (یقینی) رؤیت نہیں ہے۔

[illegible] کے تحت ہلال کی واقعی رؤیت مطلوب ہے محض اس کے واقع یا وجود کا [illegible] یہ شہادت (گواہی) کے مسلمہ اصول کے بھی خلاف ہے۔

[illegible] نے ۲۹ تاریخ کی شام رؤیت کے امکان کی طرف اشارہ فرمایا [illegible] تاہم آپ [illegible] نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ محض امکان

Marfat.com

[illegible] ان کی شہادت کے خلاف تھے۔

[illegible] ایک غیر یقینی صورت حال ہے جو اسے ایک درست معیار بنانے [illegible]

[illegible] کی فلکی تاریخ سے مطابقت ہوتی ہے، یعنی امکان بعید یا محض [illegible] یقینی کی صورت تک۔ عملی طور پر جدید دور میں مسلمانوں نے دینی شعائر کی [illegible] سے ناقابل قبول تاریخوں کا جواز پیش کرنے کے لئے برابر "امکان" کا سہارا [illegible] متعدد مواقع پر سرکاری طور پر "امکان" کی بنیاد پر اسلامی تاریخوں کا اعلان کیا [illegible]

مثال کے طور پر سعودی عرب کے تازہ ترین کیلنڈر کی ترتیب کے مطابق جب سورج سے چاند غائب ہوتا ہے تو اسلامی مہینہ کا آغاز ہوتا ہے، اس سے قبل امکان سے متعلق ان کی تعبیر و تقریب سے سعودی تاریخیں چاند کی واقعی رویت سے ایک یا دو دن پہلے شروع ہو جاتی ہیں۔

۱۔ مصر میں ۱۹۶۲ء سے غروب آفتاب کے امکان کے بعد ۵ منٹ کا وقفہ رائج تھا۔ ۱۹۸۱ء سے اب اسے غروب آفتاب کے بعد ایک منٹ کر دیا گیا ہے۔

۲۔ انڈونیشیا، ملیشیا، برونائی وغیرہ اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کا تعین کرنے کے لئے ان [illegible] "امکان" کا ۱۵ درجہ ہے۔

۳۔ ترکی ۱۵ درجہ زاویہ کو ارتفاع کا اصول و معیار بھی امکان کی بنیاد پر ہی [illegible]

شمالی امریکہ میں متعدد تنظیمیں (گروپ) سورج کے ساتھ غروب قمر یا سیکنڈوں کا [illegible] رمضان اور عیدین کی تعیین اور اعلان کے لئے استعمال کرتے ہیں، کیونکہ ان کے خیال میں [illegible] کے فضول دعوی کا تدارک کرنے کے لئے امکان کافی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

[illegible]

قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے۔ چاند کی [illegible] حساب سے معلوم ہوتی ہے

(۲:۹۶.۱۸۵؛ ۱۰:۵۵.۵؛ یونس ۵) [illegible] یہ حساب کئی ہزار سال [illegible] ۳۰۰۰ سال سے بھی زیادہ

[illegible] حساب کرنے کی بات پوری نہ ہوگی۔ مثلاً ۱۹۱۰ء میں پیدا ہونے

[illegible] افق (مطلع) کی حد ۱۹۵۰ء تک تیار کر لیا۔ ۱۹۸۱ء کے بعد کی مشاہدہ

[illegible] ۱۹۷۵ء سے [illegible] کی تصدیق کی ہے۔

۴۔ [illegible] یہ بات کبھی بھی منفی قرار نہیں دے سکتے تھے جس کی قرآن

[illegible] سے تصدیق کی ہے (۲:۹۶.۱۸۵؛ یونس ۵)۔

۳۔ حساب کے ذریعہ یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کس کس سیکنڈ میں چاند کس منزل

[illegible]

۴۔ [illegible] اس ہدایت کے مطابق ہے کہ "احصوا ہلال شعبان لرمضان"۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ کے فرمان: "فاقدروا لہ" سے جو مراد ہے، یہ اس کی

[illegible] ہے۔

اس سے غلطی کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں اور صوم و افطار کا بالکل صحیح تعین ہوتا ہے۔

۶۔ اس حدیث اس وقت کی پوزیشن واضح کرتی ہے اور اسے گھٹنے اور حساب

کے خلاف ایک عمومی حکم قرار نہیں دیا جا سکتا ہے (بعض لوگ اسے ایک مستقل حکم قرار دیتے

ہیں، جس سے صرف چاند کا حساب لگانے تک محدود کر دیتے ہیں، جبکہ اس اختصاص کے لئے

ان کے پاس کوئی معقول وجہ نہیں ہے)۔

۷۔ تابعین، محدثین اور فقہاء، مثلاً امام ابوحنیفہ اور شافعی اس دور میں حساب لگانے

کی اجازت دیتے، جبکہ وہ شمار صحیح نہیں ہوتا تھا، جبکہ سے لے کر قرطبی تک متعدد [illegible] کا

Marfat.com

Marfat.com

جغرافیائی قطعیت پر مبنی "امکان"

ایک پتے سے مرتب اسلامی قمری کیلنڈر کے لئے ہمیں بعض دشوار انتخاب (Choice) کرنے ہوں گے اور پیچیدہ مساوات سے حل پر انحصار کرنا ہوگا، جیسے "امکان" کو قبول کرنا جس سے پیچیدگی حاصل نہیں ہوگی۔

کئی سالوں سے بعض مسلم دانشور اس بات کی وکالت کر رہے ہیں کہ اسلامی قمری مہینے کے آغاز کے لئے نئے چاند (ہلال) کے اجتماع (Conjunction) (قران) کو اختیار کرلیا جائے، لیکن وہ اس بات کا ادراک نہیں کرتے کہ قران کو قبول کرنے سے طلوع ہوئے چاند سے متعلق بہت دشواریاں پیش آئیں گی۔ قران (Conjunction) دن یا رات میں کسی وقت بھی واقع ہوسکتا ہے، تو ہم پہلی تاریخ کا تعین کیسے کریں گے اور کرہ (Globe) کے کس نقطے سے کریں گے، اسلامی دن (یوم) کی تعیین کیسے کی جائے گی، اس وقت اسلامی دن و تاریخ کا آغاز غروب آفتاب کے بعد ہوگا جب کہ ہلال پہلی بار دیکھا جاتا ہے، سے ہوتا ہے۔ اگر ہم اجتماع یا قران کو اختیار کریں تو مثال کے طور پر ہمیں دوپہر سے اس کا آغاز ہوگا، دوسرے مقامات پر اوقات کے اعتبار سے یہ نصف شب سے نصف شب تک سے شروع ہوسکتا ہے، مثال کے طور پر اگر قران ساڑھے بارہ بجے دوپہر واقع ہوتا ہے تو کیا ہم دوپہر ساڑھے بارہ بجے سے روزہ شروع کریں گے یا افطار کریں گے یا دوپہر کو عید منائیں گے اور اگر یہ قران (اجرام فلکی) سورج غروب ہونے سے ۱۰ منٹ قبل یا بعد واقع ہو تو پھر کیا ہوگا؟ دن اور تاریخ کا حساب کیسے کیا جائے گا، اگر ہم "امکان" کی راہ اختیار کریں تو امکان الرؤیہ کی تعیین کیسے کی جائے گی؟ اس کا انحصار سب سے پہلی نوشتہ رؤیت پر ہوگا یا چند نوشتہ رؤیت ہلال کا وسیلہ ہوگا، سال بہ سال ہمیں لوگوں کی طرف سے واقعی رؤیت کے دعوے موصول ہوتے ہیں، یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں، جن کی زیادہ دلچسپی [illegible] ہوتی ہے کہ ریکارڈ کی کتابوں میں ان کا نام درج ہوجائے، جیسا کہ ایران سے [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] تاریخ (۱۱۸۰ھ) پر غروب آفتاب [illegible]

[illegible] تشریف لے گئے ہوتے۔ (۱) قوانین آف [illegible] (دوسرا مقام) [illegible]
(۲) ۱۹۰۷ء [illegible] قمری رویت دوسری صورت میں نئے چاند [illegible]
[illegible] تاریخ پہلی صورت میں اصولی تبدیلی پہلی تاریخ [illegible]
[illegible] پہلی تاریخ ۱۸ سے ۲۱ گھنٹے تک ہوچکی ہوں دوسری صورت میں [illegible]
[illegible] ۲۶ گھنٹے [illegible]

[illegible] آباد مقام مسلمان اپنے اپنے علاقوں میں چاند [illegible]
[illegible] سے [illegible] کے [illegible] قرآنی شرط پوری ہونے [illegible]
[illegible] ۱۱۸۰ھ کی [illegible] تک [illegible] رویت ہلال کا [illegible]
[illegible] صورت [illegible] رویت ہلال نہیں ہوسکے گی (سوائے امریکہ کے انتہائی مغرب [illegible]
[illegible] (Hawai [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

ب — اگر مطالع کے اختلاف کے اعتبار پر اختلاف مطلع کو تسلیم کیا جائے تو ان دونوں کا ایک مطلع ہونا جس سے درمیان ایک دن کا فرق ہے، اور علم فلکیات کی روشنی میں فاصلہ پیش نظر رہے۔

ج — ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش و نیپال کا مطلع ایک ہے، خواہ ممالک کے وقوع میں بلندی و پستی کا کافی تفاوت ہو، اس دور میں یہ چاروں ایک ایک ملک تصور کئے جاتے ہیں اگر عہد قدیم میں ان چاروں ممالک کا شمار ایک ہی ملک میں ہوتا تھا اور ان کا مطلع بھی ایک تھا، اب حکومت کے بدلنے سے مطالع کا اختلاف قبول کرنا غیر معتبر ہے۔

د — جب مطلع ایک ہو گیا ہے تو کسی بھی حصہ میں ہلال کی رؤیت کے ثبوت کا شرعی طور پر اعلان ہو تو دوسرے علاقوں کے مسلمانوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ اس اعلان پر عمل پیرا ہوں، جب ایک شہر میں رؤیت ہو جائے تو تمام شہروں کے لئے حکم لازم آتا ہے (فقہ اسلامی ص ۵۱۰)۔

ہ — اگر کسی خطہ میں رؤیت ہو جائے اور دوسرے خطہ تک بذریعہ فیکس، ریڈیو اور ٹی وی نشر ہو جائے تو اس پر عمل کیا جائے بشرطیکہ معلن مجہول و مستور الحال نہ ہو۔

جواب (۲)

الف — ہندوستان کے مختلف علاقوں کے موسم و فضا میں یکسانیت نہیں رہتی، لہذا فلکیاتی حساب سے مدد لی جا سکتی ہے: "لتعلموا عدد السنین و الحساب" اس پر دال ہے، کیونکہ قمر کے سلسلہ میں ملتا ہے: "قدرناہ منازل"، یہ حکم الٰہی ہے۔

ب — اگر کسی خطہ میں فلکیاتی حساب سے قمری ماہ کی ۲۹ر تاریخ کو چاند کی بصری رؤیت کا امکان نہ ہو اور اس کے باوجود اس خطہ سے رؤیت ہلال کی شرعی شہادت ملتی ہے تو اس شرعی شہادت کو مغالطہ شمار کیا جائے اور شہادت رد کر دی جائے، کیونکہ ماہرین فلکیات نے "کل

Marfat.com

Marfat.com

جواب (۴)

الف۔ ملک میں کسی بھی جگہ صحیح نظام قضا موجود ہے، اور وہاں کا قاضی چاند ہونے کا ثبوت ہونے کے بعد اعلان کرتا ہے تو اس حلقۂ قضا کے تمام مسلمانوں پر اس اعلان کے مطابق عمل لازم ہوگا۔

ب۔ قاضی کی طرف سے اگر ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے ذریعہ متعینہ الفاظ میں اعلان ہو تو اس کا اعلان سلطان کے حکم میں ہوگا۔

ج۔ ہندوستان اور اس جیسے ملکوں میں اگر ایک صوبہ کا قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی شرعی اصولوں کی روشنی میں رؤیت ہلال کا اعلان کرے تو اس صوبے کے مسلمانوں کے لئے واجب العمل ہوگا مگر دوسرے علاقہ کے مسلمانوں کے لئے محض ایک خبر ہوگی، اور اس علاقہ کے ذمہ داروں کا اعلان اس علاقہ کے مسلمانوں کے لئے اعلان سلطان کا حکم رکھتا ہے۔

د۔ ریڈیو سے رؤیت ہلال کا اعلان اگر کسی قاضی یا رؤیت ہلال کمیٹی کی جانب منسوب ہو تو قابل اعتماد ہے۔

جواب (۵)

الف، ب۔ جن علاقوں میں بالعموم مطلع ابر آلود رہتا ہے، وہاں ماہرین فلکیات کے قول پر اعتماد کیا جائے گا۔

ج۔ کسی ملک کے چند شہروں یا صوبوں کی ہلال کمیٹی کے ذمہ داروں کی طرف سے رؤیت کا ثبوت ہو جائے اور ریڈیو اسٹیشن سے اس کا اعلان ہو تو دوسرے علاقوں کے لئے بھی قابل عمل ہوگا۔

Marfat.com

رؤیت ہلال

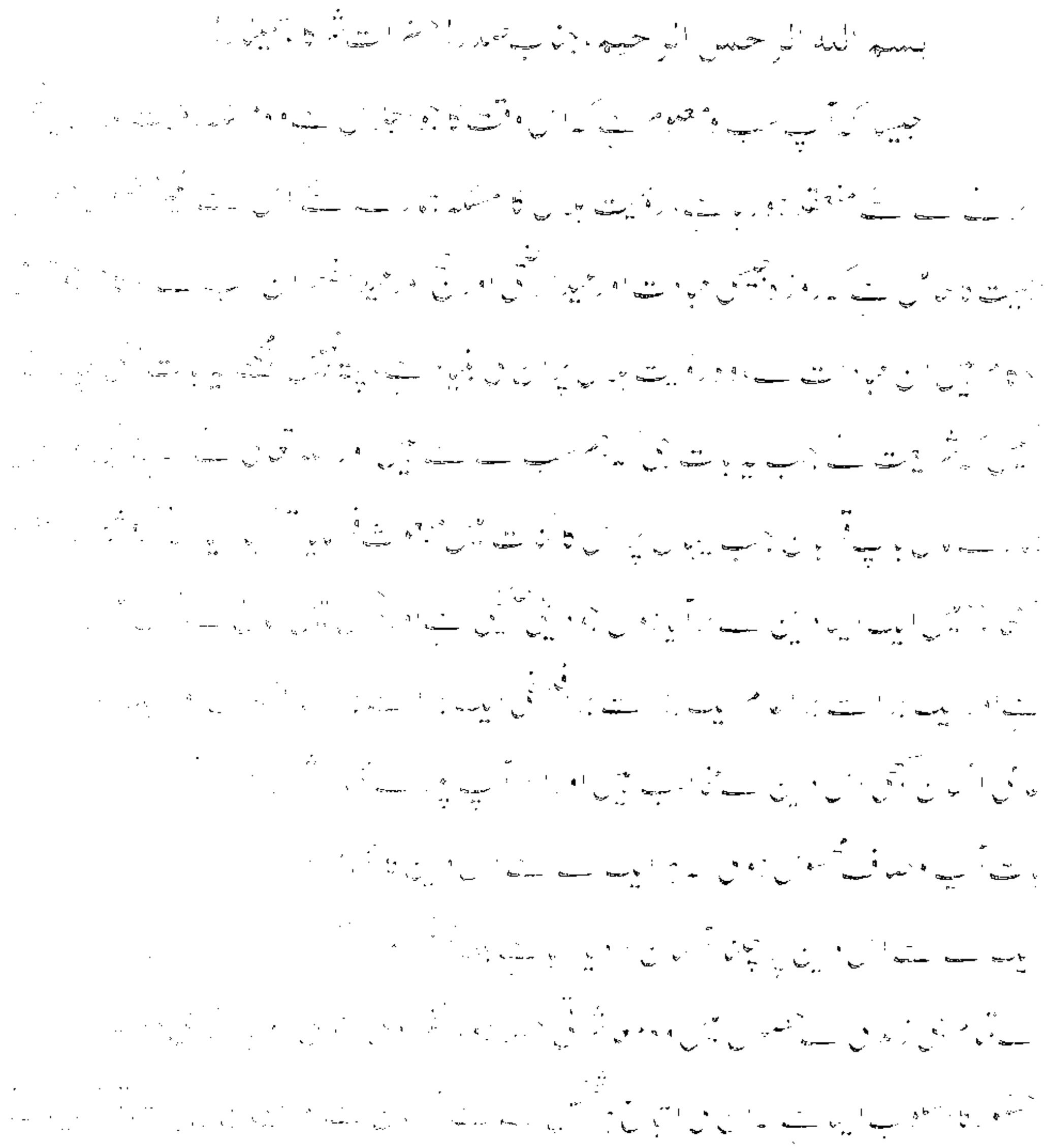

Marfat.com

Marfat.com

ہے کہ آج روزہ کا دن نہیں ہے تو اس ماہر فلکیات کو بھی نہیں رکھنا پڑے گا جو جانتا ہے کہ آج روزہ کا دن ہے، یہاں تک کہ اگر شخص نے اپنی کھلی آنکھوں سے چاند دیکھا لیکن کسی وجہ سے قاضی نے اس کی شہادت کو معتبر نہیں مانا تو ایک عجیب حکم دیا ہے شریعت نے کہ اگر اس نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی کا فیصلہ ہے کہ آج رویت نہیں ہوئی تو یہاں پر اس کو روزہ رکھنا پڑے گا اور عید سے دن اس کی شہادت نہیں بھی مانی تو اس کو افطار کرنے پڑے گا یعنی رویت بصری کے مقابلہ میں بھی جو فیصلہ قضاء ہے وہ نافذ ہے یہ ساری چیزیں ایسی فقہاء نے لکھ دی ہیں کہ مسئلہ کی نوعیت میں ہیں پر کوئی الجھن اور ابہام مجھے نہیں محسوس ہوتا ہے پچھلے تقریباً ۶۲ء سے میں سمجھتا ہوں کہ ۳۲ سے ۳۳ برس ہو گئے ہوں گے، ۳۲، ۳۳ برس کے طویل عرصے میں رمضان اور عید کے فیصلے میں کرتا رہتا ہوں لیکن مجھے کبھی الجھن اس میں الحمدللہ نہیں ہوئی، مسئلہ جو کچھ آتا ہے نہ ماننے کا آتا ہے، جب نہ ماننے کا مزاج جیسے جیسے بڑھتا جاتا ہے یا منمانی کرنے کا رجحان جیسے جیسے بڑھتا جاتا ہے وہیں وہیں پر مشکلات پیدا ہوتی جاتی ہیں، بہرحال میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ کچھ موٹے موٹے اصول ہمیں مرتب کر کے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر دینی چاہئے اس سلسلہ میں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان اجتماعات کا ذکر کروں جو اس موضوع پر مختلف مواقع پر ہو چکے ہیں، جیسے جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس مرادآباد، سب سے پہلی چیز جو ہمارے علم میں ہے وہ ہے اس میں مطلع کے بارے میں ایک بڑا اہم فیصلہ ہمارے اس زمانے کے بزرگ علماء نے لیا تھا جو اصحاب تحقیق اور اصحاب علم تھے۔ جس میں غیر منقسم ہندوستان کے مطلع کو ایک تسلیم کیا گیا تھا، تجربات سے کچھ دشواریاں ہو سکتی ہیں، اور جس سے مجھے واسطہ پڑا ہے اس لئے کیرالہ کے فیصلہ کے بارے میں میرا تجربہ یہ ہے کہ عام طور پر کیرالا کا جو فیصلہ ہوا کرتا ہے اور وہ بھی کیرالا میں ایک طبقہ کا ان کا اپنا فیصلہ صحیح ہوگا لیکن اگر کیرالا کی حد تک شہادت ہوتی ہے تو وہ پورے ملک سے میل نہیں کھا پاتی، اکثر ان کی جو قریبی دوسرے ممالک ہیں ان سے ان کی رویت جڑ جاتی ہے مگر ملک کا جو عام حصہ

Marfat.com

Marfat.com

میں صاحب حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم یہ دو بزرگوں کی طرف سے جن میں جہاں تک میری یادداشت ہے کہ اس وقت دو صاحبان یعنی حضرت مولانا منظور نعمانی صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سعید مدنی صاحب دامت برکاتہم یہ دو بزرگ اس وقت موجود تھے اور ان آنکھوں نے ان کے بارے میں بتایا کہ وہ گذر چکے ہیں ان حضرات کی طرف سے ایک اجتماع منعقد ہوا تھا ان کی دعوت پر اور وہ مسجد عبدالنبی میں ہوا اس میں ایک بڑی مضبوط تحریر مرتب کی گئی تھی جس پر علماء کے اتفاق رائے تھے جس میں پورے ہندوستان کے مطلع وایک تسلیم کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک مرکزی رویت ہلال کمیٹی ایسی تشکیل پانی چاہئے جس کی براہیز ان تمام صوبائی تنظیموں یا ذمہ داروں کو تسلیم کرنا چاہئے جو اپنی اپنی جگہ پر رویت ہلال کا اعلان کرتے آرہے ہیں اور کمیٹی میں امام جامع مسجد اعلان کرتے ہیں دہلی میں اگر امام جامع مسجد اعلان کرتے ہیں پٹنہ میں امارت شرعیہ اعلان کرتی ہے کلکتہ میں اگر زریا مسجد کے امام اعلان کرتے ہیں تو ان سب کو ایک حصہ مانا جائے اس مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اور ان میں سے اگر بھی فیصلہ کرتا ہے تو وہ فیصلہ پوری آل انڈیا مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ تسلیم کیا جائے، یہ راستہ اختلاف کو دور کرنے کے لئے نکالا گیا تھا، بہت مفصل و تحریر ہے دلائل کے ساتھ ہے۔

بہر حال بدقسمتی ہماری یہ رہی کہ صاحب جامع مسجد میں مار پیٹ ہوگئی کہ میرا نام ریڈیو پر آئے کہ میرا نام ریڈیو پر آئے اس کی تفصیل میں میں کہاں جاؤں بہت افسوس ہوتا ہے لیکن ایک بہترین نظام جو طے کیا گیا تھا اور مولانا قاضی سجاد حسین صاحب کو اس کا کنوینر بنایا گیا تھا وہ ایک بہترین صورت تھی امت کو متحد رکھ کر کے چلنے کی لیکن وہ ہمارے بزرگوں کی بڑی قیمتی کوشش اس طرح ضائع ہوگئی تو ہماری بدقسمتیوں کے جو بہت سے سلسلے ہیں ان میں سے ایک سلسلہ یہ بھی ہوا، لیکن اب پھر وہ انتشار روز بروز چونکہ ہر جان مسلمانی ہونے لگا ہے اور ہوائے نفس کی اتباع جو ہونے لگا ہے تو پھر وہ جھگڑا اکثر ہوتا ہے۔

Marfat.com

مولانا سے پہلے کے اقدامات کیا تھے اس کے بعد وقتی جھگڑوں نہ پڑے کہ

"ص تواضع للہ رفعہ اللہ ان شاء اللہ"۔

مولانا یعقوب اسماعیل منشی صاحب

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی بصدر محترم مہمان گرامی علیہ السلام!

چاند کے بارے میں ہمارے مولانا حبیب صاحب اور حکیم صاحب کے مقالات پڑھے اللہ علم بڑھے تھے اب کوئی ایسی بات رہتی نہیں ہے جس کو کہا جائے چاند کا مسئلہ آپ جس علاقے میں ہیں اس میں اتنا پیچیدہ نہیں ہے جتنا کہ ان ممالک میں ہے کہ جن ممالک میں ہمیشہ افق صاف آلود رہتا ہے یورپ سے وہ ممالک کہ جس میں ہمیشہ افق دھندلا رہتا ہے اور وہاں پر چاند کی رویت شاذونادر ہوتی ہے پچیس سال کے تجربوں میں بہت ہی کم مہینوں میں سال کے وہاں چاند دکھائی دیتا ہے سورج کا بھی مسئلہ ہے چاند کا کہاں تو ان ملکوں کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے یہ ان ملکوں میں پوتنہ وہاں متعلق رویت کا مسئلہ نہیں ہوتا اس لئے بادلوں کے اوپر انحصار ہوتا ہے اور بادلوں پر انحصار نہ کریں اور تیس دن تو تیس دن کر لیں گنیں کوئی تاریخ سے تیس دن گنیں یہ ایک مسئلہ ہوتا ہے بہرحال یہ ہمارے یہاں کے ایسے پیچیدہ مسائل ہیں، اقتدار مسلمانوں کا نہیں ہے اس لئے وہاں جتنے اختلافات ہیں آپ کے یہاں اس کا عشر عشیر بھی نہیں، جہاں پر الحمد للہ فضا افق صاف ہوتا ہے وہاں کے جو کیلنڈر بنتے ہیں اس کیلنڈر میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی وہ تقریباً کافی رویت پر بنتے ہیں اور اس سے آگے پیچھے چاند کی رویت کا مسئلہ کوئی زیادہ مشکل ہوتا نہیں، اب جن ممالک میں یہ مسائل ہیں وہاں پر چونکہ اقتدار مسلمانوں کا ہے نہیں اس لئے یہ مسئلہ اور پیچیدہ ہو جاتا ہے اور جیسے ہمارے ایک فاضل نے بتایا کہ وہاں دو دو تین تین چار چار دن رمضان شروع کرتے رہتے ہیں عید ہوتی رہتی ہے ۱۹۹۲ء میں یہ شکل صورت ہوئی

Marfat.com

کہ شہادت کے بعد ان کی روح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا ہے۔ اور

رویت ہلال

فقہ اسلامی کی روشنی میں

Marfat.com

IFA PUBLICATIONS

ایفا پبلیکیشنز